UNIVERSAL LIBRARY

OU_224286

UNIVERSAL LIBRARY

# ورالمبر حصہ دوم

## پہلا باب

[illegible] بموجب مین دوسری دن ریمگیٹ سے اپنے پہلے مکان مین جو ہای برے کے پاس واقع تھا چلی آئی - ایک ماہ کامل سیر و تفریح کے سوا مجھے کوئی کام نہ تھا - اسی اثنا مین مینے ہوریس کو دیکھا کہ ساری شیخی نکل گئی ہے پریشان حال کپڑے کثیف خوبصورتی زشت روئی سے بدلگئی - مجھے اسکی حالت دیکھ کے رحم نہین آیا بلکہ عبرت ہوئی یہ بھی مجھے دیکھ کے چُپ رہا -

مصور سے اپنی تصویر سے کا تقاضا کرنے لگی معلوم ہوا کہ دفعتہً وہ مرگیا اور اُسکا اسباب نیلام ہوا جتنی تصویرین تھین وہ بھی ندارد - ہیومانٹ کی دلی خواہش تھی کہ تصویر کھنچوائی جائے [illegible] نے کے لیئے گاڑی کسوائی - ابھی سوار نہین ہوئی تھی کہ [illegible] آ رہی تھی دروازے پر ٹھہری مین حیرت مین کہ کون آیا ہے [illegible] خوبرو عورت اوتری - اور خادم نے مجھے اطلاع دی کہ مس ہیورشاک آئی ہین -

مین شش و پنج مین ہون کہ بلاؤن یا نہ بلاؤن - ضرور یہ کوئی نہ کوئی فساد کی بات یا فریب کی کارروائی ہے - مگر اخلاق انسانی اسی کا مقتضی تھا کہ بلالون - خیر اچھا بلا لو - مس جونا ایسی ہی خوبصورت تھی جیسا اوسکا بھائی بس ایک سیب کے دو ٹکڑے اسے لو اُسے چھپا دو - یہ معلوم ہوتا تھا کہ سرجان زنانے کپڑے پہنے کھڑا ہے اسلیئے کہ اُسکی ابھی داڑھی مونچھ نہ تھی - مس جونا اپنے بھائی سے دو برس بڑی تھی -

جونا نے ”بہن مجھے معذور سمجھو محض جوش خون یہان کھینچ لایا بھیا نے بیان کیا کہ م[illegible] سے ملا مجھے بھی شوق ملاقات ہوا“

مین نے ”آؤ بیٹھو مین تمھارا استقبال بھی نہ کرسکی - میرا مکان کیونکر ڈ[illegible]

جونا:" بھیا سے معلوم ہوا شاید تم جب ریمیگیٹ سے چلی آئین تو اونھون نے نلسن ٹیریس کے مکاندارنی سے دریافت کیا"

مینے وہی باتین جونا سے کہین جو پہلی ملاقات مین اسکے بھائی سے کہی تھین اور اوسنے ویساہی جواب دیا کہ "کیا ہوا تمکو اگر کسی بے ایمان نے اپنا شکار بنایا اب تو تم بیومانٹ کی جائز بی بی ہو"

مین:" میری حالت شاید تمھارے بھائی نے بیان کی"

جونا:" ہان انھون ہی نے - اور یہ بھی کہا کہ مجھ سے ایک خطا ایسی سرزد ہوئی ہر کہ روزا ہرگز نہ کریگی - تم میری جانب سے معافی مانگو"

مین:" دیکھو بہن جونا اگر تم مجھ سے ملی ہو تو اپنے آوارہ بھائی کا ذکر میر... سے ملو"

جونا:" مین جانتی ہون کہ وہ آوارہ ہر اسی سے آمان ناراض رہتی ہین جب سے وہ مشنریون ... شریک ہونے لگین اُنکا مزاج ہی بدل گیا - مین اُنسے چھپ کے تو تمھارے پاس آئی ہون بھلا وہ کیون روادار ہوتین - خوف ہر کہ تمکو میری ملاقات سے رنج ہو چنانچہ (مایوسی کی حالت مین) اچھا مین جاتی ہون"

مین:" نہین مین ہرگز ناراض نہین ہون"

جونا:" تمھارے پاس مین اسلیئے نہین آئی ہون کہ گزشتہ باتو... کردان بلکہ گئی گزری رسم وراہ کو نیا کرنے آئی ہون - کیا تم کہین جانے والی ہو"

مین:" ہان مصور کے یہان جاتی ہون"

جونا:" یہی مصورنا جو پاس رہتا ہر - مین بھی چلونگی - میری تصویر قریب تیار ہی کے ہر - چلو"

مین:" مگر . . . "

جونا:" مین سمجھی - اس سے اطمینان رکھو کہ ہرگز مرجان سے اور تم سے ملاقات نہین ہوگی وہ باہر گئے ہوئے ہین"

...ر کے پاس جب مین گئی اُسنے عذر کیا کہ ایک ماہ تک بالکل بے فرصت ہون ...یف لائیگا - تو تعمیل حکم کرونگا - جونا پھر آنیکا وعدہ کر گئی اور مین نتائج

رسم و مراسم [illegible] کرنے لگی - جونا ایک ناتجربہ کار عورت تھی اُس سے خوف وہراس بجا ہے - دوسرے اگر جان ہیورسٹاک نے کوئی نیا حلیہ کیا ہے تو مین جونا کو اس قابل نہین پاتی کہ وہ بخوبی انجام دے سکے - سر جان نہین جانتا کہ ایلون کے ذریعے سے مجھے اوسکا چال چلن بخوبی دریافت ہو چکا ہے -

اسکی وقت روز بروز بڑہتی گئی دو گھنٹے میرے پاس رہتی اور چلی جاتی مجھے بھی الفت ہوئی جب کبھی وہ نہ آتی مجھے تردد ہوتا تھا - ایک روز ہوا فرحت بخش تھی - جونا نے مجھ سے کہا چلو ذری باغ کی سیر کرین مینے کہا اچھا تم چلو مین آتی ہون کپڑے پہن لون - وہ نیچے اوتری مین کپڑے پہننے لگی باورچیخانے کا حساب کتاب باورچی نے پیش کیا کوئی پندرہ منٹ میرے اس کام مین صرف ہوے - جب مین باغ مین گئی تو جونا وہان نہ تھی - آواز دی صدائے برنخاست - کیا معاملہ ہوا - کہان چلی گئی - آگے بڑھ کر تلاش کیا کہین ہو تو ہو البتہ تازے نشان مردانے پائون کے زمین پر بنے پائے ایک طرف داستانہ پڑا دیکھا - اور زیادہ اندیشہ ہوا - اتنے مین سامنے جونا دکھائی دی مگر بہت پریشان - آتے ہی چمٹ گئی -

مین ”تم کہان گئی تھین“

جونا ”بھاگو یہان سے - ایک شریر کو تمھاری جستجو ہے“

مین ”(یہ سمجھکے کہ کوئی گرسبین ہے) تو مین کانسٹبلون اور سپاہیونکو بلاؤن“

جونا ”نہین نہین مجھپر وحشت سوار ہے - جلدی چلو چلو“

کچھ دیر بعد جب مینے تھوڑی برانڈی پانی مین ملا کے پلائی تو ہوش درست ہوے اور اوسنے بیان کیا -

جونا ”مین تمھارے انتظار مین باغ سے نکلکے کھیت مین چلی گئی وہان ایک شخص موٹا تازہ قوی ہیکل کوئی چالیس برس کی عمر دریائی کپڑے پہنے کھڑا تھا اسکے منہ پر گلمچھے اور آنکھین سیاہ تھین نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ جھپٹ ایک ہاتھ تو میرے منہ پر رکھا اور ایک ہاتھ سے چھپکلی کیطرح مجھے اٹھا لیا مینے غل مچانا چاہا مگر مارے ڈر کے آواز نہ نکلی - یہ شخص مجھے اٹھائے ہوئے سڑک کے پاس لیگیا وہان ایک ڈاک گاڑی کھڑی تھی اور اسمین ایک بڑھیا بیٹھی تھی مجھے دیکھکے کہنے لگی تم کسے اٹھا لائے ہو یہ بیگم ہیومانٹ نہین ہے

غلطی ہوئی - اوسنے مجھے چھوڑ دیا - خدا کے لیے تم اپنی حفاظت کرو ... وے تمہاری تا
مین لگے ہین - خیریت ہوئی کہ تم نہ تھین"

مین "اور وہ بڑھیا کس قطع کی تھی"

جونا "میری ہوش تو ٹھکانے نہ تھے جلدی مین مینے دیکھا نہین ... ب
رنگ درشت چہرے کی عورت تھی"

مین "اس قطع کی عورت میری شناسا نہین اور مرد کو بھی مین نہین پہچانتی"

جونا تو چلی گئی مین غور کرنے لگی کہ یہ کون صاحب ہین سوچتے سوچتے دل
کہا ہونہو یہہ مارکوئس آف بلیمور تھا - اوہو کے حاطے کے دروازے مین جو
تو قفل پڑا ہوا ہی - پھر یہ شخص کدھر سے آیا - مزید اہتمام حفاظت کرکے مین گاڑی
بیٹھ سودا سلف لینے ایک سوداگر کی دوکان پر گئی - اتنے مین ہوریس اپنی نکب
مین آلودہ سر جھکائے آکھڑا ہوا -

ہوریس "بیگم صاحب ایک بات سن لیجیے"

مین "دیکھہ اگر تیرا توہین کرنے کا ارادہ ہو تو یاد رکھہ پولیس کے حوالے کردونگی"

ہوریس "اب مجھہ مین تہا نہین کہ جو بیگم شاندار گاڑی پر سوار بیش قیمت گہ
لگائے پوشاک جواہر آگین پہنے ہو اُسکی توہین کرسکون البتہ سوال کرتا ہون -
یہ معلوم رہے کہ دو فاقے گزر چکے ہین جب سے مینے تم سے منھ چھوڑ کے مانگا ہے - اگر
نہ دوگی تو اپنی توہین کی خود باعث ہوگی -

مین "ایک شرط سے کہ پھر کبھی تو مانگنے کی جرأت نہ کرنا - (دو نوٹ سو روپیہ کے د
بس جاؤ"

ناظرین آج کون شخص مجھسے طالب خیرات ہوا یہ وہی شخص ہی جو مجھ سے شاد
کرنا چاہتا تھا اپنی دولت پر مغرور تھا آج وہی اپنے کردار بد کی سزا بھگت رہا

جونا کو ایک مہینہ کامل ملاقات کو ہوگیا مجھے اسیہ کامل اطمینان تھا وہ بھی کو د
ایسی بات زبان پر نہ لاتی کہ میرے برہمی کا سبب ہو رفتہ رفتہ محبت مین ایسے
ترقی ہوئی کہ مجھے ایک دم بے اسکے چین نہ آتا تھا - ایک دن ماما نے خبر دی کہ ا
لنگٹن مین ایک شریف خاندان فلک ناہنجار کے دست ظلم سے تباہ و پریشان

حال ہی میرا ارادہ ہوا کہ خود چلکے انکی مدد کرون سادے صاف کپڑے پہن کے مین گئی واقعی یہ لوگ فلاکت کے ہاتھون نوبت بجان تھی نقد جو کچھ لے گئی تھی انکے حوالے کیا۔ جب وہان سے پھری تو سرل کو ایک عجیب مصیبت مین مبتلا پایا کپڑون کی دھجیان اوڑی ہوئی ہاتھون مین ہتکڑیان پیرون مین بیڑیان پولیس کا گارد ساتھ پائون کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ معلوم نہین کہین لڑا بھڑا کوئی خون کیا ڈاکہ ڈالا چوری کی کیا ہوا سمجھ مین نہین آتا۔

سرل " (انتہا سے بیحیائی کے ساتھ) آہاہ روز تم ہو معاف کرنا مین اسوقت نہ تم سے بات چیت کرسکتا ہون نہ ہاتھ ملا سکتا ہون "

[illegible] " آخر تم نے کیا جرم کیا "

سرل " کچھ نہین ناحق یہ لوگ مجھے ستاتے ہین "

پولیس افسر " بیگم صاحب یہ حضرت بڑے جعلساز ہین۔ جب مین گرفتار کرنے گیا تو اسنے مزاحمت کی یہی وجہ ہے کہ شرافت کا برتاو اسکے ساتھ نہین کیا گیا۔ ورنہ اس ذلت سے کبھی نہ لیجاتے "

[illegible] " آخر کتنا روپیہ اس پر ہے "

پولیس افسر " آپ کیون تماشائیون کے مجمع مین اپنے تئین ذلیل کرتی ہین یہان جو کچھ روپیہ آپ اسے دیجئے گا راہ مین چھن جائیگا۔ اب یہ مایو گیٹ مین قید ہو گا یا پولیس کی حوالات مین عدالت سے چارہ جوئی کیجئے "

مین نے بھی خیال کیا کہ یہ سچ کہتا ہے۔ مکان لوٹ آئی۔ جو لا میری منتظر تھی مجھے بدحواس دیکھکے سبب پوچھنے لگی مینے اس سے کچھ چھپایا نہین سب کہدیا اور رونے لگی۔ اوسنے تسکین دی اور کہا چلو وکیل سے مشورہ لین۔ مینے اوسکا ساتھ چلنا مناسب نہ جانا اور تنہا وکیل کے پاس گئی۔ وہ اپنے کام کو گیا تھا چھ بجے تک انتظار کیا۔ جب وہ آیا پچاس پونڈ کا نوٹ مینے اوسکے حوالے کیا اور کہا کہ آپ اسمین کوشش کیجئے۔ جرم مجھے نہ معلوم تھا اوسنے کوتوالی جاکے استفسار کیا معلوم ہوا کہ گورنر اسکوایر مین ایک شخص رہتا ہے اوسکے نام کا جعلی چک ایک ہزار پونڈ کا بنام ویسٹ اینڈ بنک سرل نے تیار کیا جب خردہ کرانے لے گیا محرر کو شبہہ ہوا آپ

وہان سے بھاگے - بڑی جستجو اور تلاش کے بعد آج گرفتار ہوئے ہین -

مین "کیا یہ ممکن نہین کہ بنک والے محرر کو رشوت دیکے راضی کیا جائے"

وکیل - "کوئی شخص کا نوالہ نہین"

مین "تاہم کوشش کرنی چاہیئے"

یہان سے اوڈھ کے لیسٹ اینڈ بنک گئی ایک شخص جو مہذب اور قابل گفتگو تھا مجھے ملا لاکھ جتن اسے راضی کیا اور لالچ دلایا مگر وہ نہ پسیجا مجبوراً گورنر اسکوائر کا قصد کیا کہ شاید وہ رئیس ہے کچھ رحم کرے اسنے بھی انکار کیا - مین مایوس ہوکے وہان سے چلی آئی - سرلارنے اس امیر سے دوستی بڑھائی اور اسنے بہت کچھ روپیہ اسے دیا آخر چیک بک کا سادہ ورق میرے بھائی نے بہم پہونچا کے یہ جعل تیار کیا - اب میری حالت ناگفتہ بہ ہے پانون ڈالتی کہین ہون پڑتا کہین ہے دل بیٹھا جاتا ہے سر مین درد بجبر مین گاڑی سے اوتری اور نوکرون نے ہاتھون ہاتھ پلنگ پر لا ڈالا جونا اب بھی موجود تھی -

جونا "مین تمہارا دو گھنٹے سے انتظار کر رہی ہون خوش قسمتی سے امان جان تین چار روز کے لیئے کہین باہر گئی ہوئی ہین"

مین "تو پھر آج یہین رہجاؤ میری طبیعت بہت نڈھال ہے"

جونا "ضرور بھلا کیونکر تمہین آدمیون پہ چھوڑ کے چلی جاؤنگی - تم بہت بیمار ہو ڈاکٹر کو بلاؤن"

مین "نہین نہین"

جونا "اچھا چلو اب تم سو رہو تو اچھا ہے"

مین پلنگ پہ جو لیٹی تو ہوش نہ رہا - جب جاگی تو چراغ گل تھا اور میرے مونھ پر ایک ہاتھ رکھا ہوا کسی نے کہا "یاد رکھو اگر تمنے غل مچایا تو آبرو ریزی تمہاری ہی ہوگی"

## دوسرا باب

### شرط جیت گئی

آواز سے معلوم ہوا کہ یہ وہی ہیورسٹاک ہے جو ہمیشہ ہی کہتا تھا تو یہ ہے کہ اسنے شرط جیتا

اس قسم کی باتون پر غصہ آنا آتا تھا سے فطرت ہی نے بےبسی اور بیکسی جو چاہے کرائے جب
کبھی میری آبرو گئی ہو۔ بے اختیار تھی۔ ان شریف النفس لوگون کی حرکتین یہ ہین۔
تیرہ ماشے اگر سنے گا تو گویا میرے جسم کو بھون کے گا۔ ارادہ ہوا کہ خودکشی کرکے دنیا کے
جھنجھٹ سے نجات پاؤن مگر توبہ جیسے ہی اوٹھی کپڑون مین اولجھ کے گر پڑی آنکھ پر
اختیار تھا رونا میری سرشت مین ہی آب غم کو اشکون کے چھینٹون سے بجھانے
لگی۔ دل مین آئی کہ لاؤ اس ملعون ہی کی جان لون مگر قانونی کشاکش کا خوف بدنام
ہوکے پھانسی پانے کے خیال نے اس سے باز رکھا اگر کوئی چیز ڈھارس دیتی تو وہ
انتقام کی امید تھی۔

"(بیتابانہ) ملعون تو نے شرط جیت لی"

سرجان "آہا ہا شرط کی خبر آپ کو بھی ہے"

مین "(غلطی پر متنبہ ہوکے) جی ہان مین آپ دونون آدمیون کی گفتگو ایک پوشیدہ
مقام سے اپنے کانون سن چکی ہون"

سرجان "پھر تو مجھے روپیہ ملنے مین کوئی دقت نہوگی۔ تم مارکولس سے اقرار کروگی
کہ شرط جیت لی"

مین "ہان روپیہ تو ملنا چاہیے کیون نہین"

سرجان "یہ خیال نہ کرنا کہ جونا اس معاملے مین شریک تھی۔ اوسنے صرف مجھے تمہاری
پریشانی کی اطلاع دی ہے مارکولس کو ایک موقع تبادل کرنے کا نہین شام کے وقت
ہم دونون چھپکے آئے وہ تو پہرہ لگا ہیالی باہر رہا اور بندہ آپ کے پاس تم بے خبر
سو رہی تھین"

مین "اب تم علانیہ اپنے ہر ایک دوست سے کہتے پھروگے"

سرجان "نہین یہ شریفون کا قاعدہ نہین"

مین "اف وہ یہ آج معلوم ہوا کہ خیر سے آپ شرافت کے مدعی بھی ہین اور
افعال ایسے ذلیل۔"

سرجان "اب جو جی چاہے تم کہو۔ میرا مدعا پورا ہوگیا"

مین "تمہارے حق مین بہتر ہوگا کہ کپڑے پہنکے باہر آؤ۔ اور میرے ساتھ ناشتہ کرو۔

تاکہ نوکرون کو اطلاع نہو - اور نقاب مُنھ پر ڈال لو - جونا سے کہدینا کہ اپنی صورت پھر مجھکو نہ دکھائے گو اُسکی کوئی خطا نہین مگر وہ تمہاری بداعمالیون کا آلہ ہے - مین نہین چاہتی کہ وہ مجھ سے ملے؛؛

غرض یہ جہنمی اسی ترکیب سے غارت ہوا - مین نے ناشتہ کیا گو کچھ رغبت نہ تھی مگر نوکرون کے شتبہ کرنے سے نیتجہ کیا تھا - وہ اس بات پر شبہ کی نظر سے دیکھتے تھے کہ مین وکیل کے یہان کیون گئی تھی اون سب سے مین نے کہدیا کہ ایک میرا رشتہ دار قید ہوگیا ہے اسوجہ سے مین گئی تھی - فرانسیس کے چلے جانے کے بعد جب میرے باپ کے خطوط آتے تھے تو ڈاکخانے سے آدمی ہمیشہ منگالیتی تھی اسوجہ سے کہ اوپر مس روز لیمبرٹ لکھا ہوتا تھا اصل نام مجھے ظاہر کرنا مقصود نہ تھا - اخبارات نے سرل لیمبرٹ کے مقدمے کو خوب اوچھالا مگر یہ ان لوگون کو نہ معلوم ہوسکا کہ میرا اسگا بھائی جعلسازی کا مجرم ہے کیونکہ وہ میرے نام سے ناواقف تھی - مقدمے کی پیروی کیا ہوتی ثبوت جرم کافی موجود تھا البتہ گورنر اسکوائر والے کی خوشامد مینے حد سے زیادہ کی تھی اس لحاظ سے اوسنے مجسٹریٹ کے سامنے اپنا جرم معاف کیا - اور مجرم کو عدالت کے رحم پر چھوڑا یا دوبرس کی سزا ہوگئی - مگر محرر بنک نے کچھ توجہ نہ کی فرعون ہی بنا رہا - اکثر سخت طبائع جنہین رحم کا شائبہ نہین ہوتا آفات مین جلد مبتلا ہوتے ہین چنانچہ یہ محرر سرل کے قید کرانے کی کوشش ہی مین تھا کہ اسکے نام بھی وارنٹ گرفتاری جاری ہوا بنک کا روپیہ غبن کرگیا تھا - تھوڑے دنون کے بعد معلوم ہوا کہ غیر سلطنت مین غلامون کی تجارت کرتا ہے لندن سے بھاگ گیا - مینے سرل کی کیفیت اپنے والد کو مفصل لکھ بھیجی اونہون نے جواب لکھا کہ مین عارضہ نقرس کی وجہ سے صاحب فراش ہون - ورنہ پیروی کرتا - کئی مرتبہ مین قیدخانے مین بھی ملنے گئی اسنے مجھ سے درخواست کی کہ شرابخانہ مین تم اتنی رقم دیدو کہ جبتک مین نیوگیٹ مین ہون ایک بوتل شراب روز آیا کرے بعد انفصال مقدمہ نیوگیٹ سے وہ وڈوچ کی بڑی جیل مین بھیجا گیا اوس قید مین بھی پانسو پونڈ کے نوٹ اوسکو دے آئی - اخبارات کے اشتہار نے مجھے پاتھرن جانے سے روکا ورنہ میرا ارادہ تھا کہ عیادت کرنے جاؤن امتداد زمانہ گزشتہ واقعات کو بھلا دیتا ہے اگر ان مدت العمر پشیمان رہے

تو زندگی کے دن پورے نہین کرسکتا - بلاء لوگونکے مضحکہ کا خیال نہ کرکے مین کہتی ہون کہ بے موت بھی آدمی مرتا ہے ؎

ایک روز مین بیٹھی ہوئی تھی کہ شریرالنفس بدذات پاجی مارکوئس سامنے آکھڑا ہوا پہلے تو مینے ہزارون دھمکیان دین مگر جب اوسنے کچھ پروانہ کی تو بعجز والحاح اوس سے کہا کہ مین ایک دُکھیاری عورت ہون کیون تم سب کے سب مجھپر زغہ کرتے ہو مرد ہوکے تمھین شرم نہین آتی - پایۂ تخت انگلستان کے ہوس آف کامنس کے ممبر ہوکر سی پر بیٹھکے انصاف کا باربار نام لیتے ہوکیا یہی انصاف ہے کہ غربا پر بہت ستم درازکرو - لعنت ہے ایسے انصاف پر -

مارکوئس ”تم آزاد ہو جا ہے جو کچھ کہو ؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی

جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

اسوقت میرے ہاتھ سے کوئی صدمہ تمھین نہین پہنچیگا تمھارا خالہ زاد بھائی مجھ سے شرط جیت لیگیا - پانسو پونڈ مجھے دینا پڑے اب ہزار پونڈ مین اوس سے لون گا - تمھین خوش ہونا چاہیے کہ تمپر لوگ اپنی جان فدا کرتے ہین ایسی صورتین کسے نصیب ہوتی ہین “

مین ”اے میرے لارڈ خدا کرے جو مصیبتین اس صورت کے کارن مجھپر پڑی ہین آپکی مان بہنون اور تمام خاندان پر پڑین اور ایسی ہی صورتین اونھین بھی نصیب ہون جب دیکھون کیونکر خوش ہوتے ہین - یون تو پرائے دل کا حال کسی کو معلوم نہین ہوتا - آپ مجھپر احسان کرینگے اگر جلدی دفان ہو جاتین “

مارکوئس ”دیکھو جسقدر آشتی تمھارے ساتھ کیجاتی ہے اوسیقدر تم شیر ہوتی جاتی ہو ماڈ پراڈا اور اوسکی مان نے دھوکا کھایا ورنہ ابتک تم میرے گھر مین قید ہوتین خیر اب پھر مین کہتا ہون کہ تمھارا کوئی حال مجھ سے پوشیدہ نہین ہے - ہیورشاک نے جو کچھ سوتے مین کارروائی کی اپنے خود مجھ سے بیان کی - مین اسی امر پر جنگ دوبل کا اعلان کرچکا اگر فتحیاب ہوا تو یقیناً تم میری ہوگی - ہان میری ہوگی - ہرگز تم قبضے سے نہین نکل سکتین - اچھا مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا - جاتا ہون -

وہ چلا گیا اور مین نئی آفت کے انتظار مین ہوئی - ایک ماہ اِس قید وبند مین گزرا کہ گھر سے جب نکلتی گاڑی پر یا گھوڑے پر دو سائیس ہمیشہ ساتھ رکھتی اور گھر مین ہر ایک دروازے مین قفل ڈالکے سوتی -

# تیسرا باب

## آرک وے شاہراہ

ہیورشاک کی بدمعاشی نے مجھپر ویسا ہی اثر کیا جیسا کہ ونٹر مہاجن کی بدمعاشی نے دوبارہ پھر مجھے کسی تنہا مقام پر اپنے بار سے سبکدوشی کی ضرورت ہوئی - ایک دن حسب معمول مین آرک وے گھوڑے پر سوار جارہی تھی سائیس ساتھ تھا کہ میرا گھوڑا ایک سڑک پر خود بخود ڈرا - اور سائیس اپنے گھوڑے سے کود کے سامنے آیا -

سائیس "بیگم یہہ راہ ہارلیسے مین کوئی ہے"

مین "پھر اس سے کیا مراد ہے - کیا کوئی خطرناک بات ہے"

سائیس "حضور ہان آرک وے کا راستہ اتنا بلند ہی کہ گھوڑا ڈرتا ہے اور نہین جاسکتا آپ کا گھوڑا کئی دن سے بند پا ہوا ہے عجب نہین جو شرارت کرے - بڑا خوفناک راستہ ہے"

مین "کچھ ہرج نہین تم اپنی جگہ جاؤ"

سائیس "مجھے معاف کیجئے گا ایک واقعہ ابھی تین چار مہینے اوسطرف یہان ہوچکا ہے ایک کسان کا گھوڑا بھڑکا اور سوار نیچے گرا سر کے ہزارون ٹکڑے ہوگئے - دوسری واردات میرے آقا پر ہوئی جسکے پاس مین پہلے ملازم تھا"

مجھے خوف تو معلوم ہوا مگر سمجھی کہ سائیس بزدل ہے اسوجہ سے چلی - یہ راستہ واقعی بے انتہا بلند ہے ایک جانب پہاڑیان ہین دوسری طرف اتنا نشیب ہے کہ زمین معلوم ہی نہین ہوتی - جیسے ہی مین پل کے اوپر گئی کہ مجھے ایک شخص نے واقف کارانہ طریقے سے سلام کیا یہ نہایت عمدہ مشکی گھوڑے پر سوار تھا ناظرین شاید بھولے نہون یہ مسٹر ونٹر تھے - انکی بے وقت ملاقات سے جو غصہ مجھپر طاری ہوا - قابل بیان نہین تن بدن مین چینٹے رینگنے لگے ہائے یہ پاجی کیونکر اپنے جرائم کی سزا پائے کیون خدا کیسا اسنے مجھے تہس نہس کیا - چابک اُٹھاتے

ھوڑا بھڑکا اور نشیب کیطرف چلا اسنے لاکھ لگام کھینچی - اور روکنا چاہا مگر وہ نہ رکا
دلتیان جھاڑنے لگا آخر سوار نہ سنبھل سکا اور آسن ڈھیلا ہو گیا - یار دلینا مین چلائے
ن آوازیں ہی ادھر خربوزہ کو دیکھکے خربوزہ رنگ لایا یعنے میرا گھوڑا بھی بدکنا ہی
سنے لگا - سائیس نے فوراً لگام تھام کے مجھے اوتارا اپنا اور میرا گھوڑا دور لیجا کے
مڑا کر دیا دنٹر برابر چیخ رہا تھا - کہ دوڑو مدد کرو مگر جب گر چکا تو چارہ ہی کیا تھا -
گ مٹھٹ کے ٹھٹ کھڑے تھے - ایک پتھر کا کونا اسنے گرنے مین تھام لیا تھا - قریب
جائے جو دیکھا تو آنکھین پتھرا گئین ہین اور وہ چل بسے -

ایسے ہی مقام پر خدا کا آدمی قائل ہوتا ہے اگر مین انتقام نہ لے سکی تو یون بدلا ملا -
اگر مین ... خود بخود ایسی تماشے کو دکھانے مرا تھا -

اس خوفناک واقعے کا اثر [illegible]
ئی تھی مگر مین جان سے مرنا نہین چاہتی تھی - پندرہوین دن طبیعت بحال ہو ڈی تو
کرسی پہ بیٹھی آدمی نے خبر کی کہ ایک لڑکی آپ سے ملنا چاہتی ہے - مینے بلا لیا - لڑکی
شریف صورت شرمیلی اور باحیا معلوم ہوتی تھی - آنکھین نیچی کیئے ہوے آئی اور
میرے پاس کھڑی ہو گئی -

لڑکی " بیگم مین ایک وحشت آمیز خبر لیکے آئی ہون - میرا مکان وہ کوچ مین ہے "
مین " (گھبرا کے) ہائے میرا اسرل - کیا گزری کچھ کہو تو "
لڑکی " مین آپ کے ایک رشتہ دار کی طرف سے آئی ہون - مسٹر لیمبرٹ آپ کے
بھائی ہین نہ ؟ "
مین " ہان ہان کہو کیا ہوا "
لڑکی " وہ زندہ ہے ... مگر ... مگر ... قیدخانے کے سنتری نے اسے ... گولی مار دی ہے "
مین " ہائے تو کیا وہ مر گیا "
لڑکی " نہین قریب ... مرگ ہے - اسنے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ مرتے دم اک
نظر اپنی صورت دکھا جاؤ - مین ترس کھا کے بلانے آئی ہون "
مین " اور تمہین میرا مکان کسنے بتایا "
لڑکی " اوس نے مجھے وکیل کے پاس بھیجا جو مقدمہ جعلسازی مین پیروکار تھا اور

وکیل نے مکان بتایا۔"

مین "اچھا تم کسی سواری پہ آئی ہو۔"

لڑکی "جی ہان - آپ چلیے۔"

مینے اوسکی عنایت کا شکریہ ادا کیا اور انعام کا وعدہ کرکے اوسکے ساتھ ہولی طرح طرح کے فاسد خیالات میرے دل مین تھے - اس لڑکی نے بیان کیا کہ میرا نام فنشا ہے اتنے مین ایک مکان کے پاس "وولوٹچ" مین گاڑی ٹھہری - ایک تاریک گلی مین یہ لڑکی مجھے لیگئی دروازے پر دستک دی ایک عورت نکلی -

عورت "بیگم بیومانٹ تشریف لائی ہین - آئیے آئیے۔"

مین "کیا میرا بھائی زندہ ہے۔"

عورت "ہان زندہ ہے آپ اندر آئیے۔"

مکان کچھ بوسیدہ اور خراب تھا یہ عورت روشنی ہاتھ مین لیے ایک تاریک ٹوٹے ہوئے زینہ کیطرف لیگئی اور تاکید کی کہ آہستہ آہستہ چلو ابھی اوسکی آنکھ لگی ہی سامنے ایک کمرہ تھا اور کمرہ معمولی سامان سے آراستہ - میز پر شمع روشن تھی ایک کوچ پر چادر اوڑھے کوئی لیٹا تھا - مینے آہستہ رخ سے چادر اُٹھائی افسوس بجاے سرل کے مارکولس بلمور نظر آیا زہر خند کرتا ہوا اُٹھا اور........

بس نہ تھا کہ مین اوسکی بوٹیان چباتی نہ زمین کو رحم آیا جو مجھے نگل لیتی نہ آسمان کو رحم آیا کہ گر پڑتا آنسوؤن کی ندی میری آنکھون سے بہہ رہی تھی اگر جتنی طاقت مجھ مین اب ہی پہلے سے ہوتی تو تیر کی طرح اوسکی آغوش سے رہائی پاتی -

مین "ملعون اگر انگلنڈ مین قانون ہی تو تجھے کیفر کردار کو پہونچاؤنگی۔"

مارکولس "کِس منہ سے ذرا پھر تو کہنا - کیا کہو گی - گواہی کون دیگا فنشا اور اوسکی مان مُدت سے دلالی کرتی ہین انکا کام ہی یہی ہے ذری تعریف تو کرو کیا فقرہ کہا ہی - اگر تمہارا بھائی قید نہوتا اور اخبارات کے ذریعے سے مجھے حالات معلوم نہوتے تو تمپر قبضہ پانا دشوار تھا اور اب تو شرط مینے بھی جیت لی۔"

مین "(یہ سمجھکے کہ بندش بندی پہلے ہی سے ہوچکی) اچھا ایک قانون میرے پاس اور ہے جسکے رو سے امیر و غریب دونون کی دادرسی ہوتی ہی نہ اوسمین شہادت کی ضرورت ہے

نہ ثبوت کی گناہگار کے اعضا خود اقرار کرتے ہین کہ ہمنے فلان گناہ کیا ابھی تم دل مین ہنستے ہوگے مگر مین تمکو ایک قصہ سناتی ہون - میرے لارڈ پندرہ دن کا عرصہ گزرا کہ تمنے ایک نوجوان ونٹر نامے کی موت آرک دے کے پل سے گر کے اخبارون مین پڑہی ہوگی مین اُسوقت وہان موجود تھی - تم تعجب کرتے ہوگے مین کیا کہہ رہی ہون سُنو یہ ہنسی نہین ہے اسی نوجوان ونٹر نامے نے تمہاری طرح میری آبرو ریزی کی تھی اپنی خادمہ کے ذریعے سے مگر مجھ مصیبت زدہ کے پاس سواے آسمانی قانون کے اور کوئی قانون داد رسی نہین ہے مین اُس سے انتقام کیا لیتی صدقے جاے اُس ہاتھ کے جو غریبون کی طرف سے انتقام لیتا ہے - ایک سو بیس فیٹ کی بلندی دیکھو اور اوسکے گرنے کو خیال کرو - اوسکے گرنے کی آوازین اتنک میرے کان مین آرہی ہین جس دولت کے گھمنڈ پر اوسنے ایک آفت بے مارے کو کلپایا تھا وہ کچھ کام نہ آئی اور پتھر دن سے ٹکرا ٹکرا کے مرگیا - جسطرح بےکس و مجبور کرکے اوسنے میری عزت اوتاری اوسیطرح میرے ہی نگاہون کے سامنے وہ بھی بیکس و بےبس جان توڑ رہا تھا اس کو دو برس گزرے اے میرے لارڈ تم اس پیشین گوئی کو یاد رکھو ہان ؎

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

خدا کی لاٹھی مین آواز نہین ہوتی میرا دل کہہ رہا ہے کہ ایک دن جان کنی کی حالت مین بچشم خود تمہین تڑپتے دیکھونگی - یاد رکھنا کہ میرا دل اوسوقت بھی ایسی ہی صدا دے رہا تھا یہ ضرور ہوگا تمہین اس سے مخلصی نہین ہوسکتی - اب مین جاتی ہون اور اپنی فریاد اوسکے پاس لیجاؤنگی جو اوسے سنیگا -

شال اوڑھ کے مین باہر نکلی دونون بھائین مسخراپن کرنے لگین اور مین ایک ہوٹل مین دم لینے چلی آئی -

# چوتھا باب

## "مسٹر ویلیلے"

دل اگر بیکل کسیکا ہو تو کب آتی ہے نیند
اور جو آئی بھی تو شکل موت دکھلاتی ہے نیند

نیند آنا گو دشوار ہے مگر مین اُسے غفلت کے نام سے تعبیر کرونگی۔ مین غافل ہوکے پڑی ہزار ہا خواب پریشان نظر آئے کبھی بیو مانٹ کی نفرت آمیز صورت سامنے کھڑی ہوجاتی کبھی مین اپنے تئین ایک دعوت مین پاتی جیسے ایلون کے یہان بیگمین جمع ہوئی تھین ویسے ہی معلوم ہوتا کہ کھڑی ہوئی ہین دفعتہً انکے گل رخسار مرجھانے اور مین بھی انکے ساتھ بھاگی خبیث روحون نے گھیر لیا۔ ایک تنگ گلی مین چلی جاتی ہون سردیا کا ہوش نہین اتنے مین مجھے سردی معلوم ہوئی ہاتھ پاؤن گڑگڑانے لگے دور آگ جل رہی تھی مین دوڑی کپڑے سُکھانے دفعتہً آگ لگی اور مین جلنے لگی گھبرا کے آنکھ کھولی دیکھتی کیا ہون کہ سچ مچ آگ لگی ہے اور پلنگ کو گھیرے ہے۔ خواب کا آخری حصہ صحیح نکلا۔ اچانک جو مصیبت آجاتی ہے اوسمین کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتا۔ خوف جان سے مین پھر بیہوش ہوئی جب ہوش آیا تو سرائے کی مالک عورت کو دوا سنگھاتے پایا اور ایک غیر شخص کو پٹی کے پاس کھڑے دیکھا معلوم ہوا کہ یہی نوجوان مجھے محفوظ جگہ مین لے آیا ہے۔

جنٹلمین "آپ گھبرایئے نہین مین آپ کو اس کوٹھری مین لے آیا ہون۔ بڑی مصیبت مین آپ پھنسی تھین۔ ہرطرف آگ آپکو گھیرے تھی۔

مین نے اوسکا شکریہ ادا کیا صبح کو مجھ مین اتنی طاقت نہ تھی کہ پلنگ سے ہل سکون کھانا پلنگ پر بیٹھے ہی بیٹھے کھایا۔ دوپہر کو حواس ٹھکانے ہوئے تو لندن جانے کی ٹھہرائی۔ اور اُس جوان کا شکریہ ادا کرنے اوسکے پاس گئی۔

مینے ولیلے سے جا کے مختصر الفاظ مین رات کی خدمت پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مین لندن جاتی ہون۔

ولیلے "(محبت کی نظر سے) یہان مین ایک دوست سے ملنے کو آیا تھا مگر وہ نہین ملا تو اب مین بھی آپ کے ساتھ چلونگا۔ راہ مین آپ کو ایک خدمتگار کی جگہ مجھے دینا ہوگی"

مین "بہتر ہے"

مینے راستہ مین بتادیا کہ میرا نام بیگم بیومانٹ ہے۔ آگ لگنے کا سبب یہ ہوا کہ مین شمع پٹی کے پاس رکھ کے سوگئی تھی پلنگ کی چادر کا کونا ہوا سے اوڑکے شمع پر جاگرا۔ پلنگ جل گیا تھا مینے اوسکی قیمت ادا کی۔

ویلسلے "(لندن پہونچکے) آپ کے خاوند مسٹر ہیومانٹ آپکے منتظر ہونگے "
مین "جناب وہ تو اک مدت سے باہر گئے ہوئے ہین "
ویلسلے "کیا آپ اجازت دینگی کہ مین دولت خانے پر کبھی کبھی حاضر ہون "
مین "احسان یاد کرکے) اس عنایت کی شکر گزار ہون "
ڈاکخانے کے پاس ہم دونون آدمی جدا ہوئے اسنے نہایت انسانیت سے سلام کیا۔ اور چلا گیا۔ مین پا پیادہ مورگیٹ اسٹریٹ کے قریب چلی جاتی تھی کہ ایک نہایت شاندار فٹن پر کیرولائن سیمیر کو جاتے ہوئے دیکھا۔ رومال ہلا کے گاڑی رکوائی۔ ساڑھے تین برس کے بعد مینے اسے دیکھا۔ اب اسکی عمر ۲۲ برس کی تھی اُمنگ کے دن بھر دل جوانی۔ صورت پیاری پیاری اوسپر امیرانہ تعیش نے خوبصورتی کو دو بالا کر دیا تھا مجھے دیکھتے ہی سیمیر نے خوشی کا نعرہ مارا۔
سیمیر "پیاری دوست تمھین دیکھنے کو تو آنکھین ترس گئین۔ اللہ ایسی بیمروتی کی امید نہ تھی۔ دن بھر مین بارہ دفعہ تمھاری صورت میری آنکھون کے نیچے پھر جاتی ہے اور میری محسنہ مین تیرے احسان کو نہین بھولی ہون تیری ہی بدولت آج مین اس شان وشوکت سے زندگی گزارتی ہون۔ اک نظر چلکے میرے والد کو دیکھ لے وہ نہایت بیتابی کے ساتھ تیرے حال سُننے کا مشتاق رہتا ہے "
مین "پیاری سیمیر تجھے بآرام دیکھ کے مین بھی پھولی نہین سماتی مگر کیا۔ مین اس قابل نہین کہ کسی خوشی پر اپنے تئین مبارکباد دون "
سیمیر "(متوحش ہوکے) کیون پیاری روز تم کچھ رنجیدہ ہو "
مین "کل ایک کام کو ڈھونڈھ گئی تھی وہان ہوٹل مین آگ لگ گئی زندگی تھی جو آج تمکو دیکھ رہی ہون "
سیمیر "ہے ہے اگر تمھارا رویان بھی میلا ہو جاتا تو مین رو رو کے مرجاتی۔ اچھا وعدہ کرو کہ کسوقت آؤ گی "
مین "آؤنگی۔ وعدہ کرتی ہون "
سیمیر "نہین ایمان کی قسم کھاکے کہو "
مین "ہان ہان آؤن اور ضرور آؤنگی "

گرمجوشی کے ساتھ اپنے ہاتھ ملائے اور چلی گئی - ناظرین جو کام بیلنے لوسیا کے ساتھ کیا وہی اسکے ساتھ بھی - مگر دونون مین زمین آسمان کا فرق ہی - مین نے وعدہ تو کرلیا مگر خیال آیا کہ یہ سرل کو ضرور پوچھیگی پھر مین کیا جواب دونگی - اس وجہ سے مکان چلی آئی دوسرا سبب یہ ہی کہ سیمیر کو جب اوسکے باپ کنجوس کے پاس مین پہونچا چلی ہون تو مینے عہد کرلیا تھا کہ اس گھر مین قدم نہ رکھونگی -

بیومانٹ کی امانت مین دومرتبہ خیانت ہوچکی اب مین اوسکے روپیہ کو اپنی نسبت ضائع کرنا نہین چاہتی ہزار پونڈ سالانہ کی کثیر رقم بے ایمانی سے خرچ کرنا اور ملاقات کے وقت ویسی ہی پاکبازی جتانا ایک قسم کی ہٹ دھرمی اور نا انصافی تھی - تاہم انتظام ہونے تک، مینے ارادہ کرلیا کہ اسی مکان مین رہونگی -

وبلیلے کی آمد و رفت جاری رہی - حمل کیوجہ سے ایکی مرتبہ مجھکو غشی کا مرض ہوگیا - مگر یہ کوئی خوفناک بات تو تھی نہین جو مین علاج کرتی دوسرے ڈاکٹر کے آنے مین افشاے راز کا ڈر تھا ایک روز وبلیلے بیٹھا ہوا ہی اور رنگلینی اوسکے چہرے سے آشکار ہے (غالبًا بیومانٹ کی جائز بی بی ہونے کی وجہ سے) وہ اپنے جوش کو پوشیدہ کرتا تھا کہ مجھپر غشی کا دورہ ہوا اور مین کرسی سے گرپڑی اوسنے پلنگ پر لٹایا گھنٹی بجاکے نوکر کو بلایا میری خاص خادمہ آئی جب میری آنکھ کھلی تو مینے دیکھا کہ ڈاکٹر بھی کھڑا ہے - یقین ہوگیا کہ میرا راز فاش ہوگیا مگر وبلیلے کمرے مین نہین تھا - ڈاکٹر کی نگاہ مجھپر اسطرح پڑتی تھی جیسے وہ کچھ جانتا ہے "

ڈاکٹر - "آپ اچھی ہین مین اک دوا بھیجے دیتا ہون آپ کھا لیجئے گا "

یہ کہکے وہ چلا گیا اور مینے خادمہ سے حال پوچھا - اوسنے بیان کیا کہ جب آپ گرپڑی ہین تو کپڑے آپکے سب ادھر ادھر ہوگئے اور بیٹے ٹوٹ گئی - مسٹر وبلیلے ڈاکٹر کو بلا لائے - اتنے مین آپ ہوشیار ہوگئی - مینے ڈاکٹر سے التجا کی کہ آپ اس راز کو میری بیگم کے افشا نہ کرین - اوسنے کہا کہ مجھے کیا پڑی ہی سیکڑون واقعات صبح سے شام تک ہم لوگون کے سامنے پیش ہوتے ہین - کیا ہم مشہور کیا کرتے ہین

مین " تم میرے راز سے واقف ہوگئی ہو "

خادمہ " ہان بیگم صاحب مگر جب تک جان مین جان ہی کبھی مین زبان پر نہ لاؤنگی "

مین ''بہتر ہے تو پھر سارا واقعہ مین تمسے بیان بھی کردونگی - کیا ویلیلے بھی جانتا ہے''
خادمہ '' ڈاکٹر کو وہی لینے گئے - اور اوسنے اونکے سامنے کہا کہ بیہوشی حمل کی وجہ سے ہے گھبرانے کی بات نہین ہے پھر وہ کہنے لگا کہ انکے کپڑے اتار ڈالو - مینے ویلیلے سے کہا کہ آپ باہر جایئے اونہون نے کہا کہ مین اب شام کو آؤنگا ''
مین '' اچھا اب میرے کپڑے لاؤ کہ مین پہنون - اور سُنو مین اگر کپتان جارج ہوبانٹ کی بی بی ہوتی تو بیشک اسوقت اوسکے مقدس نام مین مینے بہت بڑا دھبا لگایا ہوتا (پھر کل واقعہ مینے اپنے فریب مین پھنسنے کا بیان کردیا) -
شام کو ویلیلے آیا - اور مینے اوس سے کہا -
صاحب اتفاق سے اسقدر جلد آپ میرے حالات سے واقف ہوگئے - اور اب مین آپ سے کوئی بات پوشیدہ کرنا نہین چاہتی - میرا خدا جانتا ہے کہ مین نے از خود کپتان کے ساتھ بے ایمانی نہین کی - یہہ شادی کی انگشتری محض دہوکا ہے مین اوسکی بی بی نہین ہون - ایک شیطان نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا (ہیورسٹاک کا حال کہکر) خیر مین بھی دنیا کو چھوڑ کے اب ایسی جگہ جاتی ہون کہ مجھے کوئی نہ دیکھے -
دل اُمڈا چلا آتا تھا - مین سسکیان لے لیکے رونے لگی -
ویلیلے '' مجھے آپ کے کہنے کا یقین ہے - بیشک دنیا ایسے آدمیون سے خالی نہین جو دہوکا دے دیکے دوسرون کی آبرو لیتے اور عذاب مین پھنساتے ہین - آپ کے راز ظاہر کردینے نے مجھے ایک قسم کی جراءت دلائی ہے مین دست بستہ عرض کرتا ہون کہ جب سے آپکو دیکھا ہے دل بے قابو ہے - اگر مجھپر بھروسہ کیجئے تو عین عنایت ہے - اگر تم ایسی خوبصورت عورت دُنیا کو خیرباد کہے گی تو یقیناً دنیا مین کچھ باقی نہین رہیگا ''
وہ دوزانو ہوکے عرض کرنے لگا اور ہر فعل اسکا صداقت کی گواہی دیتا تھا -
مین '' اوٹھئے اوٹھئے آپ کے الفاظ سچے ہین - مین قدر کرتی ہون - مگر چھ مہینے کے بعد اگر زندہ رہی تو آپکو لکھونگی بتائیے کس نشان سے آپ کو خط لکھون ''
ویلیلے '' ہزار ہزار شکر یہ ہے (کارڈ جیب سے نکالکر) یہ میرا نشان ہے - آپ چھ مہینے کو کہتے ہین مین سال بھر اس انتظار مین بسر کرونگا - اب مین جاتا ہون اگر

کچھ حاضر کرون تو قبول کیجئے گا"

مین "نہین ہیومانٹ کا روپیہ کافی میرے پاس موجود ہے"

وہ تو چلا گیا یہان مینے ایک خط مشتمل بر جملہ کوائف مفصل ہیومانٹ کو لکھا مکان کا اسباب سب اوسکے ایجنٹ کے سپرد کیا اور کنجی بھی اوسیکے حوالے کی گاڑی گھوڑون کے فروخت کر ڈالنے کی اجازت دی۔ مین نے چٹھی مین یہ بھی لکھا تھا کہ مین اب تمہارے کام کی نہین رہی تمہاری ایمانداری اور احسانات کا معاوضہ یہ نہین ہے کہ باوجود اپنی بے عصمتی اور بدعہدی کے مین تیرا اپنا بار خرچ ڈالتی چلی جاؤن۔ گو وہ بدعہدی خدا جانتا ہے کہ از خود مجھ سے ظہور پذیر نہین ہوئی بلکہ مین مجبور رہی تھی۔

خادمہ نے اصرار کیا۔ کہ مین بھی آپکے ہمراہ چلونگی اور بے تنخواہ کام کرونگی مین نے اوسے ٹال دیا۔ مکان چھوڑ چھاڑ ڈوور روانہ ہوئی وہان سے فرانس کا ارادہ تھا کہ گائڈ بک مین سینڈگیٹ کا حال دیکھا معلوم ہوا کہ دریا کے کنارے یہ مقام نہایت عمدہ قابل تفریح ہے وہین روانہ ہوئی۔ اور چھوٹا سا مکان لیکے رہنے لگی۔

## پانچوان باب

### سینڈگیٹ

زمانے کو گزرتے دیر نہین لگتی اگست کے آخر مین میرے یہان بچہ ہوا مگر زندہ نہ رہا مین خوش ہوئی اور سستی چھوٹی۔ روز بروز میری صحت کو ترقی ہونے لگی۔ جب اچھی طرح میری طبیعت سنبھل لی تو مینے غور کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے نیکی و عصمت کی راہ مین تو کانٹے ہی کانٹے ہین۔ مجھے سزاوار ہی نہوئی۔ باپ کے پاس جانا فضول ہے۔

مسٹر ولیلے کو خط لکھنے کے لیئے کئی مرتبہ قلم اوٹھایا اور پھینکدیا۔ اگر مین عیش و عشرت مین اپنی زندگی کے دن پورے نہ کر چکی ہوتی تو یقیناً سلامی کا کام اچھی طرح سے کرتی اور عمر فانی کی گھڑیان نیک چلنی مین بسر کرتی۔ مگر راحت کے بعد مصیبت جھیلنی اور پھر ثابت قدمی کے ساتھ دشوار نہین بلکہ محال ہے۔ حسن کی روشنی جو اتنی مدت تک کسالے کے زنگ سے ماند پڑ گئی تھی۔ ایک مرتبہ پھر چمک اوٹھی۔ اور مین پہلے سے زیادہ ایسی حسین معلوم ہونے لگی مینے ولیلے کو خط لکھ بھیجا کہ مین آپکی منتظر ہون۔ ایکدن

ایک دن صبح کو میری نظر اخبار پر پڑی جس مین لکھا تھا کہ کپتان ہیومانٹ کی بیش قیمت عمر غفلت مین روز کے ساتھ چلی گئی ہے۔" یہ مہر واقعی میرے پاس تھی ایک ڈبیہ مین بند کر کے بذریعہ ڈاک اپنے ایجنٹ کے پاس روانہ کی اور رسید مانگ بھیجی چار روز کے بعد جواب آیا کہ مہر پہونچی جب کپتان صاحب انگلینڈ مین واپس آئین گے اونہین سپرد کر دیجائیگی۔ کئی روز کے بعد مین کھیت مین چہل قدمی کر رہی تھی کہ ایک شخص تیز تیز میری طرف آتا ہوا دکھائی دیا حیرت ہو گئی کہ اتنا جلد کپتان ہیومانٹ واپس آیا۔ کپتان نے آتے ہی جوش محبت سے پہلے تو بغلگیر کیا پھر کچھ سوچ کے علیحدہ ہوا۔ مین سنگ مرمر کے بت کی طرح بے حس و حرکت کھڑی تھی۔ اور اوس کا چہرہ بھی زرد ہو گیا تھا۔

ہیومانٹ "روز تجھے معلوم نہین کہ مین انگلینڈ مین آگیا ہون۔ جس جہاز کی مین کمانڈ کرتا تھا وہ اتفاق سے غرق ہو گیا میری زندگی بچیا تھی جو بچ نکلا۔ سب سے پہلے مینے تجھے تلاش کیا ایجنٹ کے پاس چھٹی دیکھے ادہر آیا۔ مجھے وہ خط بھی ملا جسمین تمنے مفصل کیفیت اپنی درج کی تھی۔ مین صرف اس خیال سے آیا ہون کہ قبل فراق ایک مرتبہ اور دیکھ لون۔ تم روتی ہو"

مین "[illegible] روتی ہون کہ بدمعاشون نے مجھے ایک ایسے عالی حوصلہ صاف و صادق شخص سے چھوڑایا"

ہیومانٹ "تمہین وہ آسائشین یاد دلانا جو مین یہان تمہارے لئے مہیا کر گیا تھا ایک بیکار امر ہے۔ باوجود اسکے تم اپنے نفس کو بچا نہ سکین تعجب ہے"

مین "کپتان کس زبان سے اپنی مجبوری کا تمہین یقین دلاؤن۔ جو سچی بات تھی مین کہہ چکی۔ اب کافر ہو جاؤن تب تمہین یقین آئیگا"

ہیومانٹ "خدا کے لئے تم کافر نہو"

مین "پھر تو مین ایسے خدا کی چہیتی نہین کہ وہ مجھے سچا ثابت کرنے کے لئے کوئی معجزہ کر دکھائے"

تھوڑی دیر تک وہ غور سے مجھے دیکھتا رہا پھر بے رخصت ہوئے بھاگا۔ اور کہتا جاتا تھا "دغا کی۔ بیشک دغا کی"

مین ہنستی اور روتی مجنون کی شکل واپس آئی اور منتظر ہوئی کہ دیکھون ویلیلے کب آتا ہے۔ اتنے مین جوتے کی چرمرسنائی دی اور ویلیلے آیا اسکے ہر انداز سے فریفتگی ظاہر ہوتی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد معاملے کی گفتگو ہونے لگی۔

ویلیلے "تیس ہزار روپیہ سالانہ میری آمدنی ہے مین خود مختار ہون۔ کوئی شریک نہین ہان گھر ذاتی نہین ہے اگر تم کہو تو وہ بھی ہو جائے۔"

مین "مجھے لندن مین رہنا پسند ہے۔"

ویلیلے "اچھا"

مختصر یہ کہ مینے اسکی حفاظت مین رہنا قبول کیا۔ سینڈ گیٹ کو چھوڑنے سے دو گھنٹے پیشتر مجھے اپنے بھائی سرل سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ پہلے تو اسنے بیہودہ گفتگو کی پھر اپنا حال اسطرح بیان کیا "بن جو روپیہ تمنے دیئے تھے وہ مجھ سے چھن گئے۔ ایک پانچ منٹ ٹھہر جاؤ وقت نہین ہے ورنہ مین اون تکلیف کو مفصل بیان کرتا جو قیدخانے مین مجھپر گذرین۔ مختصر یہ کہ جب مین جیل مین بھیجا گیا تو مینے پہلے ہی سے فرار کا قصد کرلیا تھا۔ وہان پہونچکے مجھے ایسے ایسے شدید مجرمون سے ملاقات کرنیکا اتفاق ہوا جنکی عمر قید ہی مین گزر گئی۔ انھین سب مجرمون مین مین بھی رہنے لگا۔ کوئی صورت بھاگنے کی نہ نکلی۔ خیر ایک روز مجھے معلوم ہوا کہ سرکش قیدی علیحدہ رکھے جاتے ہین۔ پس جھٹ پٹ مینے اودھم مچانا شروع کیا کیسکو مارا کیسکو پیٹا اور نالشین فریادین ہونے لگین ایک روز رجسٹر مین مینے اپنی رہائی کا حکم مہتمم جیل کی جانب سے لکھدیا حال کھلنے پر میعاد قید اور بڑھ گئی۔ علیحدہ کوٹھری مین قید کیا گیا۔ اس کوٹھری کی چھت مین زنجیرین لٹکی ہوئی تھین۔ بس مین اونکو پکڑکے چڑھ گیا۔ لوگون سے مین نے سُن رکھا تھا کہ بھاگنے والے قیدی اپنی ہتکڑیون بیڑیون پر کپڑا لپیٹ لیتے ہین تاکہ آواز نہو قیدخانے سے مینے دو کتابین دو پتلون ایک کوٹ تین کرتے دو رومال چرائے اور تلے اوپر پہن لیئے۔ گو یہ کچھ زیادہ قیمتی نہین تھے مگر نہوت سے بہتر تھے۔ دیوار کے نیچے دریا بہتا ہے مینے جان پر کھیل کے اپنے تئین دریا مین گرادیا۔ خوش قسمتی سے کسی نے دیکھا نہین۔ اسطرح گرا جیسے پر گرتا ہے مطلق دھما کا نہین ہوا اور پیرتا ہوا پار نکلا۔ جب سے ابتک چھپا چھپا پھرتا ہون۔ یہ میری سرگزشت ہے

بھیا۔ لک کے پیٹ بھرتا ہون زمیں تو نکلوا دیتے ہین البتہ غریب کسان رحم کھاکے د۔ سکتے ہین اگر اسوقت مدد کرو تو مین فرانس سے عبور کرکے جزائر مین چلا جاؤن اور اِن ۔ دغدغون سے چھٹکارا پاؤن "

اوسوقت میرے پاس کچھ نہ تھا صرف پندرہ پونڈ (ڈیڑہ سو روپیہ) تھے وہ مینے حوالے کیئے کہ یہی ہے۔ اوسنے خوشی خوشی دعائین دیکے لے لیئے۔ اور مین دوڑ کے ہوٹل مین ویلیلے کے پاس چلی گئی۔

# چھٹا باب

## پاٹ (گھر بلو اسٹیمر)

مین ناظرین کو یہ دکھانا چاہتی ہون کہ میرے نئے ساتھی کا مزاج کس قسم کا واقع ہوا ہے۔ یہ مجھ سے الفت و محبت ضرور رکھتا ہی مگر حسد و رشک بیجا کے ساتھ۔ بدگمانی اسکی سرشت مین تھی۔ فیاض طبع اور اولوالعزم ہے میرے لیئے وہ قسم قسم کے جواہرات اور زیور خریدتا ہے عمدہ عمدہ گھوڑے گاڑیان بھی خرید کی ہین مجھے ہر وقت بہلاتا رہتا ہے مگر یہ نہین چاہتا کہ ایک منٹ بھی مین آنکھون سے اوجھل ہو جاؤن مین کپڑے لینے گئی یہ ساتھ ساتھ مین خط لکھنے لگی یہ دیکھنے کے خواستگار۔ اسکے علاوہ اسکی خواہش ہر وقت یہی رہتی کہ مین کہا کرون تمپر صدقے ہون تمپر جان دیتی ہون تمسے بڑہکے خوشرو مینے کوئی نہین دیکھا۔ میری طبیعت مین اور اسکی طبیعت مین ہزار گونہ فرق۔ پہلے مینے کپتان ہیومانٹ اور کپتان فورٹیکو کیطرح اسکے ساتھ برتاؤ کرنا شروع کیا۔ مگر چندہی روز مین مجھے معلوم ہوا کہ اسکا مزاج طفلانہ ہے۔ نبھیگی نہین۔ ہیومانٹ اور فورٹیکیو کے ساتھ جبتک بسر ہوئی نہایت مزے مین نہ قید و بند نہ تشدد بیجا۔ مین ان دونون سے آلودگی کے ساتھ محبت رکھتی ہون اور آرتھر بر اجیز کے ساتھ پاک عشق۔ کوئی دن ایسا نہین گزرتا ہے جسمین مجھے آرتھر کی مقدس صورت کا خیال نہ آتا ہو۔ جب کبھی مین نشہ صہبائے عشرت مین ہوتی ہون کپتان ہیومانٹ اور کپتان فورٹیکو کے جوشش افزا اولولے یاد آتے ہین۔ یہی برتاؤ مین اس بیوقوف ویلیلے کے ساتھ برتنا چاہتی تھی مگر کچھ ایسے اتفاقات ہوئے کہ میرے طبیعت اس سے جدائی اختیار کرنے پر آمادہ ہوئی

ناظرین کو معلوم ہی کہ مین ڈوور مین جو اک نہایت قابل تفریح مقام سمندر کے کنارے آباد ہی ویلیلے کے پاس رہی - لندن مین کوئی مکان رہنے کے لائق تنہائی اور بلندگی مین ویلیلے کو نہین ملا - تو مین ہفتے چندے مکان لیکے رہنے لگی - ایک دن مین ویلیلے کے ساتھ میرائن پریڈ پر چہل قدمی مین مصروف تھی کہ ایک شخص نے جو دیہاتی وضع او جٹ جہازیون کے کپڑے پہنے اور بغل مین دوربین دبائے تھا جھک کے سلام کیا - یہ وہ شخص تھا جسکی ملاقات کو ویلیلے ، ولوچ گیا تھا - اور اسکا نام ولیم تھا - ویلیلے نے میری تعریف کی اسنے مصافحہ کیا -

ویلیلے " دوست تم ڈوور مین کب سے ہو "

ولیم " مین کل آیا ہون گاؤن سے اپنے چھوٹے جہاز پر سوار ہوکے - دیکھو نا وہ کیا مستول دکھائی دیتا ہی - دوست کوئی غیریت تو ہے نہین ہم اور تم ایک ہی جہاز کے مشترک مالک تھے - اب سے مین اس جہاز کو تمہارا سمجھتا ہون ، اگر اپنی بیگم صاحب کے ساتھ ایکروز بیٹھ کے تھوڑی دیر سیر دریا کرو تو مین عنایت ہے "

ویلیلے " مین فضل ......... "

مین " مجھے سیر دریا کا بڑا شوق ہی آپ کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرتی ہون "

ویلیلے " ہان .... ہان .... ہون "

ولیم " تو کل دوپہر کو تشریف لائیے اور چند دوست بھی اشتیاق کے ساتھ استقبال کرینگے "

ویلیلے کا منہ ذرا سا ہو گیا گویا وہان جاتے ہی مین اسکو چھوڑ دونگی - ولیم کے جانے کے بعد اسنے میرا ناک مین دم کر دیا - طرح طرح کے بہانے کرتا دیکھو ہوا خراب ہے طوفان کا زمانہ ہی - لیکن الیسا نہو بیمار ہوجاؤ - تمنے اقرار ہی کیون کر لیا یہ شیطان اسوقت کہان سے آ گئے - ڈوور مین تنہا قیام کرنے کا ارادہ تھا انجمنون اور دوستون کی صحبتون مین شریک ہونا اچھی بات نہین "

مین " تم کیسی باتین کرتے ہو طوفان نہین طوفان کا باپ بھی ہو تو جو مینے وعدہ کیا ہی اوس سے انحراف نہ کرونگی - دوست ہونگے تو کیا شربت کیطرح مجھے پی لین گے آخر گھبراہٹ کا ہیکی ہے "

ویلیلے - باسایہ ترا نمے پسندم . عشق است و ہزار بدگمانی +

مین "ایسی بدگمانی کس کام کی - دو منٹ تم کسی بیگم سے باتین کرو تو مین سمجھون کہ تمنے آشنائی کرلی - کیسی بچون کی سی باتین کرتے ہو"

بڑی تو تو مین مین تھکا فضیحتی کے بعد دوسرے دن حسب وعدہ مجھے لیکے وہ جہاز پر گیا - پہلے ناؤ پر سوار ہوئے پھر جہاز پر -

ولیسلے (ناؤ پر بیٹھتے وقت) "دیکھو اسوقت بھی موقع ہے واپس چلو - مرطوب ہوا کیوجہ سے اندیشہ ہے کہ کوئی بیماری ہو جائے"

مین "مجھے کوئی بیماری نہین ہوگی دیکھو تو کس مزے سے پانی پر ناؤ چکر کھاتی ہے"

جہاز پر تین آدمی اور بھی مسٹر ولیم کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے ایک انمین سے مارکوئس بیلمور تھا - مارکوئس کا واقعہ مینے ولیسلے سے نہین بیان کیا تھا صرف ہورشا کی بیہودگی بیان کی تھی وہ بھی وقعۃً راز کھلجانے سے - مارکوئس بیلمور کی موجودگی سے مینے دل مین کوئی وسواس نہین کیا مصمم قصد کرلیا تھا کہ واقفیت کی جھانہ بھی نہ آنے دونگی —

مارکوئس نے بھی صاحب سلامت نہین کی —

مسٹر ولیم "مسٹر ولیسلے اور مسز ولیسلے (بلین) یہہ میرے عنایت فرما مارکوئس بیلمور ہین اور یہہ مسٹر بلیک اور یہ مسٹر فن"

اب مارکوئس نے ٹوپی اوتارکے نہایت تہذیب کے ساتھ سلام - لنگر اٹھایا گیا اور جہاز چلا مسٹر بلیک اور مسٹر فن کو جہاز رانی مین دخل تھا وہ ناخدا کی مدد کرنیلگے صرف بیلمور اور ولیسلے میرے پاس رہے - ولیسلے کی نگاہین مجھی پر گڑی ہوئی تھین کہ کہین مارکوئس پر فریفتہ تو نہین ہوئی جاتی مین سمجھ رہی تھی کہ اس نظر بازی کے کیا معنی ہین -

ہوا بہت تیز ہوگئی اور بادبان کھول دیئے گئے -

ولیم "مسٹر ولیسلے جلد آؤ اسوقت تمہاری مدد کیضرورت ہے اپنی بیگم کو وہین چھوڑو" ولیسلے کی جان پر بنگئی - مگر قہر درویش بر جان درویش - سنگ آمد و سخت آمد اوٹھ کے چلا گیا - اب آہستہ آہستہ مارکوئس سے اور مجھ سے باتین ہونے لگین -

مارکوئس "میرا قصور معاف کردو"

مین "ہان تلافی آپ کرہی چکے پھر قصور معاف کیون نہوگا"

مارکولس "تلافی بھی تمھارے ہی اختیار مین ہے"
مین "میرے لارڈ آپ مجھ سے شناسائی کا برتاو نہ کرین تو بہتر ہی"
مارکولس "تو کیا تمنے گزشتہ باتون پر خاک ڈالدی"
مین "(غضبناک ہوکے) شرم تو نہین آتی تمنے ایسی ہی معمولی بات کی تھی کہ جلد فراموش ہوجاتی محال ہی کہ مین کچھ حصہ بھی بھولون - ذرا گریبان مین منھ ڈالو اور انصاف کرو کہ مین جھوٹ کہتی ہون یا سچ"
مارکولس "تمنے اپنے جانے کے وقت میرے ساتھ برا برتاو کیا - اور وہی صدمہ عظیم تلافی کافی ہی"
مین "نہین میرے لارڈ - جوکچھ میری زبان سے نکلا ہی وہ ہوکے رہیگا - ونٹر ہی کیطرح آپ پر بھی بلائے آسمانی نازل ہوگی"
مارکولس "یہی باتین مجھے تمھاری دشمنی پر مجبور کرتی ہین تمھاری یہ خواہش ہی کہ مجھپر کوئی بلا نازل ہو اور تم دیکھو"
مین "حضور عالی - مجھ مین کوئی طاقت نہین ایک گنا ہگار بے والی وارث عورت ہون مگر جسنے مجھے پیدا کیا ہی وہ سب طرح کی طاقت رکھتا ہی"
مارکولس "اچھا تو مین بھی تمھین ذلیل کرونگا"
مین "اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس جلسے مین ہر ایک میری طرفداری کریگا - اور جب آپ میرے مزے لینگے تو مین بھی آپ کے حرکات کہونگی - اگر مجھے ذلت ہوگی تو آپ بھی کورے نہ رہینگے - بلکہ آپکی زیادہ توہین ہوگی آپ ہواس آف کانس کے ممبر ہین امیر کبیر ہین کوئی آپ کو اپنے گھر مین گھسنے نہ دیگا - کوئی معزز عورت آپ کے کھڑے ہونے کی روادار نہ ہوگی"
مارکولس "اچھا اس ذکر کو جانے دو موقع پر دیکھا جائیگا"
مین "اس ذکر سے بہتر کوئی ذکر نہین ہے کہ تم سے خدا انتقام لے - اگر مین دباؤ مین پڑکے معافی دے بھی دون تب بھی دل میرا کلپ کلپ کے کوسیگا"
ادھر یہ ذکر ہو رہا تھا ادھر طوفان نے وہ زور باندھا کہ جہاز تنکے کیطرح کبھی اوپر کبھی نیچے ڈگ ڈگ کرنے لگا مارے خوف کے میرے اندام مین رعشہ پڑ گیا دس دس گز

موج بلند ہوتی تھی ولیلے نے دوڑ کے مجھے پکڑ لیا - ایک تھپیڑا پانی کا میرے مُنھ پر اس زور سے پڑا کہ تھوڑی دیر کے لیئے مین نابینا ہو گئی - دفعتہً میرے کان مین اِک چیخ کی آواز آئی یہ آواز بالکل وِنٹر کی خوفناک آواز سے مشابہ تھی - آنکھ کھول کے جو دیکھتی ہون تو مارکوئس ہیلمور ندارد "یار ولیا مین چلا"

تو بہ مین بھی کیا کمبخت ہون - اتفاق کی بات ابھی یہی تذکرہ ہو رہا تھا - واقعہ یہ ہوا کہ موج اُسے کھینچ لیگئی - ولیلے مجھے دبوچے ہوئے تھا مینے اوس سے کہا خدا کے لیئے پیارے جاؤ اُس غریب کی مدد کر - مین رسّی کو مضبوط تھامے ہوئے ہون "

ولیم "اے جلدی جاؤ - ولیلے - بیگم تمہاری محفوظ ہے اک دوست مرتا ہے اوسکی خبر لو"

مارکوئس پیرنا خوب جانتا تھا - جہاز بہت تیزی سے جا رہا تھا کئی مرتبہ اوس نے کوشش کی کہ پکڑ لے مگر موّج و تلاطم سے وار ہی نہ ملتا تھا - ڈونگا پھینکا گیا وہ بھی دور بہہ گیا - مین دیکھ رہی ہون کہ وہ مچھلی کیطرح تڑپتا ہے اور کچھ بن نہین پڑتا ہر ایک شخص مضطرب - غور کر کے مینے سُنا کہ مارکوئس کی زبان سے آخری الفاظ یہ نکلے "روز تو سچ کہتی تھی آخر تونے انتقام لے ہی لیا"

اب اوسمین سکت بالکل باقی نہین رہی اور غرق ہو گیا - اِدھر وہ ڈوبا اُدھر مین غش کھا کے گری -

جب آنکھ کھُلی تو ولیلے میرے پلنگ کے پاس کھڑا تھا اور غشی کے دور ہونے کی تدابیر کر رہا تھا -

ولیلے "پیاری روز آنکھین کھولو"

مین "مارکوئس ہیلمور"

ولیلے "[illegible] سکا تو خاتمہ ہوا - لاش کا نشان بھی نہین ملا - اب تم بھول جاؤ دُنیا مین ایسے [illegible] قعے بہت ہوتے ہین"

مین "[illegible] نہین ہو سکتا کہ اوسکی خوفناک آواز بھرائی ہوئی آنکھین مین بھول جاؤن (مین خیال سے کہ یہ بدگمان کہین اور کچھ نہ سمجھ اوٹھ بیٹھی)

ولیلے "[illegible] دیکھا ہم نہ کہتے تھے کہ ہوا خراب چل رہی ہے - اب جو ہم کہا کرین مان کیا

کرو۔ چلو گھر چلو۔ جہاز کنارے پر آ گیا ہے۔"

ایک عرصہ دراز تک بیلور کا آخری وقت اور اوسکا مُردنی چھایا ہوا چہرہ میرے پیش نظر رہا بڑی مشکل مین یہ خیال مٹا۔ اور اسکی جگہ یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ ونٹر اور مارکوئس کیطرح کیا ہیور شاک اور رہورلیس کا حشر بھی یہی ہوگا۔

دس روز ڈوور مین قیام کے بعد ہم لوگ لندن چلے گئے اور وہان ایک خوبصورت مکان لیکے رہنے لگے مگر یہ مکان آبادی سے دور بیرواٹر کے متصل لیا گیا ویلیلے کی غرض یہی تھی کہ آبادی مین کہین مہمان یا ملاقاتی نہ آنا شروع کرین۔

عیش و عشرت کا سامان نہایت فراخ حوصلگی سے جمع ہو گیا۔ اگر تنہا رہنے کا کوئی خاص سبب ہو تو تنہائی اچھی معلوم ہوتی ہے ورنہ مثل مشہور ہے اکیلا نہ رہتا بھلا نہ ہنستا پاس پڑوس کے شریف خاندانون سے مینے ربط و اتحاد بڑھایا مگر ویلیلے کو بہت ناگوار ہوا۔ وہ ہر وقت میرا پہلو دبائے بیٹھا رہتا۔ کبھی میری زلفون سے کھیلتا۔ کبھی ہاتھ مین ہاتھ لیکے دباتا اور تعریف کرتا بات بات پر سوال بوسہ غرض ناک مین دم تھا مکان کے سامنے ایک باغ تھا مگر ریل کی آہنی سڑک نے اوسے مکان سے جدا کر دیا تھا ایک روز ویلیلے خطوط لکھ رہا تھا میری طبیعت جو گھبرائی تو باغ مین ٹہلنے چلی گئی۔ سامنے سے ایلون لی گھوڑے پر سوار آ رہا تھا مجھے تنہا دیکھ کے کھڑا ہو رہا۔ سلام کیا۔ اوسنے میرے ساتھ دوستی کا وعدہ کیا تھا مین بھی کھڑی ہو گئی مارکوئس آف بلیو کے مرگ پر گفتگو ہونے لگی۔ مینے اوسکی بد معاشی کا حال پوشیدہ ہی رکھا۔

مین نے "آپ متعجب ہونگے کہ روز کی آنکھون کے سامنے وہ ڈوب گیا۔"

ایلون نے "کیا کپتان ہیوانٹ آپکو لیگئے تھے۔"

مین نے "نہین مین تو مسٹر ویلیلے کے ساتھ رہتی ہون۔"

ایلون "مجھے امید ہے کہ آپ خوش ہونگی۔ آپنے یہ بھی سُنا کہ مسٹر تبان ہیورشاک کے محل مین ڈاکہ لگ گیا۔ اوسکا پندرہ ہزار پونڈ کا نقصان ہو گیا۔"

یہان یہ باتین ہو رہی تھین وہان ویلیلے کی نیلی پیٹر کی اور صحن مکان مین آ کھڑا ہوا کوئی مین چوری تو کر نہین رہی تھی جو ڈرتی وہ سر آب مین آ گئی تھی جسے نہ ڈھونڈھتی تھی کہ کیسطرح اوس پھلے آدمی سے قطع تعلق ہو۔ ایلون لی چلا گیا

مشکل سے ایک فرلانگ وہ گیا ہوگا کہ ویلیلے صاحب دل سے سر پہ موجود۔

ویلیلے "یہ کس سے باتین کرنی تھین تم"

مین "ایک میرا پرانا ملاقاتی تھا۔ یہ شخص معزز ہے ممبر پارلیمنٹ ہے اور مجھسے دوستانہ برتاؤ رکھتا ہے"

ویلیلے "دوست۔ تمھارا دوست پرانا"

مین "ہان ہان کیا کوئی عجوبہ بات ہے میرا دوست کوئی نہین ہو سکتا"

ویلیلے "کبھی دیکھو یہ باتین مجھے ناگوار ہوتی ہین"

مین "اگر ایسی ہی تنک مزاجی ہے تو مین کہانتک برداشت کرونگی۔ ایک معزز آدمی دو منٹ میرے پاس کھڑا ہوگیا۔ بس میرے عمل تو ریلیے ہوش مین تو آؤ ذری مجھے ایسی باتین نہین اچھی معلوم ہوتین اگر پھر تمنے مجھسے فضول جھگڑا کا تو مین بگڑ جاؤن گی"

ویلیلے "یہ تو مجھے کہنا زیبا تھا"

ویلیلے کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے ہوئے تھے۔ میرا دل بھی بھر آیا۔

مین "اچھا آؤ۔ بھلا تمسے جو محبت ہو کسی سے ہو سکتی ہے۔ چلو گھوڑے پر سوار ہو کے ہم تم دونون ہوا کھائین" اب کیا تھا اسکی باچھین کھل گئین جب مین کپڑے بدل کے نکلی کچھ میری صورت اسے شاید بھلی معلوم ہوئی سائیس کے سامنے اسنے مجھے پیار کر لیا۔ کیا کہون شرم کے مارے عرق عرق ہو گئی۔ اور مینے طیش کی نظر سے دیکھا۔ دل لگی یہ کہ آپ بھی اودھر کے علیحدہ کھڑے ہو رہے۔ واہ واکیا بچون کا سا مزاج ہے کہ جاؤ ہم بھی نہین بولتے۔ تمنے ہمارا بڑا توڑ ڈالا۔ مجھے اور غصہ آیا مگر مصلحت وقت جان کے چپ ہو رہی۔

مین "اچھا اب آکے مجھے سوار کرا دو۔ کیون ہنسوایا چاہتے ہو"

ویلیلے "ہم جاکے کیا کرینگے۔ کہین"

اور زیادہ غصہ آیا۔ ارادہ کیا کہ خود سوار ہو جاؤن اور اسے پڑا رہنے دون مگر وہ خود کچھ سمجھکے چلا آیا اور کہنے لگا چلو کسی صحرا کی طرف چلین۔ مجھے کچھ تمسے باتین کرنی ہین" مین تو ہائڈ پارک چلتی ہون۔ تمھارا جی چاہے تو آؤ"

# ساتوان باب

## کپتان اور لارڈ

ہائیڈ پارک مین بے انتہا مجمع تھا جدہر نگاہ جاتی ٹمٹمیان گاڑیان ٹمٹمین۔ اودے۔ فٹنین۔ گھوڑے ہی نظر آتے ہین کہ چلی ہون کہ عمدہ جانور کا شوق مجھے ہمیشہ سے ہے۔ ادہر کوئی اچھا گھوڑا دیکھا اور رال ٹپک پڑی ممکن کیا تھا کہ مین ٹکٹکی باندھکے کسی طرف دیکھ سکون اور میرا انکھیان مجھپر شک نہ کرے خیر۔ مین دیکھ ہی رہی تھی کہ اس مین ایک گھوڑا چھوٹی سی تھوتھنی مشکی رنگ کیسا اشلے۔ اوسپر ایک سوار بست و سہ سالہ حسین طرحدار گھوڑے کو پوئی اوٹھائے ہوئے سامنے آیا اور ساتھ ہی بہت سی گاڑیان پیچھے سے گھن گھن کرتی گزرین اب خدا معلوم گاڑیون سے میرا گھوڑا بھڑکا یا کچھ یونہین کلیل کرنے لگا مین بے خبر تو بیٹھی ہی تھی دہم سے نیچے آرہی قبل اسکے کہ ونبلے مجھے اوٹھائے وہ جوان پھرتی سے کودا اور گود مین اوٹھا کے مجھے کھڑا کر دیا۔

جوان "امید تو ہے کہ آپ محفوظ ہونگی"

مین "آپکی عنایت ہی سے مین بال بال بچی"

جوان "مجھے ندامت ہے کہ میرے گھوڑے کے ترارے سے آپکو زحمت ہوئی۔ انسانیت اسکی مقتضی ہے کہ کل در دولت پر حاضر ہو کے مزاج والا کی خیریت دریافت کرون"

مین "آپکا گھر ہے مین نہایت محظوظ ہونگی۔ فقیر خانہ بیرواٹر مین ہے۔ مسٹر ولیبلے بھی شکر گزار ہونگے"

ولیبلے کی جان پر بنگئی۔ کسمسا کے رہگیا کچھ بن نہ پڑی نہ مجھ مین اتنی طاقت تھی کہ دوبارہ سوار ہو سکون۔ گو میٹھا میٹھا کمر مین درد ہوتا تھا مگر پیدل ہی روانہ کی اور ولیبلے کے ساتھ چلی آئی۔

ولیبلے نے دوسرے دن مجھسے کہا کہ وہ شخص آتا ہوگا بہتر ہے بلطائف الحیل ٹال دیا جائے مینے انکار کیا کہ خلاف انسانیت واخلاق ہے اسپر بھی دیر تک جھک جھک رہی۔ اتنے مین ایک خادم نے کہا کہ لارڈ الفرمین کا آدمی کل کی خیر صلاح

پوچھنے آیا تھا اور آج بھی مین متحیر ہوئی کہ یہ کون شخص ہے مگر ویلیسلے نے کہا کہ یہ معاونِ میرا دوست ہی سامنے بڑا بنگلہ اوسی کا ہے - کہدو کہ خیریت ہی - اور بہت بہت سلام - لیڈی ویلیسلے کی جانب سے کہدینا" یہ زن مرید بدگمان شکی جھکی بہر مجھپر ہو گیا کہ نئے مہمان سے ملاقات نہ ہو مگر مینے بھی صاف جواب دیدیا کہ ضرور ملاقات کرونگی - تھوڑی دیر مین نہایت شان وشوکت کے ساتھ وہ جوان بھی آیا یہ بہت خوبصورت جوان تھا - مین نازان تھی کہ ایسے شخص سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا آجتک ایسا سجیلا کیلا مرد میری نگاہ سے نہین گزرا - اوسکا اخلاق ومروت بات بات پر ظاہر - حسن سیرت وصورت دونون سے آراستہ اسکا نام کپتان سیڈہیم تھا - غرض مینے بھی خلق ومروت کا خاتمہ کردیا چلتے وقت ویلیسلے تو درودیوار کو رقیب سمجھتا تھا کیون دوبارہ آنیکی جرات دلاتا مگر مینے کچھ الفاظ ایسے کہے کہ وہ پھر آسکے -

اسپر بھی ویلیسلے سے حجت ہوئی اور مینے کہا کہ تم مجھے ناراض کرتے ہو اچھا نہو گا - مجھے یہ بھی ناگوار ہے کہ تم کولے سے کولا جوڑے ہر وقت بیٹھے رہتے ہو - اگر مین نہین جاسکتی تو تم کیون ہواخوری کو نہین جاتے "

ویلیسلے "فرض کرو مین اکیلا گیا اور کوئی حادثہ پیش آیا تو تم تیمارداری کروگی "

مین" یہ سچ ہے اگر بھڑ نے کاٹ کھایا یا مکھی نے لات ماردی تو مین بیشک ڈاکٹر کو بلاکے تیمارداری کرونگی - مرہم پٹی سب ہوجائیگی - عورتون کا کام ہی یہی ہے - تم گھبراؤ نہین -"

اس تحقیر وتذلیل کے بعد بھی ڈھٹائی دیکھو کہ جگہ سے نہ ٹلا - میرا ورد ہوگیا کہ جو یہ کہے اوسکے خلاف کرونگی - ناظرین خود ہی انصاف کرین کہ جو عورت خود مختار ہو کوئی شرعی دباؤ اوسپر نہو وہ ان باتون کو کیون گوارا کرنے لگی تھی - عمر خود مختاری مین گزری - چنانچہ ایک روز اتفاقیہ لارڈ الفریس سے دروازے پر مڈبھیر ہوئی نواب صاحب ایک متین وبااخلاق جہاندیدہ آدمی تھے اونکی باتین سب تہذیب ومتانت سے پر ہوتی تھین اونہون نے خواہش ظاہر کی کہ آپ دونون آدمی اگر ایک روز غریب خانے پر تشریف لائین تو مین ممنون ہونگا - مینے قبول کرلیا یہ امر بھی ویلیسلے کے خلاف ہوا مگر مین نے نہ مانا اور غصے مین اندر چلی زینے پر

چڑھ رہی تھی کہ مینے نواب صاحب کو ایک ایسے شخص سے باتین کرتے دیکھا جو ایلون لی کے یہان دعوت مین اکثر آیا تھا۔ اس شخص نے مجھے دیکھکے دور سے سلام کیا۔

ویلیسلے "کیون جی یہ کون صاحب ہین"

مین "یہ بھی اک آدمی ہین اور مجھ سے ملاقات ہے"

یہ بیوقوف بالکل بھولا ہوا تھا کہ مین اسکی کون ہون اور کس زمانے سے یہ مجھ چاہتا ہے جو ہر ایک بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ ہر فعل پہ چونکتا ہے۔

ویلیسلے "جسے دیکھو تمھارا دوست تمھارا ملاقاتی ہے"

مین "تم عقل کے پیچھے لاٹھی لیئے پھرتے ہو۔ حواس مین آؤ"

نواب صاحب کو اس شخص سے باتین کرتے دیکھکے مجھے اندیشہ ہوا کہ [illegible] میری اگلی خراب حالت سے نواب صاحب آگاہ ہوجاینگے۔

کپتان سیڈہم ایک مرتبہ اور آیا۔ اور معمولی باتین کرکے چلا گیا۔ دوسرے دن سہپر کو مینے دیکھا کہ نواب صاحب کی دونون بیٹیان اور بہن کہین سوار ہوکے گو۔ اور پانچ چھ منٹ کے بعد نواب صاحب خود تشریف لائے اور ہم دونون کو اپنے کاشانۂ عالی پر لیگئے نہایت اخلاق سے ایک ایک کمرہ دکھایا مجھے کھٹکا ہوا کہ انہون نے کیون اپنے متعلقین سے ہم لوگون کو نہ ملایا اور اونکی غیر حاضری کے وقت مین آکے لے گئے۔ مگر وہ ایسے ذی اخلاق تھے کہ مجھے اوسکے رویئے سے کچھ حال باطن کا دریافت نہو سکا۔

اب کپتان سیڈہم اور نواب صاحب کی آمد و رفت کا دروازہ کھل گیا۔ اور کئی یار یہ لوگ آئے ویلیسلے دم بخت ہوا کیا۔

سنہ ۱۸۶۴ء فروری کا مہینہ ہے کہ ایک روز نواب صاحب نے مجھ سے اور ویلیسلے سے اپنی خواہش ظاہر کی کہ تصویرون کی نمایش مین چلو مین ٹکٹ لیتا آیا ہون ویلیسلے نے عذر کیا کہ مجھے اپنے مختار کے مکان پہ جانا ہے اور مینے جھٹ منظور کر لیا حسب عادت میرا احمق سٹ پٹایا اور جب مین کپڑے بدلنے گئی تو میرا ناک مین دم کیا۔

مین "تمہین شرم نہین آتی کہ ایک معزز نواب کو تم اکیلا چھوڑکے میرے پاس ایسی فضول گفتگو کرنے آئے ہو بھلا وہ اپنے دل مین کیا کہتا ہوگا اگر تم میری طبیعت سے واقف تھے کہ مین منظور کرلونگی تو تمنے پہلے سے ایسا عذر بیجا کیون کیا۔

اور کیون ساتھ چلنے پہ آمادہ نہوئے کہین پر تو شرمایا کرو۔ جب تم نے رومال پھینک کے اوٹھایا ہے تو مین تمھارا منشا سمجھی تھی اگر مین اس حرکت پہ انکار کر دیتی تو نواب اپنے دل مین ذلیل ہوتا اور تم اوسکی نگاہ مین بیہودہ ٹھہرتے۔ اسوجہ سے مینے اوسے قبول کیا کہ رومال کے گرنے اور اوٹھانے کو وہ امر اتفاقی سمجھے۔ بس بہتر ہوگا کہ تم میرے ساتھ وکیل کے مکان پر چلو اور وہان سے اوتر جاؤ اور مین نواب صاحب کے ساتھ نمایش سے واپس آؤنگی۔"

یہ کہتی ہوئی مین باہر آئی پہلے گاڑی کی تیاری کا حکم دیا پھر نواب صاحب سے معذرخواہ ہوئی۔

لارڈ الفریمن "کیا مضائقہ ہی بیگمون کو جسقدر سنگار مین دیر لگے وہ معذور ہین"

نواب صاحب آگے بڑھے اور مجھے ویلیلے نے اشارے سے ایکطرف بلایا اور زنجیر بند کر دی۔

ویلیلے "تم یہ نہ کرو۔ دیکھو اس سے کہدو کہ میری طبیعت ناساز ہی مجھے معاف رکھو"

مین "بڑے بیہودہ ہو تم بات کا بتنگڑ بناتے ہو یہ کوئی پہلا واقعہ نہین ہے جو مین طرح دون ہٹو۔ مین کبھی برداشت نہین کر سکتی۔"

مختصر یہ کہ اس گدھے نے نتھنون مین دم کر دیا۔ میرا بس نہ تھا کہ اپنی بوٹیان آپ کاٹون بمشکل جان چھڑا کے گاڑی مین بیٹھی۔ جب وکیل کا مکان آیا تو آپنے پھر لیسر کی لی۔

ویلیلے "ابھی تو وکیل کے ملنے مین بڑا وقت ہے چلو مین بھی نمایش گاہ چلون۔"

مینے گھورا۔ اور کہا۔ نہین تمنے بارہ بجے کا وقت بیان کیا تھا وہ تو گزر گیا۔ اب بچا کو کچھ بن نہ پڑا اور نواب صاحب سے بے صاحب سلامت کئیے ہوئے اوتری لارڈ الفریمن ایک گھاگ اوسنے کہنا شروع کیا کہ تمھارا خاوند کچھ ناراض گیا ہے میری صحبت اوسے بالکل زہر لگتی ہے۔ صریح بات کا انکار کیا۔ مگر پھر مینے منالا کہ "اگر وہ ناراض ہے تو سخت بیوقوف ہے۔"

لارڈ "واقعی یہ سچ ہی۔ اسمین ذرا کلام نہین ہو سکتا۔ اور یہ اک عجیب بات ہی کہ مین تمھارے دل کا حال بھی جانتا ہون تمہین یہ شخص اجیرن ہو گیا ہے مگر تم محض پابندی

وضع سے نباہ رہی ہو شاباش ہے - ایک بوڑھے کی زبان سے تم یہ سُنکے خفا تو نہوگی کہ وہ تمھارے لیئے اس سے بہتر سامان آسائش بہم پہونچا ئیگا - جتنا کہ تمہین حاصل ہی - بے کرایہ ذاتی مکان - بے تعداد نوکر چاکر - بیش قیمت جواہرات - لاتحصیٰ روپیہ پھر جو تمھارا جی چاہے کرنا اپنے وقت کی مالک رہنا جب چاہنا مجھسے ملنا جب چاہنا نہ ملنا کیا ممکن ہے کہ شکایت کرون یا خلاف انسانیت کوئی فعل وقوع مین آئے حسد و رشک و بدگمانی بے سبب کا شائبہ بھی نہ دیکھوگی آزاد رہوگی اپنے ملاقاتیون سے مل سکوگی - مگر ایک بوڑھا خادم بھی خدمت مین کبھی کبھی حاضر ہوگا "

ناظرین کو میرے خیالات کا اندازہ کرنا واقعات مذکورہ بالا سے ایک آسان امر ہے - ولیلے سے مین جل چکی تھی اور لارڈ الفریڈ مین بوڑھاپے کا عیب تھا انکی طرف اگر کوئی چیز رغبت دلاتی تھی تو وہ امارت و اخلاق و مروت تھی - بعد بے انتہا غور و تامل کے بوڑھے لارڈ کو مینے ولیلے پر ترجیح دی مگر ظاہر کرنا خلاف مصلحت سمجھکے کوئی جواب مینے نہین دیا - نمائش گاہ مین داخل ہوے لارڈ الفریڈ میرا ہاتھ اپنی بغل مین لیئے ہوے تھے اور دوسرے ہاتھ مین تصاویر کی فہرست —

اِن تصاویر مین مینے غور کرکے دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ جس اصلی تصویر مین مصور نے فطرت کا چربہ قصداً دکھانا چاہا ناکام رہا اور تصنع زیادہ ظاہر ہوا بخلاف اسکے جو تصاویر کہ محض تخیل پر بنائی گئی تھین اونمین فطرت کا ہو بہو چربہ تھا دیر تک نواب صاحب کی خاطر سے مین دیکھا کی ہر تصویر پر مالک کا نام صاحب تصویر اور مصور کا نام پشت پر لکھا ہوا تھا - نواب صاحب نے جھک کے میرے کان مین کہا کہ میری گفتگو خدا کے لئے بھول نہ جانا ایک درجن مرقعے مینے محض اوس بیگم کے لیئے خریدے ہین جو میری بات کا جواب اثبات مین دے - اور بڑے جوش و خروش مین اونھون نے میرا ہاتھ دبایا مین پہلے سے فیصلہ کر چکی تھی اسوجہ سے اونکی مزاحم نہوئی - دفعۃً نواب صاحب کی ایک تصویر پر نگاہ گئی اور وہ خود بخود کہنے لگے " کیا یہ ممکن ہے ہان ہان بیشک بالکل وہی ہے " مین جو دیکھتی ہون تو میری تصویر ہے ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک مرتبہ مینے تصویر کھنچوائی اور مصور کے دفعۃً مرجانے سے وصول نہ کر سکی تھی یہ وہی تصویر تھی مینے نواب صاحب سے اسکا تاریخی حال کہدیا -

اس تصویر کے دیکھنے سے نواب صاحب کے جوش مین زیادہ ترقی ہوئی اور رہنے
والیسی مناسب خیال کی۔
لارڈ "کیا آپ اجازت دینگی کہ راہ مین ایک کام سے مین فراعت حاصل کرلون"
مین "بگھی آپ ہی کی ہے مجھے کیا عذر ہے مگر ولیلے۔ ......"!
لارڈ "ابھی تک آپ کو اوس بیوقوف چھوکرے کا خیال ہے"
مین "حضور یہ بھی تو خیال فرمائیے کہ ایک زمانے سے اوسنے اپنا مال اپنی جان میرے
نام وقف کر رکھی ہے یکایک جدائی بے رحمی مین داخل ہے"
لارڈ "مگر جدائی ضروری ہے اور اگر خیال ہو کہ آپ کو راحت ہوگی تو آپ
یقیناً اپنے نفس پر ظلم کرینگی"
مین "پھر مجھے کیا کرنا چاہیئے"
لارڈ "میری حفاظت مین آجانا ہی مناسب ہے اور اسکا ابھی مین بندوبست
کرسکتا ہون چلئے ایک ہوٹل مین وہان مین آپ کو اوتار کے گاڑی رخصت کردون
کوچبان سے کہدون کہ بیگم ولیلے اپنے ایک دوست کے یہان گئے ہین۔ اور
مین اونکو پہونچا کے اپنے کام سے جاؤنگا اوسمین ذرا شبہ تامل نہوگا۔ بس اسیوقت سے
مین آپ کا کفیل ہوجاؤنگا۔ رہا ولیلے کا معاملہ وہ اک جنٹلمین ہے مجھ سے بر سر
پرخاش ہوگا آپ بذریعہ ڈاک ایک خط لکھدیجیے گا کہ نواب صاحب سے میرے جانب
سے شکریہ ادا کرنا کہ اونھون نے مجھے نمایش کی سیر کرائی اور مین اونکی کوئی خدمت
نہ بجا لاسکی یہ امر ضروری ہے کہ بوجوہ ہم تم جدا ہوجائین لہذا امید ہے کہ تم بمزید
عنایت میری تجسس مین کوشش نہ کرنا"
مین "یہ سب سہی مگر نواب صاحب ابھی آپ کو معلوم نہین کہ ولیلے پہلا شخص
نہین جس سے مجھے تعلق ہوا"
لارڈ "جی مین سب جانتا ہون کیا نہین جانتا۔ ایلون بلی وغیرہ کا حال مجھپر ظاہر ہے۔
ولیلے کی گفتگو جو ابھی ہوئی سب مجھے معلوم ہے گو مینے سنی نہین۔ پھر اس بیان سے
آپکا کیا منشا ہے۔ کوئی تردد کی جگہ نہین۔ (میرے ہاتھ پر بوسہ دیکے) تمھاری
خوبیان برائیون سے بدرجہا زائد ہین"

غرض نواب صاحب نے پہلے تو تصویر بیری مالک تصویر سے مول کی پھر گاڑی واپس کی اور مجھے بازار سے بہت سی بیش قیمت چیزین خرید واکے ہوٹل مین ٹھہرایا۔ مین نے ایک چھٹی متضمن بہ شکریہ و رضامندی مذکورۂ بالا و ملیلے کو لکھ بھیجی۔

# اٹھوان باب

## دو عطلے مین ہمارا آشیان ہے

دوسرے دن نواب صاحب نے خبر دی کہ ولیلے نے میری دہلیز کی خاک لے ڈالی اوسے ذرا بھی شبہ مجبیر نہین بھا را خط بھی اوسنے مجھے دکھایا اور قسم کھا کہ مین تمام لندن مین تلاش کرونگا۔ چپہ چپہ باقی نچھوڑونگا۔ مینے اوسے سمجھایا کیون خبطی ہوئے ہو جو عورت تمسے محبت نہ کرتی ہوا وسکی تلاش بیکار دوسرے تمنے خود ہی تو اوسکا ناطقہ بند کردیا جینا دبھر کردیا عافیت تنگ کردی۔ وہ بیچاری نہ جاتی تو کیا کرتی۔

آٹھ روز تک مینے ہوٹل مین بسر کی نواب صاحب برابر آتے رہے نوین روز انھون نے کہا کہ وڈیرن ہلیس برٹشیل اسکوائر مین ایک مختصر مکان عمدہ و خوبصورت مع تمام سامان سے لیس مع خدمتگار و سائیس و سواری لیلیا گیا ہے۔ مین اوسمین اوٹھ گئی نواب نے اتنا روپیہ دیا اتنی خاطرداری کی کہ مین مالامال ہوگئی۔ اور اگر وہ دولت اتفاق سے نہ جاتی رہتی تو اک عمر بسر کرنے کو کافی تھی۔ دن اور رات مین صرف دو گھنٹے نواب صاحب اکثر شام کو میرے پاس آتے اور چلے جاتے ہان کبھی رات کو بھی رہتے جب کبھی مین سیر کو جاتی تو وہ ہمراہ چلتے اور گھوڑے پر جاتی تو تنہا کیونکہ وہ سوار نہوتے تھے دن عید اور رات شب برات مین اپنے وقت کی مالک وہ اپنے وقت کے مالک یہان میرا نام روز البرٹ مشہور تھا الفریڈ کا نام شامل نہ تھا۔ بڑے آدمی اسے پسند نہین کرتے۔

موسم بہار قریب آیا ہری ہری کونپلین درختون مین نکل آئین۔ فطرت نے ہر ایک نہال کو تازہ خلعت عنایت کیا جڑاول اتر گئی گھر مین بیٹھنا اور دل آویزی بہار کا لطف نہ حاصل کرنا کفران نعمت ہے مین بھی ہر گلگشت روز ہرہ ہائیڈ پارک مین گھوڑے پر سوار ہوکے جانے لگی پہلے ولیلے کے خوف سے کم نکلتی تھی اب تو اب کی زبانی معلوم ہوچکا کہ وہ باہر گیا۔

ایک روز مین ہائیڈ پارک مین تفریح کر رہی تھی کہ کپتان سیڈنہم سے ملاقات ہوئی سچ تو یہ ہے کہ مین خوش ہوگئی لاکھ کچھ ہو مگر عورت اپنے پہلو مین ہڈیون کے مالے بیٹے بڈھے شوہر کو دیکھ کے خوش نہین ہوتی چاہے سونے مین زرد اور موتیون مین سفید ہی کیون نہ کر دے۔ کپتان کی ملاقات پر مجھے فخر تھا کہ جہان اور اپنے ہم عمرون اور ہمجولیون کے ساتھ جوان جوان مرد ہوتے ہین وہان میرے ساتھ بھی ایک جوان رعنا ہے جسکی صورت لاکھون مین انتخاب ہے سیڈنہم نے مجھ سے بیان کیا کہ مین ویلیلے کے مکان پر گیا تھا مگر تعجب ہوا کہ آپ نہ ملین۔"

بار بار وہ حیران ہوتا تھا کہ مجھکو کس نام سے یاد کرے۔ بے تکلف مینے اپنا نام بتا دیا اور کہدیا کہ کچھ ایسے اسباب ہوئے جنسے مینے ویلیلے کو ترک کیا۔" واپسی کے وقت سیڈنہم مجھے مکان پر پہونچانے بھی آیا۔ لارڈ ایلفرمین کا مزاج معلوم تھا کہ وہ شکی نہین ہین دوسرے ابھی تک میرا خیال بد نہین ہوا تھا۔ اسوجہ سے وقتاً فوقتاً مینے آنے کی اجازت بھی دیدی ہائیڈ پارک مین بلاناغہ ملاقات ہوتی کبھی کبھی سیڈنہم گھر پر بھی آتا۔ آمد و رفت کو ایک مہینہ کامل گزرا مگر نواب ایلفرمین سے ایک مرتبہ بھی کپتان سیڈنہم سے ملاقات نہین ہوئی اور نہ مینے ذکر ہی کیا۔ محبت نے یہان تک ملڈ ورا اثر ڈھایا کہ میری طبیعت خود بخود اسکی جانب مائل ہونے لگی اور نواب صاحب کی دل شکنی کا خیال بالکل دل سے محو ہوگیا جب مین پارک جاتی تو سائیس کو ضرور ساتھ لیجاتی کہ مبادا نواب صاحب کو مظنہ بد ہو۔"

ایک روز نواب صاحب نے رقعہ بھیجا کہ مین بیمار ہوگیا ہون اور شاید ایک ہفتے تک مزاج اصلاح پر آئیگا۔ تم نہ گھبرانا اور روز تفریح کرتی رہنا۔ مجھے نواب سے الفت تھی اونے میرے ساتھ احسان بہت کیے تھے ایکروز تو مین اسی رنج مین پارک نگئی دوسرے دن جی نے نمانا اور سوار ہوئی سیڈنہم تو منتظر ہی تھا ادھر ادھر کی باتین ہونے لگین اتنے مین ترشح ہوا اور زمین بھیگ گئی سردی ذرا چمک گئی تھی۔ مجبوراً کپتان اور ہم ساتھ ہی واپس آئے اب مینھ خوب زور سے برسنے لگا مناسب نہ تھا کہ مین اوسے بھیگتے مین رخصت کر دیتی غرض سیڈنہم بھی میرے ہی مکان پر ٹک رہا۔ ہم دونون نے ملکے کھانا۔ جام شراب لالہ رنگ کے دور چلنے لگے ۔

چو خانہ خالی معشوق مست ناز بود
توان گریست برآنکس کہ پاکباز بود

گردن مین ہاتھ حمائل ہوئے - ابر گھرا ہوا تھا - سامنے باغ پُربہار- پہلو مین یار طرحدار- ہاتھ مین جام شراب غم دین و دنیا فراموش سیہ مستی کا جوش غرض مہر توبہ ٹوٹی - اور کپتان صبح کا ناشتہ کر کے میرے پاس سے گیا - جب خمار کم ہوا تو سوچنے لگی کہ یہ کیا بیہودگی تھی مگر معلوم ہوا کہ یہ کام خلاف فطرت نہ تھا بلکہ جوانی کا عالم جو چاہے کردے - ہان یہ اندیشہ البتہ ہے کہ ضرور نواب الفریمن کو خبر ہوگی دیکھا چاہیئے کیا ہو - مین ہزارون مرتبہ کہہ چکی ہون کہ کوئی عیش دنیا کا ایسا نہین جسمین تلخی نہو - پھر بھی اطمینان تھا کہ مین کوئی نواب صاحب کی لونڈی نہین ہون جلتا دھندا کرونگی - یہ بہلا ہی موقع تھا کہ عصمت کا خیال نسیاً منسیاً کر کے مین کھل کھیلی - باوجود بے آبروئی کے مین عصمت و آبرو کے نام کا مالا جپا کرتی تھی - مینے آئینہ لیکے دیکھا تو وہ نور حیا و شرم باقی نہ تھا بلکہ اوسکی جگہ نفس پرستی نے نئے قسم کی غازہ کاری کی تھی -

آٹھ دن کے بعد نواب صاحب کو صحت ہوئی اور وہ برابر آنے لگے اس واقعے کو بھی چار پانچ مہینے گزر گئے سیڈنہم کے تعلقات مین کوئی امر مزاحم پیدا نہین ہوا ایک روز مین جب تنہا ہوا خواری سے واپس آئی تو دروازے پہ ہوریس نے گھیرا اسکی حالت روز افزون بدتر ہوتی جاتی تھی - پھٹے جیتھڑے پہنے پاؤن مین جوتے کی جگہ کپڑا لپٹا ہوا کھیسے نکالے آکھڑا ہوا اور کہنے لگا "کیون اور روزنامہ برٹ تو اپنے ندیم دوستون پہ کچھ رحم نہین کرتی "

مین پاکٹ بیگ گھر پہ بھول آئی تھی اور کچھ میرے پاس نہ تھا -

مین "یہی رحم کیا کم تھا کہ مین تمھارے قریب ہو کے گزری "

ہوریس "ہان یہ ٹھیک ہے مگر مجھپر سخت وقت پڑا ہے کوڑی کوڑی کو محتاج ہون - تین تین فاقے گزرتے ہین اب یہی باقی ہے کہ یا خیرات خانے مین چلا جاؤن - یا خودکشی کر لون -

مثل سچ ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا -

میں تمھارے ہی باعث برباد ہوا ہون لوسیا اور سیمر کے معاملے مین

رخنہ اندازی کی آپ جیسی چھکلیا یہ بھرتی ہے اور مجھے ٹکا نہین دیتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ مین اپنے تیز ناخنون سے تیرا چہرہ لہو لہان کرکے سارا حسن خاک مین ملادون"
مین۔ او بدمعاش فقیر بچے ہرزہ گرد چپ رہ مین جلکے تجھے کچھ بھیجے دیتی ہون خبردار پھر آنے کا قصد نکرنا۔ ورنہ پولیس کے حوالے کردونگی"
کپتان سیڈنہم میرا منتظر گھر مین تھا اسوجہ سے مین زیادہ نہین الجھی اور سیدھی اپنے پرائیوٹ کمرے مین چلی گئی۔ وہان مینے لیڈیا کو بلایا یہ خادمہ بہت ہی باادب و باسلیقہ تھی اور مین اسپر کامل اعتماد رکھتی تھی۔ ایک تو کمسن دوسرے خوبصورت تیسرے مہذب۔ چوتھے رازدار۔ یہ وجوہ تھے کہ مین اسکی قدر کرتی تھی۔
مین" لیڈیا یہ دو اشرفیان اوس فقیر کو دیدو جو دروازے پر کھڑا ہے۔ اس کا نام ہورسیس ہے۔ پہلے سے مین اسے جانتی ہون۔ اگر تمھین شک ہو تو نام لیکے پکار لینا"
اسنے دونون اشرفیان لین اب خدا جانے خود اسنے بے توجہی سے لین یا کیا سبب ہوا جو ایک گر گئی اور ڈھونڈھنے مین تین چار منٹ کا عرصہ لگا یا رے مل گئی۔ یہ ہورسیس کو دینے گئی اور مین کپتان سیڈنہم سے ملنے۔
دوسرے روز دوپہر کو لیڈیا نے گھنٹہ بھر کی رخصت مانگی مینے دیدی۔ سوا دو بجے دیکھتی ہون کہ لیڈیا بھاگا بھاگ چلی آتی ہے آتے ہی میرے کمرے مین کہنے لگی۔
لیڈیا" بیگم بڑا غضب ہوا کپتان سیڈنہم کا اور تمھارا راز افشا ہوگیا۔ نواب اور وہ دونون ڈویل لڑنے پر آمادہ ہین مجھے کپتان نے آپکے پاس بھیجا ہے"
مین" ہے ہے ڈیول۔ اور کپتان کہان ہے"
لیڈیا" مجھے معلوم ہے جہان وہ ہے"
مین" جلدی چل مین ابھی اس آتش فساد کو بجھائے دیتی ہون ایسا نہو کہ نواب کو خبر ہوجائے اور وہ مجھے روک لین"
ناظرین میری گھبراہٹ کا اندازہ خود ہی کرسکتے ہین۔ سر و پا کا ہوش کسے جلدی سے لیڈیا کے ساتھ ہولی۔ اور شاہراہون سے گزر کے ایک کثیف تیرہ و تار گلی مین ہو پہنچی"
لیڈیا" بیگم یہ دروازہ ہے جلدی اسمین چلی جاؤ"

ابھی مین اچھی طرح داخل نہ ہوئی تھی کہ کثافت مکان سے مجھے فریب کا اندیشہ ہوا۔ پلٹنا چاہتی تھی کہ یا بدست دیگرو دست بدست دیگرے یہی فطامہ لیڈیا۔ اور دو لڑکیاں مجھے کھینچ کے ہورلیس کے سامنے لیگئین۔ مین متحیر کہ یہ کیا معرکہ ہے کہ چڑیل لیڈیا بڑی مکارہ نکلی۔ مگر ضبط کیا۔

# نوان باب

## نتیجہ سازش

ہورلیس کے ہاتھ مین ایک لوہے کا ڈنڈا اور وہ تپائی کے سہارے کھڑا تھا کوٹھری بے انتہا متعفن اور خراب۔ دروازے مضبوط اور بلین دیئے ہوئے۔ ہورلیس کے چہرے پر آثار فتح۔ مردار نمک حرام لیڈیا کی آنکھون مین بجاے حیا و شرم و لحاظ کے قحبہ پن۔ معلوم ہوا کہ یہ شفقل مالزادی ہورلیس کی آشنا ہے جب مینے اشرفیان اسکے ہاتھ بھیجی تھین تو اسنے مجھے اپنا رقیب خیال کیا اور چلی گئی علامات رشک و حسد چھپانے کے لیئے اشرفی اسنے گرا دی اور جھک کے ڈھونڈھنے لگی۔

مین "او نمک حرام چڑیل دیکھ تو تیری کیا گت کراتی ہون۔ تو پہلے ہی سے اپنے باپ ہورلیس کو جانتی تھی"

ہورلیس "(ہنسکے) جی ہان جانتی تو تھی پھر۔ مطلب"

لیڈیا "ذری زبان کو لگام دیجئے جانتی ہون کہ آپ بیگم صاحب ہین۔ مگر یہان آپکی حکومت نہین چلیگی"

مین "مجھے جانے دے ورنہ کل مجسٹریٹ کے اجلاس پہ بیہ پڑتے ہونگے"

لیڈیا "اوہو ہو۔ یہ آپ فرماتی ہین۔ کیون نہو"

ہورلیس "اجی ناحق بگڑتی ہو۔ جب مین ذرا ردیبرو الاتھا اسکو تین برس کا زمانہ ہوا تو لیڈیا میرے پاس تھی اور ایک بچہ بھی ہوا تھا۔ بس وہ میری ہوئی نہ تمھاری"

مین "اچھا لیڈیا کی جہنم مین یہ بتاؤ کہ ارادہ کیا ہے مین غل مچاتی ہون"

ہورلیس "غل مچاتی ہو تو یہ ڈنڈا ابھی سر پہ پڑتا ہے۔ اور ارادہ یہ ہے کہ تم سے پانسو پونڈ حاصل کیئے جائین۔ سراسیمہ نہو بوڑھے کو خوب تمنے چنگ پر چڑھایا ہے

اوسکی غیبت مین دوسرون سے مزے اوڑاتی ہو - اور وہ خوش ہے اگر تم ایسے لکھہ دوگی کہ مین مقروض تھی اوس شخص نے نالش کی ہے تو وہ پانسو کیا ہزار پونڈ ابھی بھیجدے گا"

مین "یہہ بجیرہت ہے - ایسا دھوکا مین کبھی نہ دونگی"

دونون لڑکیان "ایماندار کے معنی ہی ہین آپ کیون دھوکا دینے لگی تھین - بڑی ایماندار - اگر آپ نہ لکھینگی تو اس مکان کا متعفن تہخانہ بھی نصیب ہوگا"

ہورلیس "اجی دہوکا کیسا نام اوس پیر فرتوت سے جا کے کہدینا کہ مجھے بدمعاشون نے گھیرا ور مجبور روپیہ منگوایا - یہ رقعہ لکھدو لیڈیا لیجائے"

ان چھوکریون کا مسخر لیڈیا کی ڈھٹائی ہورلیس کی سختی کیا کہون کس عذاب مین جان پڑی بحث ہوتے ہوا تے - آخر مینے رقعہ لکھدیا "کہ پیارے لارڈ - مجھے ضرورت ہے آپ لیڈیا کو سو پونڈ عنایت کیجے زیادہ نہ دیجیے گا کیونکہ آپ فیاض ہین - سو پونڈ سے زیادہ کی ضرورت نہین فقط"

مین "دیکھو سو پونڈ اس شرط سے دیئے جاتے ہین کہ فوراً جب روپیہ ملے مجھے یہان سے نکالدو"

ہورلیس - ہان ہان قبول ہی - ہم غریب ہین تم سی متمول بیگم کو رکھ کے کیا کرینگے - جب معاملت ہوگئی تو پابندی کیون نہ کرینگے"

مین "اچھا تو اب آپ دفان ہوجیے اور مین وعدہ کرتی ہون کہ غل نہ مچاؤنگی مجھے خود منظور نہین کہ لوگون کو میری ایسی گندی جگہ مین موجود ہونے کا علم ہو"

ہورلیس "مین جاتا ہون باہر کے دروازہ مین قفل پڑا رہیگا اور آپ یہ کھڑکی جو لب سڑک ہے ہوا کے لیئے کھول لیجے - مگر خلاف عہد کیجے گا تو اس ڈنڈے سے انتقام لیا جائے گا - لیڈیا کم سے کم تین گھنٹے مین واپس آئے گی"

اب مین تنہا ہوئی اور اپنی مصیبت پر غور کرنے لگی - مینے گناہگاری مین اپنی زندگی بسر کی ہے اور اپنے بعد کے بنی نوع کو سوانح عمری لکھہ کے معصیت سے بچانا چاہتی ہون جو سمجھدار ہی وہ غور کرے کہ اگر مین آلودہ عصیان نہوتی تو کیا ممکن ہی کہ اس فریب مین پھنس جاتی اگر میرا کوئی راز ہی نہوتا تو افشا کا خوف کیون کرتی - اور رازداری مدد کی محتاجی کیون ہوتی - طرح طرح کی دہمکیان کیون اوٹھاتی - زبان درازیان

کیون سہتی - ہر شخص میری سوانح کا دیکھنے والا سمجھ سکتا ہی کہ گناہ کا نتیجہ بد ہی - آرام سوا ے نیکی کے میسر نہین ہوتا - گو میری بدکاری کے اسباب اتفاقی ہین اور مین نے دیدہ و دانستہ اپنے اختیار کبھی نیکی کی راہ سے تجاوز نہین کیا - بدمعاشون کے فریب اور اپنے خاندان کے افعال زشت کی سزا مین گرفتار رہوئی مگر یہ اتفاق دوسرون کے لیے شاذ و نادر ہوگا - اپنے اختیار سے اگر کوئی فعل قبیح و ذمیم مجھ سے سرزد ہوا تو وہ سیڈنہم کی آشنائی تھی مگر کس حالت مین جبکہ مین بغیر نکاح کئے نواب صاحب سے تعلق جائز رکھتی ہون تو سیڈنہم سے ملاقات مین کیا ہنس مل گیا ہان نواب کے گھر مین آنکے ایسا کرنا النسانیت کے خلاف ہے تو اتنا چھوٹا گناہ بمقابلہ ایسے گناہ کبیرہ کے کیا حقیقت رکھتا ہی -

کپتان سیڈنہم اور نواب ایلفرمین دونون کی محبت مین اپنے دل مین نہین رکھ سکتی تھی کیونکہ یہ امر یہان تک تو شایع ہو چکا - ایلفرمین ایک گرگ باران دیدہ ہے وہ اون لوگون مین ہے جنکے مرکوز خاطر پر مشکل سے اطلاع ہو سکتی ہے - کپتان سیڈنہم مین تھا نہین کہ وہ مجھے آرام و آسایش کے ساتھ رکھ سکے کبھی کبھی اوسنے روپیہ خود مجھ سے قرض لیا ہے گو ادا کر دیا مگر یہ معلوم ہو گیا کہ بے انتہا مسرف و فضول خرچ ہی - غرض مینے قطعاً کپتان سے دوستی کے ترک کرنے کا ارادہ دل مین ٹھان لیا - بالفرض اگر کپتان سیڈنہم کی حفاظت مین قبول بھی کر لیتی تو چند روز مین سیڈنہم کا بدگمان ہونا قطعی تھا وہ ذی فہم تھا ضرور دل مین کہتا کہ یہ عورت نواب ایلفرمین کے ساتھ کیا سلوک کر چکی ہے جو اکیلی مجھپر بیٹھی رہیگی - میری محبت محض نفس پرستی کی غرض سے تھی کوئی لالچ نہ تھا - نہ فراق سے اذیت کا خوف -

اس منحوس کوٹھری مین مجھے ایک ایک لمحہ گران گزرا - سولی پر جان تھی - لیڈیا نہ آج آئی ہے نہ کل - شام ہوئی - آٹھ بج گئے مگر اوسکا پتہ نہین - اب تو ہوریس بھی گھبرایا اور کہنے لگا -

ہوریس "تم نواب صاحب کو لیڈیا سے بہتر جانتی ہو کہین ایسا تو نہین کہ اونھون نے جیلخانے کے سپرد کیا ہو"

مین "نہین ہرگز وہ ایسا نہین کرینگے"

ہوریس "تو پھر یقیناً اوس نے مجھے چرکا دیا اور نقد لیکے چلتی ہوئی"

میں " میں ذمہ دار نہیں - اب مجھ سے کچھ نہ مانگنا "

موریس باہر چلا گیا اور قفل لگا دیا - مجھے بھی طرح طرح کے اندیشے ہوئے کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے آخر کھڑکی کھول کے مینے کوٹھے سے سڑک پر اپنے تئین گرا دیا - گو مین سمجھ چکی تھی ؎

کہ اس زلیست سے بہتر ہے کہ تڑپ کر دل دھیرئے
جل بجھئے کہین جاکر یا ڈوب کہین مرئیے

لیکن جان بہت پیاری ہوتی ہے اسی حالت مین میری منھ سے اک چیخ نکل گئی - اگر میرا دیا لیا کام نہ آئے تو یقیناً پتھر کی نالی سے سر ٹکرا کے مرجاؤن - مگر گرتے گرتے مین کسی کی آغوش مین تھی - اب جو دیکھتی ہون تو ویلیلے ہے -

مین " خدا کے لئے مجھے آبادی مین لیچلو - مین قزاقون کے پھندے مین پھنس گئی تھی "

ویلیلے " یہ ہے کیا مین ابھی سب کی خبر لیتا ہون "

مین " نہین نہین - چلو "

وہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے پھر مینے اوسکا شکریہ ادا کیا جب مین آبادی مین آئی تو ہوش و حواس درست ہوئے - ہم اور وہ دونون دست در بغل ٹوٹنہم کورٹ روڈ کی جانب جاتے تھے -

ویلیلے " مین کھانا کھا کے ذری چہل قدمی کرنے لگا ادہر نکل آیا نہین تو تمہارا خاتمہ تھا پیاری روز اب تو میری خطا معاف کر - چل میرا تاریک گھر پھر روشن کر دے -

مین " مسٹر ویلیلے گزشتہ باتون کا ذکر نہ کرو اسوقت تمنے وہ خدمت کی ہے کہ مین دل سے تمہاری احسانمند ہون مگر مجھے امید ہے کہ ہم تم دونون آپس مین دوست رہینگے - اور ٹوٹے ہوئے رشتہ تعلق کے جوڑنے کی فکر نہ کرینگے "

ویلیلے " اچھا اگر روز تیری یہی خوشی ہے تو یہی سہی جا تجھپر خدا اپنی برکتین نازل فرمائے (آنکھون مین آنسو بھر کے) "

مین ایک گاڑی پر سوار ہو کے اپنے گھر چلی آئی آتے ہی پوچھا کہ لیڈیا آئی یا نہیں "

خادم " نہین وہ تو نہین آئی مگر سیڈنہم آئے اور دو گھنٹے انتظار کرکے چلی گئی

نواب صاحب بھی تشریف لائے تھے آٹھ بجے اب پڑوس مین کہین دعوت ہی وہان گئے ہین ساڑھے نو بجے آئینگے" مجھے اطمینان ہوا طبیعت نہایت متوحش تھی جواہرات کا صندوقچہ بھی دیکھا کہ کہین ایسا نہ ہو مردار چرا لیگئی ہو ساڑھے نو بجے نواب صاحب آئے انکے بشرے پر کسی قسم کا اثر نہ تھا بخندہ پیشانی بغلگیر کیا۔

مین "آپ نے لیڈیا کو دیکھا تھا"

لارڈ "ہان کوئی ساڑھے پانچ بجے وہ میرے پاس آئی تھی۔ تمہارے ارشاد کی مین نے تعمیل کی"

مین "آخر آپ نے کسقدر روپیہ اوس مردار کو دیا"

لارڈ "(مسکرا کے) تین سو پونڈ"

مین "نواب صاحب اسمین شک نہین کہ فیاضی آپکے مزاج مین کوٹ کوٹ کے بھری ہے۔ اوس مردار نے مجھے چورون مین گرفتار کرا دیا وہ رقعہ مینے اپنی خوشی سے نہین تحریر کیا تھا۔ خدا کی مارا اوس چڑیل پر ارے بڑی رقم لیگئی"

لارڈ "ہائین لیڈیا تو بڑی نیکبخت معلوم ہوتی تھی جب ایک دوکاندار نے اوسکی سفارش کی تھی تو مین........"

مین "جی ہان میرا بھی ایسا ہی خیال تھا۔ مگر آج چار بجے اوسنے مجھ سے کہا کہ یہان ایک خاندان قابل مدد ہے اگر اونکی اعانت نہ کیجائیگی تو ہلاک ہو جائینگے مین اوسکے ساتھ ہو لی بس گرفتار ہو گئی"

لارڈ "اچھا چلو سر صدقہ گیا۔ جانے دو۔ تمہاری جان بچ گئی یہی غنیمت ہے"

# دسوان باب

## توشہ خانہ

دوسرے روز ہورلیس کا خط آیا کہ "بیگم صاحب لیڈیا ابیس نہین آئی۔ جو کچھ آپ آپ نے عنایت فرمایا تھا وہ سب اوسکے قبضے مین رہا مین پھر وہی موچی کا موچی رہا جو کچھ آپ کی خدمت مین گستاخی ہوئی ہے اوسے معاف فرمائے اور چند پونڈ سے اس عاجز وخستہ کی مدد کیجئے۔ آیندہ اختیار ہے۔ تو ٹنہم کورٹ روڈ مین فلان سوداگر کے پتہ سے

مجھے روپیہ ملسکتا ہے" ظاہر ہے کہ اگر مین خشک جواب دیتی تو سیڈنم کا حال نواب صاحب تک پہونچنا یقینی تھا - اور میرے بھائی کا حال بھی ضرور کھلتا - مناسب سمجھ کے مینے دس پونڈ کے نوٹ روانہ کیئے اور رقعے مین لکھ دیا کہ آیندہ سے مسٹر ہورلیس مجھ سے طالب اعانت نہون " دستخط نہین کیئے - تھوڑا بہت اطمینان ہوا کہ چند روز ہورلیس بیہودگی سے باز رہیگا ادھر مین کپتان سے قطع تعلق کر لون گی پھر چاہے جو افواہ اُڑے کوئی ثبوت نہ ملے گا - اسی بنا پر جب کپتان سیڈنم آیا تو مینے اپنی صورت افسردہ وغم آلودہ بنالی -"

سیڈنم "کیون کیون تم متردد سی معلوم ہوتی ہو"

مین "کچھ نہین - لارڈ ایلفربین روز بروز مشتبہ ہوتے جاتے ہین کسی ورانداز نے ضرور لگائی بجھائی کی ہے - مین تمکو تباہ کرنا نہین چاہتی جو اون سے قطع تعلق کرکے تمہارے سر ہورہون - تم مین استطاعت نہین ہے خواہ مخواہ قرضے مین گرفتار ہوکے گھر پھونک تماشا دیکھنے سے کیا نتیجہ ہے - اسیوجہ سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ طرفین سے مفارقت اختیار کیجاے"

سیڈنم "ہاے یہ ناقابل برداشت صدمہ ہے"

مین "اگر آپ کو مجھ سے محبت ہے اور میری بھلائی چاہتے ہین تو ذرا بھی اصرار نہ کیجیئے گا"

سیڈنم "ہان مجھے دعوے ہے کہ مین آپکا بہی خواہ عاشق ہون مگر ایک عرض میری بھی قبول کر لیجیے - وہ یہ کہ جہان اتنے دنون میری حسرت نکالی ہے آج کی شب اور ارمان نکال لینے دیجیے پھر مین عہد کرتا ہون کہ اس مکان مین نہ آؤن گا"

بعد انکار واصرار مجھے اوسکی درخواست منظور کرنا پڑی - یہ معلوم تھا کہ نواب آج نہین آئینگے غرض ہم دونون نے باہم اکل وشرب سے فراغت کی - اتنے مین رات ہوگئی اور صداے نوشانوش وہوشا ہوش بلند ہوئی - دس بجے شب کو مین خوابگاہ مین گئی کپتان ساتھ تھا - مین ناظرین کو اس کمرے کی طرف متوجہ کرتی ہون - اسی کمرہ سے متصل توشہ خانہ تھا اور توشہ خانے مین ایک دروازہ لگا تھا جس سے باسانی آدمی مکان کے باہر جا سکتا تھا مگر اس دروازہ کے اندر سے

زنجیر بند رہتی تھی - مین نے شب خوابی کے کپڑے بمشکل پہنے ہونگے کہ زینے پر کسی کی چاپ معلوم ہوئی - جریب کا کھٹکا بھی شنائی دیا اس سے معلوم ہوا کہ لارڈ الفر مین آتے ہین کپتان کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اونگلی سے بتایا کہ توشہ خانہ مین چھپ رہو پتلون کوٹ رومال بوٹ سب تتر بتر پھیلا تھا سمیٹ سماٹ مینے توشہ خانہ مین پھینکا اور چھپ سے دروازہ مقفل کر دیا - یہ جانتی تھی کہ زنجیر کھولکے وہ چلا جائے گا "

اب نواب صاحب نے آواز دی " پیاری روز مین ہون " مینے کنڈی کھولی نواب صاحب شب کی پوشاک زیب تن کیئے ہوئے تھے گویا ابھی کہین دعوت سے واپس آئے ہین - غور سے اونکے چہرے پر نگاہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ذرا شبہ اونکو میری جانب سے نہین -

لارڈ " پیاری تم اسوقت میرے آنے سے متعجب ہوگی - مگر سبب یہ ہے کہ میری لڑکیان اور بہن آج مہمان گئی ہین گھر پہ جاکے کیا کرتا تمہارے ہی پاس چلا آیا "

مین " آپ کے آنے سے مجھے کوئی تکلیف نہین ہوئی (بناوٹ کی راہ سے) اگر آپ نے پہلے سے مطلع کیا ہوتا تو مین استقبال کرکے لاتی - آج میرے سر مین درد ہورہا ہے اسوجہ سے سویرے لیٹ رہی "

لارڈ " ہان آدمی کھڑا ہوا تھا اوسنے فورًا دروازہ کھول دیا ورنہ اطلاع دینے یا پکارنے کی ضرورت ہوتی - (تھوڑی دیر کے بعد) جب مین یہان آیا ہون تو گلی مین چند بدمعاش کھڑے تھے - پرسون تم صدمہ اوٹھا چکی ہو اسوجہ سے بہتر ہے کہ ہم تلاش کرین کوئی نقب تو نہین دے گئے - نوکرون سے بھی مین کہہ آیا ہون کہ ہوشیار رہنا چلو دیکھین کہ توشہ خانے کا دروازہ باہر والا محفوظ ہے یا نہین "

مین سمجھ گئی کہ کچھ دال مین کالا کالا ہے مگر سیڈنم کے چلے جانے کا کامل یقین تھا آگے نواب پیچھے مین - مگر کہتی جاتی تھی کہ آپ بھی کیا باتین کرتے ہین دس بجے ہین ابھی کہین چور آتے ہین "

لارڈ " نہین صاحب ہوشیاری چاہیئے - یہ توشے خانے مین آج قفل کیسا دیا ہے "

مین " کبھی کبھی قفل لگاتی ہون لیجئے - لیجیے لیجیے "

کنجی سے قفل کھول کے مین اور وہ دونون اندر گئے - اوسوقت کیا بتاؤن میری

کیا حالت تھی اگر مبادا اسیڈہم موجود ہوا تو کیسی میری بدنامی ہوگی۔ مگر سرسری نظر سے دیکھا تو وہاں اوسکے موجود ہونے کا کوئی نشان نہ تھا۔ گو نہ اطمینان ہوا۔ کھڑکی کو دیکھا یہ خوب بند تھی۔ دروازہ کو دیکھا تو باہر سے مقفل پایا۔"

لارڈ "یہ دروازہ بھی مقفل ہے"

مین "(جھوٹ موٹ) جی ہان مینے خود بند کرایا ہے اسکی کنجی مینے اپنی میز کی دراز مین رکھدی ہے"

مگر دل مین فکر کرنے لگی کہ الٰہی کپتان کو زمین کھاگئی یا آسمان۔ کدھر سے نکل گیا جبکہ باہر سے دروازہ مقفل ہے تاہم اطمینان ہوگیا کہ وہ اگر چلا نہین گیا تو کیون نظر نہ آیا۔ دو صورتین ہین یا نواب کو میری جانب سے گمان فاسد ہے اور میری بدچلنی ظاہر ہوگئی ہے یا دراصل نقب زنی کے خیال سے اونہون نے تلاشی لی بہر نوع میرے لیئے ہر حالت اطمینان بخش تھی۔ نواب صاحب چلے آئے اور رات گزری صبح ہوئی اور ناشتہ کرکے نواب صاحب سدھارے۔ مجھے یقین تھا کہ کپتان کا کوئی نہ کوئی خط ضرور آئیگا مگر دن بھر گزر گیا اور ڈاکیئے کی صورت نہ دکھائی دی شام کو لارڈ ایلفربین کا رقعہ آیا کہ مجھے اچانک کھانسی اور بخار نے ستایا ہے لہذا دو تین روز تک نہین آسکتا۔ یہ بات بھی ذومعنی تھی کہ یا مجھے اطمینان سے سیاہ کاری کا موقع دیا گیا ہے یا دراصل مبتلاے تپ لرزہ ہوگئے ہین۔ سیڈہم کے خط نہ آنے سے۔ مین خوش ہوئی کہ چلو اچھا ہوا جھنجھٹ ہی نہ رہا دس بجے شام کو مین آرام کرنے گئی خادمہ میرے ساتھ آئی اسکی چالاکی سے مجھے جاسوسی کا اندیشہ تھا اس لحاظ سے مجھے نفرت ہوئی اور مینے اوسے رخصت کیا۔ خوابگاہ مین اندر سے قفل دے لیا اور لیٹی۔ کمرہ بھائین بھائین کر رہا تھا سوسو طرح کے وسوسے گھیرتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی غریب الوطن کی بے کفن نعش یہان رکھی ہے مین نہین جانتی کہ یکایک قوت متخیلہ نے ایسی خوفناک تخیل کیون بیش نظر کی۔ کبھی بلا وجہ وہم کرنے پر اپنے نفس پر تفریں کرتی کبھی آئینہ مین اپنی متوحش صورت کو دیکھتی کبھی شمع لیکے کونا کونا ڈھونڈہتی جیسے سڑن۔ رفتہ رفتہ یہ خیال مٹا اور وہم کی جگہ خوف طاری ہوا کہ رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ جیسے میرے کاندہون پر کوئی بھاری بوجھ ہے نیند آئی مگر

ایسے مخوف خواب دیکھے کہ صبح کو جب آئینہ لیکے صورت دیکھی تو مردنی چھائی ہوئی تھی - مگر سبب معلوم نہ تھا - جبر اقہرا ناشتہ کیا ادھر اُدھر ہوا خوری کو نکل گئی اب ذری طبیعت سنبھل گئی تھی - سیڈنہم کا کوئی خط نہین آیا دن گزرا پھر شب کی ڈراونی شکل سامنے آئی - اور شب گزشتہ سے زیادہ بھینی ہوئی - کیا کہون یہ دونون راتین کیونکر کٹی ہین - تیسرے دن سہ پہر کو مین ہائیڈ پارک گئی کہ شاید کپتان سیڈنہم سے ملاقات ہو مگر ناکامی ہوئی - نواب صاحب آج بھی نہین آئے مین سمجھی کہ ضرور کپتان نے کوئی چٹھی بھیجی اور آدمیون نے ایلفرمین کے پاس پہونچادی ہے اسیوجہ سے وہ ناراض ہوگئے پھر مین کوئی اونکی لونڈی تو ہون نہین صاحب سلام صاحب سلام - کیون نہ مین کپتان سیڈنہم کے پاس چلی جاؤن وہ اپنے گھر خوش مین اپنے گھر خوش یہ سمجھ کے مینے کپتان کو خط لکھا - کہ اوس خوفناک شب کے واقعے کے بعد مینے تمھین دیکھا نہین بہتر ہے کہ ہائیڈ پارک مین شام کو مجھ سے ملو - اس خط کو مین نے ایک اور پرزے مین لپیٹا اور اوسپر لکھدیا کہ یہ رقعہ تم کپتان سیڈنہم کو دیدینا - لفافہ پہ اپنے ٹوپی بنانے والی کا پتہ لکھدیا - کہ نہ آدمی کو شبہ ہوا اور نہ اگر نواب کے ہاتھ مین جائے تو انکو شبہ ہو - خط آدمی کو دیا کہ ڈال آؤ - وہ زینے پر سے اوتر رہا تھا کہ باتون کی آواز کان مین آئی - چند منٹ کے بعد معلوم ہوا کہ نواب صاحب سے باتین کر رہا تھا - نواب صاحب آئے اور افسردہ خاطر کرسی پر بیٹھ گئی - مین منتظر ہوئی کہ دیکھیے کیا کہتے ہین -"

نواب " مس لیمبرٹ تم عقلمند ہو سمجھ گئی ہوگی کہ میرا اسوقت کا آنا کس غرض سے ہے "

مین " (خاموش) "

نواب " مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا کہ ایک نوجوان عورت جب تک سونے مین زرد اور موتیون مین سفید نہ کر دیجائے کبھی بوڑھے مرد کو قبول نکریگی - اسی بنا پر ہر طرح کا سامان آسائش و عیش و راحت مینے تمھارے لئے مہیا کیا - جو جو عہد مینے پہلے روز کیے تھے سب پورے کیے مگر افسوس تمنے شرافت و نمک حلالی کو اپنے چال چلن مین شریک نہین کیا - بھلا بتاؤ مین نے کبھی شکایت حسد رشک بیجا خود غرضی حکومت کی بات تمسے کی "

مین " (دھاندلی کرکے) اے میرے لارڈ آپ کونسا قصور ثابت کرتے ہین "

نواب " ایک قصور نہین سیکڑون - تمھین یاد ہے کہ تم لیڈیا کے چلے مین آکے ایک

بدمعاش کے پھندے مین جا پھنسی تھین ظاہر ہے کہ تم سی ہوشیار عورت ایک جاہل کندۂ ناتراش عورت کے قابو مین اوسوقت تک نہین آسکتی جب تک کہ کوئی مخفی راز ہو۔ مگر مینے خیال کیا کہ عقلمند بھی دھوکا کھاتے ہین کیا ہوا۔ کل میرے پاس ہورلیس نامے ایک شخص کا خط آیا جسمین وہ راز درج تھا جو آپکی گرفتاری کا باعث ہوا۔ وہ خط بھی میری نگاہ سے گذرا جسمین ایسے قوی دشمن کو باوجود اتنی بڑی خطا کے آپ نے دس پونڈ کا نوٹ روانہ کیا۔ صرف یہی نہین مین نے ایک مخبر آپکے مکان پر معین کیا کہ گھڑی گھڑی کی خبر پہونچائے۔ غرض کپتان سیڈنہم آئے اور مین نے آپکی خوابگاہ کی شیشہ دار کھڑکیون سے روشنی دیکھی اور بے اطلاع دھڑانا چلا آیا"

مین "(چیندراکے) ہان بس آپنے تلاشی لی اور اپنے چور کو پکڑ لیا کیون حضور — کیا راگ آپنے ٹبا ہے واہ واہ یہ سن شریف اور یہ دہڑ بیگے"

نواب "یہ خاموش تم میرے دعوے کو جھوٹا ثابت نہین کر سکتین۔ مین پہلے ہی توشہ خانے کے چور دروازے مین قفل دے آیا تھا دیکھو یہ کنجی میری جیب مین ہے جسے تمنے اپنی میز کی دراز مین بتایا تھا"

[illegible] حیران ہوکے کہ آخر کپتان کہان گیا) اچھا پھر بھی آپ نے کپتان سیڈنہم کو توشے خانے مین نہین پایا"

نواب "یہ صحیح ہے کہ مینے نہین پایا اسکا ثبوت تو میرے پاس ہے کہ وہ اوس رات کو تمھارے پاس آیا تھا۔ دیکھو یہ تمھاری چٹھی ہے جو تمنے اپنے ٹوپی بنانیوالی کو لکھی ہے تمھارا آدمی اسی لیئے جاتا تھا۔ مین مینے دیکھا مگر تمھاری ٹوپی بنانے والی ایک ہفتے سے لندن مین نہین ہے اسوجہ سے مینے کہا کہ فضول کیون بھیجی جائے ابھی تک مجھے شبہ نہین تھا جب مینے اسے کھولا۔ تو یہ خط برآمد ہوا دیکھو تمنے خود لکھا ہے کہ اوس ہولناک رات سے پھر مینے تمھین نہین دیکھا"

مین "کیا دیانت داری ہے برابر خط کھول کھول کے دیکھنا"

یہ تو مینے کہا مگر سمجھ گئی کہ بڈھے کی منطق سے عہدہ برآ ہونا محال ہے جو کچھ ہونے والا تھا ہوا پھر انکار سے کیا فائدہ"

نواب "صاحب تم کیون بگڑتی ہو مینے خیانت سے اس خط کو نہین کھولا بلکہ

مین سمجھا شاید کچھ حساب تمہارے ذمے اوسکا باقی ہے توکیون تم پر بار رکھا جاے غرض تمہاری نیک چلنی اور نیک نیتی ظاہر ہوگئی مین خالی بکواس سے تمہارے نازک دماغ کو تکلیف دینا نہین چاہتا اب جاتا ہون - گڈ نائٹ "

غرور حسن - جوش جوانی - ایسے ایسے بڈھون کی پروا کسے - رات کا وقت تھا نہین تو مین اوسیوقت چلتا دھندا کرتی - کھانے وانے سے فراغت کرکے مین لیٹی اور آئندہ طریق بسر اوقات پر غور کرنے لگی - یکایک یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر کپتان ہائیڈ پارک مین نہ ملا تو اوسکے مکان پر جاؤن گی -

یہ ابھی تک نہین معلوم کہ وہ کیونکر بچکے نکلا واضح رہے کہ ؎

دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر

ادھر دل مین سیڈنہم کا خیال آیا یا زبان پر نام اور ادھر جیسے کلیجے مین ٹیس اوٹھی خیر مینے شمع ہاتھ مین لی اور تحقیق کرنے اوٹھی کہ دیکھون کونسا راستہ اوسنے پیدا کیا - پاؤن خودبخود کانپے جاتے تھے اور تن بدن مین سنسنی اوٹھ رہی تھی - جبرا قہرا توشہ خانے کا دروازہ کھولا اور اندر کی کھڑکی کھول کے دیکھنا چاہا کہ کیونکر وہ کود کے بھاگا - ہائے پٹ خود بخود کھل پڑے اور رہیم وہراس مجھپر یہانتک غالب ہوا کہ جنون و اختفار کی سی حالت ہوگئی سبب یہ تھا کہ نوجوان سیڈنہم کی نعش پٹون کے کھلنے سے میرے پاؤن پر گری - ہوش وحواس رخصت اور مین چیخ مار کے بیہوش ہوگئی

# گیارھوان باب

## ہیو ملین ہال

جب مجھے ہوش آیا تو مینے دیکھا کہ مین اک پلنگ پر پڑی ہون اور ار د گرد شیشیان رکھی ہوئی ہین - ایک بوڑھیا تیمارداری کر رہی ہے ضعف کیوجہ سے بیان بات کرنے کی طاقت کسے تھی - توشہ خانے کا منظر سب آنکھون مین پھر رہا تھا - اتنے مین بڑھیا نے ہدایت کی کہ آپ ہلنے ڈلنے نہین - مینے استفسار کیا کہ مین کہان ہون "

بوڑھیا " بیگم تم دس روز سے بیہوش ہو جب تم نے چیخ ماری تو تمام نوکر چاکر اڑوسی پڑوسی دوڑے تمہین بیہوش دیکھ کے سمجھے کہ تم خدانخواستہ چل بسین مگر جب سینے پر

ہاتھ رکھا تو معلوم ہوا کہ غشی ہے۔ سیڈنہم کی لاش اونکے ورثا کے سپرد کی گئی اور تم ڈاکٹر کی رائے سے یہان لائی گئین۔ پولیس نے نواب ایلفرین کو قاتل سمجھ کے گرفتار کیا مگر جب اونہون نے کل واقعہ بیان کیا تو عدالت کے نزدیک بے قصور ثابت ہوے۔ اخبارات مین یہ واقعہ بہت دھوم دھام سے لکھا گیا سیکڑون آدمی اس مکان کو دیکھنے آئے۔ نواب صاحب شہر کو چھوڑ کے چلے گئے۔ یہ واقعات ہین جو تمھاری بیہوشی کے بعد ظہور پذیر ہوے۔ اب تم ہلو جلو نہین ۔۔

واے ناکامی عالم عالم اس راز سے واقف ہوگیا۔ مُنھ دکھانے کی جگہ نہین۔ جب اوس مرنے والے کی بھولی بھولی صورت یاد آتی کلیجے پر سانپ لوٹنے لگتا۔ افسوس اُسکی ابھی شادی بھی نہوئی تھی۔ کس حسرت و یاس سے عالم بقا کو سدھارا ؎

کھل کے گل دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اون غنچون پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

آنکھ مین آنسو کی جگہ ٹیس تھی۔ کاش رونا ہی آتا کہ چھاتی کا بوجھ ٹلتا۔ بات یہ ہوئی کہ سیڈنہم نے جب باہر کا دروازہ بند پایا اور نواب ایلفرین کے پانون کی چاپ توشہ خانے کے پاس سُنی تو شاید اوسنے نہایت اضطرار کے ساتھ زور کرکے دروازہ کھولنا چاہا۔ عزت دار آدمی تھا خوف آبرو ریزی کا اتنا قوی اثر پڑا کہ موت کا باعث ہوا۔

اپنا بیگانہ چھوڑ کے مین طبیب کی راے سے گرم اور بند حمام مین رہنے لگی اس عرصہ مین کئی مرتبہ میرا خیال اپنی آیندہ زندگی پر گیا۔ مینے کوشش کی کہ پھر ایک مرتبہ عزلت اختیار کرون مگر یہ خیال صحت جسمانی کی روزافزون ترقی نے بھلا دیا۔ نقد روپیہ پاس نہ تھا زیور تھوڑا بہت فروخت کرکے دوا کی قیمت نوکرون کی تنخواہ دی۔ رفتہ رفتہ قوت بھلی چنگی آگئی اور مین تفریح طبع کے لیئے پاس پڑوس مین گھومنے نکلی۔ تھوڑے تماشے پھر ایک تبدیل دل دروکھیت تھا کچھ جی مین آیا اوسی مین گھسی سامنے جھاڑی کے پاس مجھے ایولن کی ایک نوجوان پری چہرہ کے ساتھ اختلاط کرتے نظر آیا اسمین شک نہین کہ یہ دونون عاشق و معشوق تھے۔ ذرا دیر کے بعد دفعتاً ایولن کچھ سٹ پٹایا اور اُس عورت کا ہاتھ چھوڑ کے ایک جھاڑی کے اندر جا گھسا مجھے اوسکی بدحواسی پر بے انتہا ہنسی آئی کہ یکایک ایسکے جی مین کیا آیا۔ وہ عورت چند قدم بڑھی ہوگی کہ ایک بوڑھا گھوڑے پر

سوار اوسے ملا اور باتین کرنے لگا - پھر دونون اپنی اپنی راہ چلے گئے - ضرور یہ بوڑھا اس عورت کا خاوند ہوگا یا باپ چچا ورنہ ایلون نہ ڈر کے بھاگتا - مینے قیام گاہ یعنے اوسی حمام مین واپس آکے چاہا کہ ایلون لی کو خط لکھ کے اوس سے سو پونڈ منگاؤن ورنہ زیور سے ہاتھ دھونا پڑے گا - پتہ نشان معلوم نہ تھا کہ کہان رہتا ہے کتاب خانے مین جا کے ایک کتاب سے نقل کیا " پیویلٹن بولنگ بروک ہال " مکانداری سے معلوم ہوا کہ یہان سے نصف میل کے فاصلے پر پیویلٹن ایک خوبصورت مکان ہی اور بولنگ بروک مین ہیروٹ مرلیبیٹ ہارٹن ایک دولتمند خبیس بوڑھا نواب رہتا ہے - دونون مکانون کے درمیان ایک ہال واقع ہی جو پیویلٹن اور بولنگ بروک مین مشترک ہے - غرض مینے اسی پتہ پر خط لکھا - دوسرے دن دو بجے مسٹر ایلون آئے اور اونھون نے نہایت اخلاق کے ساتھ ہاتھ ملا کے پوچھا -

ایلون " بیگم ولٹن مین نہین بیان کر سکتا کہ اس یاد فرمائی نے مجھے کہان تک شکر گزاری کا موقع دیا "

مین " آپ نے ضرور بیٹنہم کے متعلق وحشتناک خبر سُنی ہوگی "

ایلون " ہان واقعی آپ کی حالت قابل رحم ہی مین خود اوسکی لاش دیکھنے گیا تھا اور اخبارات کے ذریعے سے آپکی بیہوشی اور بیماری کی اطلاع مجھے بھی ہو دی تھی - خیر یہ بتاؤ کہ پیویلٹن ہال مین میرا قیام پذیر ہونا تمھین کیونکر معلوم ہوا - اور تم حمام مین کیون رہتی ہو "

مین " اتفاق سے معلوم ہوا - کل مینے تمھین دیکھا تھا - حمام مین اطبا کی رائے سے رہتی ہون "

ایلون " باوجودیکہ تمنے اتنی سخت بیماری اوٹھائی مگر کچھ صحت و حسن شاید تم پر عاشق ہی ہو گئے ہین کہ ہر حال مین پیچھا نہین چھوڑتے "

مین " (ہنسکر) تم تو میری تعریف کرنے کے ہمیشہ سے عادی ہو - کہو کہین تمھاری شادی بھی ٹھری یا مجرد ہی ہو "

ایلون " شادی کا کہین ذکر بھی نہین ہے "

مین " مینے اسوقت تمھین ایک خاص غرض سے بلایا ہی - بڈھے نواب سے

قطع تعلق کے بعد کوئی ذریعہ آمدنی نہ رہا اور زیور فروخت کرنا نہین چاہتی - اک سو اشرفیان مجھے دیدو۔"

انہون نے فوراً چک لکھی - اور کہنے لگا بیگم ولٹن تم ہمیشہ مجھے اپنا خزانچی سمجھنا - مین تمہارا دوست ہون اور اسی استحقاق پر حکم کرتا ہون کہ ہرگز تامل نہ کرنا۔

وہ تو چلا گیا مگر مینے چک دیکھی تو اوسمین تین سو کے ہوئے تھے - واقعی یہ شخص بڑا ہی فیاض نکلا گو اسنے اوائل مین میرے ساتھ بُرائی کی مگر اب ہمہ تن میری بہی خواہی مین مصروف ہے - ادنٰے سے اشارے مین خواہش سے تین حصے زیادہ دیگیا - مینے بدل جان اسکے قصور کو معاف کیا - اور دلمین اوسکی ثنا خوانی کرتی ہوئی بنک کو چلی - راستہ سے نابلد تھی چکر لگاتی ہوئی اک گلی مین جارہی سامنے سے اک بڈھا شخص بال چاندی سے چمکتے ہوے صورت بھی شریفون کی سی رخسارے سرخ و سفید آتا تھا مین نے اس سے بنک کا راستہ دریافت کیا مگر اسنے جواب دینے کے عوض مین منھ موڑلی - دلمین شبہ پیدا ہوا اور چاہا کہ لپک کے دیکھون یہ کون ہے لیکن بکا یک کسی کی ٹوہ لینا بداخلاقی سمجھ کے چپ ہو رہی اور پوچھتی ہوئی بنک سے روپیہ لیکے آئی کچھ نقد اور کچھ نوٹ - سب کو حفاظت سے مقفل کیا اور اس پیر فرتوت کی مشتبہ حرکت پر غور کرنے لگی - آخر مینے سمجھ لیا کہ صرف وہم ہی وہم ہے - وہ بہرا ہوگا -

دوسرے دن مین سیر کو نکل گئی - اور میرا رخ پیو یلٹن کی طرف تھا - یہ اک نہایت خوشنما عمارت تھی - جب مین گھر واپس آئی تو مکاندارنی نے بیان کیا کہ آپ کے والد بڑی دیر تک خوابگاہ مین انتظار کرتے کرتے ابھی گئے ہین اور پھر آنے کا وعدہ کر گئے ہین -

مین "ہا مین میرے والد ؟"

مکاندارنی "ہان ہان وہی نورانی شکل کے بڑے میان۔"

مین لپک کے کمرے مین گئی - وہان زیور کا بکس ٹوٹا ہوا اور نقد روپیہ جو بلون لی سے لیا تھا ندارد پایا - افسوس ملعون تو بی گریسن تو نے ہزارون مرتبہ مجھے اذیت پہونچائی - مین جب ہی کھٹکی تھی جب کہ اوسنے بجائے بنک کا راستہ بتانے کے روپوشی اختیار کی تھی - مال کلیجہ کا ٹکڑا ہوتا ہے کیا کہون کتنا صدمہ ہوا جانتی تھی کہ تو بی گریسن

کا پولیس کچھ بنا نہین سکتی سوا ے خاموشی کے چارہ ہی کیا تھا - دل ہی دل مین خون کے گھونٹ پیکے بیٹھ رہی - دوسرے روز قصد ہوا کہ ایلون کو پھر تکلیف دون لیکن حمیت نے گوارا نہ کیا ٹوبی کا مجھے خوف نہ تھا کیونکہ چوری کرنے کے بعد پھر وہ ایک زمانے تک اپنے قاعدے کے بموجب نہ آئیگا لہذا حسب معمول سیر کرنے گئی - اتفاقاً پھر ایلون سے ملاقات ہوئی -

ایلون " بیگم ولٹن کیا تعجب ہے کہ مین تمھارے ہی خیال مین اسوقت تھا "

مین " واقعی عجب حسن اتفاق ہے کہ مین بھی تمھاری ہی یاد مین تھی - "

ایلون " اچھا پہلے تم بیان کرو کہ تمنے کیون مجھے یاد کیا "

مین " نہین پہلے تم بیان کرو "

ایلون " بس یہی تو خرابی ہے - تم کچھ متفکر ہو اسوجہ سے میرا حق ہے کہ مین سبب دریافت کرون "

مین " کیا کہون مسٹر ایلون - (کل سرگزشت کہہ سنائی) "

ایلون " واقعی افسوسناک امر ہے خیر بالفعل یہ سو اشرفیان حاضر ہین ان سے اپنے لیئے زیور خرید لو پھر دیکھا جائیگا "

مین " مسٹر ایلون جسطرح تم مجھپر مہربان ہو اور فیاضی کرتے ہو کیا ممکن ہے کہ مین بھی تمھارے کسی وقت کام آؤن - یا جب میرے دن پھر ین تو یہ رقم مین تمہین واپس دون "

ایلون " (تعجب خیز لہجے مین) کیا یہ درخواست کیئے ہوئے تمہین معلوم ہو گیا کہ مین تمسے کوئی کام لیا چاہتا ہون "

مین " نہین صاحب تمھاری بھی کیا باتین ہین - مگر مثل میرے تم بھی متفکر معلوم ہوتے ہو - اگر میرے کرنے کا کوئی کام ہو تو ضرور کرونگی ہان اس امر کا لحاظ رکھنا کہ دوستی مین خامی لانیوالی کوئی بات نہ ہو - تمھاری نگاہون سے مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے "

ایلون " نہین نہین - میری نگاہ تمھارے چہرے پر محبت پڑنے کی عادی ہے - ایک راز مین تمسے بیان کرتا ہون دیکھو اپنے ہی تک رکھنا - مجھے تمھاری دوستی پر بھروسہ ہے (تھوڑی دیر سکوت کے بعد) چند ماہ ہوے کہ مجھے سر پلیف اور لیڈی ہورٹون سے ملنے کا اتفاق ہوا - بیرونٹ اک ادھیڑ شخص بالکل الو کا پٹھا جاہل کوڑھ مغز گاؤدی ہے بخلاف اسکے اسکی زوجہ حسین طرحدار ہنس مکھ خوش خلق عمر جیسے

تمہاری - بلکہ ہر بات مین تمسے مشابہ ہے "

مین "(مسکراکر) اچھا پھر کیا ہوا شاید تم اوس پر لٹو ہو گئے "

ایلون " ہان یہی بات ہے بھلا بیرونٹ لیڈی ہورٹون کے ساتھ کیون تال میل کھانے لگا تھا ہر امر مین ایک دوسرے کی خلاف مین یہ نہین کہتا کہ مین خوبصورت ہون اور وہ میرے حسن پر فریفتہ ہے مگر بیرونٹ کے بڑے برتاؤ کی وجہ سے مین بھی اوسکے لیئے غنیمت ہون - مسٹر رلیبف کو ابتدا مین مجھپر کوئی شبہ نہین ہوا اور دوستی بڑھائی گئی - ایک روز مسٹر رلیبف نے اپنے مکان لونگ بروک ہال کا ذکر کیا کہ اگر کوئی اسے کرایہ پر لینا چاہے تو مین دیدون - تھوڑے دنون کا بھلا وا دیکے مینے درخواست کی کہ مکان مجھے اگر کرایہ پر دیدیجئے تو عنایت ہوگی - بیرونٹ صاحب کی مروت کو دیکھی کہ باوجود اتحاد اپنے چوگنا کرایہ لے لیا -

مین " مگر تمہارے لیئے یہ کرایہ سستا ہی کیونکہ تم اوسکے ذریعے سے بہت کچھ فائدہ اوٹھاتے ہو "

ایلون " بیشک مین بیان کر آیا ہون کہ لیڈی ہورٹون اپنے خاوند سے صاف نہ تھی اور وہ بوبک اپنی درشت مزاجی سے باز نہ آتا تھا - کدورت روز افزون ہونے لگی نتیجہ یہ ہوا کہ اتفاقیہ غیر موجودگی مین چند بار چخ چلی - اور لیڈی ہورٹون نے اپنا بوریا بدھنا باندھ بوندھ دوسرے کمرے مین جو میرے کمرے کے متصل واقع ہے رہنا شروع کیا اب دونون جورو خاوند علیحدہ علیحدہ کمرون مین رہتے ہین - مگر ابتک تو دل لگی تھی پر اب سنئیے دل لگا

لیڈی ہورٹون کی خوابگاہ تھوڑے ہی فاصلے پر ہے چوری چھپے وہ میرے پاس رات کو سیاہ برقع اوڑھ کے آنے لگی ایک آدہ خدمتگار نے دیکھ لیا اور بیرونٹ کو اطلاع دی پھر کیا تھا دونون مین خوب لڑائی ہوئی بیرونٹ نے صاف صاف کہہ دیا کہ تم ایلون کے پاس جاتی ہو ایک نوٹس مجھے دیا کہ براہ مہربانی آپ مکان خالی کیجئے - اب مین کشمکش و پیچ مین مبتلا ہون کہ دیکھیئے کیا ہونا ہے "

مین " تو مین تمہارے اس خاص امر مین کیا مدد کر سکتی ہون "

ایلون " مین تمہین سمجھائے دیتا ہون - ایک ملازم بیرونٹ کا معتمد میرا گٹھا ہے

رتی رتی کی خبر مجھے پہونچا تا ہے چنانچہ آج اوسنے مجھ سے بیان کیا کہ سر رلیف کا ارادہ ہے کہ وہ عین موقع پر ایبی بی کو گرفتار کرے اور مجبیر مقدمہ چلائے ۔ لیڈی ہورٹون روزمرہ میرے پاس آتی ہے عجب نہین کہ بیرونٹ کا منصوبہ پورا ہو ۔ مگر اس مہلک انتقام سے تمہین اوسکو بچا سکتی ہو ۔"

مین "کیونکر"

مسٹر ایلون لی نے آہستہ سے چند ہدایتین مجھکو کین اور چلا گیا ۔ مینے اُسکے احسانات یاد کرکے جو کچھ اوسنے کہا تھا منظور کر لیا ۔

یہ واقعہ اکتوبر کی آخری شب کا ہے چاندنی خوب کھلی ہوئی تھی زمین ہموار و ناہموار دونون یکسان جگمگا رہی تھین کوئی نو بجے شب کو مینے اپنی خادمہ سے تاکید کی کہ خبردار جب تک مین واپس نہ آؤن تم کمرے سے نہ ہلنا ایک مرتبہ دھوکا کھا چکی تھی ۔ اسوجہ سے یہ انتظام ضروری معلوم ہوا ۔ اور کپڑے بدل بدلا سیاہ برقع اوڑھ منزل مقصود کو روانہ ہوئی ۔ بولنگ بروک ہال اور ریویلٹن دونون کو باہر سے مین دیکھ چکی تھی ذرا بھی دقت مجھے پہونچنے مین نہوئی اور چور دروازہ کھول کے اوس راستہ گئی جس راستہ سے لیڈی ہورٹون ایلون کے پاس آتی تھی مراد یہ تھی کہ ضرور خبردار بیرونٹ کو خبر پہونچا ئیگا کہ اب لیڈی ہورٹون ایلون لی کے کمرے مین جاتی ہے ۔ دخترک کے نیچے نیچے دبے پاؤن مین ایلون کے کمرے مین گئی وہ میرا منتظر تھا فوراً ہی دروازہ کھول دیا ۔ ایلون ایک شوقین آدمی تھا اوسنے مکان کی آراستگی نہایت سلیقہ کے ساتھ کی تھی ۔ میز پر کھانا چنا ہوا تھا مینے تھوڑی سی برانڈی مین پانی ملا کے پیا ۔

ایلون "جو مین کہتا تھا وہی ہوا آج سر رلیف نے چوکی پہرا بٹھایا ہے اور خود بھی کہین چھپکے بیٹھا ہے ۔ مگر دیکھنا کیا شرمندہ ہوگا تمہاری چال اور چھیاؤ بالکل لیڈی ہورٹون سے مشابہ ہے ۔ ضرور وہ گدھا تمہین ایبی بی تصور کرے گا"

ابھی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ کمرے کے اردگرد جوتون کی چرچون سُنائی دی اور کسی نے زور سے دروازہ کھولا تین چار موٹے جنگلی نوکر اور بیرونٹ اندر گھسے مینے غل مچانا شروع کیا ۔

ایلون "خبردار اگر کوئی آگے بڑھا تو دھوان پار ہوگا ۔ تم لوگ پرائے تخلیہ مین مخل ہونے والے کون ہو"

سر ریلیف "اے بے ایمان میری جورو کو پھسلا کے مزے اوڑانا اور اوپر سے غرّاتا (میرے پاس آکے) حرام زادی تو تو کہتی تھی کہ مین ایلون کے پاس نہین جاتی اب دیکھ مینے پکڑ لیا یا نہین"

مین "ہوش مین آیئے صاحب"

سر ریلیف "آہین لاحول ولاقوۃ - یہ کون ہے - ........."

ایلون "واہ صاحب واہ کیون نہو چپنی بھر پانی مین ڈوب مرو - یہی تمہاری بی بی ہے - سمجھ لو کہ اس توہین کا نتیجہ تمہارے حق مین بہتر نہو گا"

سر ریلیف (خدمتگار سے) ابے او بد رسگ جھوٹے یہ کیا ہے (ایک گھونسہ مارکے) سور پاجی - (ایلون سے) خدا کے لیئے معاف کرو مسٹر ایلون اور اس واہیات بات کو مشہور نکرنا ورنہ پاس پڑوس مین قہقہے اوڑینگے ...... اور جو کہو مین کرنیکو تیار ہون"

مین "مسٹر ایلون ماشا اللہ کیا اچھی جگہ آپ نے مجھے بلایا اور خوب عزت کی مجھے معلوم تھا پہلے ہی سے کہ یہ راز ایک دن طشت از بام ہوگا - تم آیندہ میرے آپکے ترک ملاقات ہو تو بہتر ہے"

ایلون - (بناوٹ کی راہ سے) "خدا کے لیئے بیگم صاحب آپ ناراض نہون - سُنیئے تو سہی آپ تو ... جاتی ہین"

یہ کہتا ہوا ... پیچھے دوڑا جب مین اون لوگون سے دور چلی آئی - تو اوسنے نہایت مہربانی سے میرا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ واقعی تمنے اپنی خدمت کو خوب انجام دیا اب بیچاری لیڈی ہور لوٹن کے سر سے بلا ٹل گئی - آیندہ جب کبھی تمھین میری ضرورت ہو اطلاع دینا"

مین گیارہ بجے شب کو اپنے قیام گاہ پہونچی - اور قطعی ارادہ ہوا کہ یہہ مقام چھوڑ دون اور برٹن چلی جاؤن - سیڈنہم کے واقعے کو ایک مہینہ گزر چکا مین اب بالکل صحیح و توانا تھی - یقیناً میرے غل و شور کی آواز پہونچ گئی مین اچھی طرح پہونچی ہوگی -

# بارھوان باب

## خزانچی

کنگس روڈ واقع برٹن مین ایک چھوٹا سا خوبصورت مکان لیکے مین قیام پذیر ہوئی - دو ایک نوکر چاکر رکھ لیے ایک گاڑی اور ایک گھوڑا مول لیا کیونکہ اگر ظاہری وقعت نہ بڑھائی جاتی تو متمول تماشبین شاید رجوع نہوتے حالانکہ مجھے اپنے حسن پر پورا اعتماد تھا - امرا کی انجمنون مین بن ٹھن کے جانا تھیٹرون اور تماشا گاہون مین پھرنا میرا دستور تھا -

ایک روز مین گھوڑے پر سوار جاتی تھی کہ ایک پاکٹ بک سڑک پر پڑی ہوئی معلوم ہوئی - مینے سائیس سے کہا کہ اسکو اوٹھا لے - مکان پر واپسی کے وقت وہ کتاب سائیس نے پیش کی - مالک کا نام دریافت کرنے کی غرض سے مینے اوسے کھولا - تو اوسمین بنک نوٹ ہنڈیان اور ریلوے ٹکٹ متعدد تھے - جنکی قیمت سب ملا کے کوئی پانچہزار پونڈ ہوگی - مالک کا پتہ نہ تھا - مینے فوراً پولیس مین کو اطلاع دی کہ ایک قسم کی پاکٹ بک میرے ہاتھ لگی ہے - اسکے مالک کو تلاش کرو -

چھ بجے شام کو مین کھانا کھا رہی تھی کہ ایک اجنبی آدمی مسٹر فینٹن نامے کے آنے کی اطلاع ہوئی - مین سمجھی کہ ضرور یہ شخص پاکٹ بک کا مالک ہے ہاتھ دھو کے مین نشست کے کمرے مین اون سے ملنے گئی - یہ شخص ایک وجیہہ چالیس سالہ مضبوط جوان تھا - طرز و انداز سے تمول و صولت مترشح - قیافے سے نیکی و حسن اخلاق نمایان - حسن کی دولت کی جھنکار ایسی ہر دل عزیز ہوتی ہے کہ دوسرون کو متوجہ کیے بغیر اور اپنا اثر ڈالے نہین رہتی - یہ شخص کچھ اسطرح للچائی نظر سے دیکھنے لگا گویا مین ایک ایسی نعمت ہون جس سے وہ محروم ہے اور بہرہ ور ہونے کی امید نہین - مسٹر فینٹن میرے گمان کے مطابق پاکٹ بک کا مالک تھا - صحیح صحیح نشان بتلانے پر مینے اوسکی امانت اوسکے حوالے کی - اسکے عوض مین اسنے امتنان و شکر گزاری کے ساتھ اپنے مختصر حالات بھی بیان کیے کہ مین ایک بنک کا ایک شریک ہون اور ایک امیر کا ولی یہ نوٹ اور ہنڈیان اوسی امیر کی تھین اتفاق سے راہ مین گر گئین - مجھے نہایت افسوس تھا مگر ہزار شکر ہے

کہ اس تقریب سے مجھے دو فائدہ حاصل ہوئے ایک تو مال ملا دوسرے ایک خدا کی حسین اور خوبصورت مخلوق سے ملاقات ہوئی اسکے بعد وہ رخصت ہونے لگا اور آیندہ آنے کی اجازت طلب کی۔ مینے بھی جواباً اس انداز سے اجازت دی جس سے وہ سمجھ گیا کہ مین تنہا ہون۔ اور کوئی خاص تعلق میرا نہین ہے۔

دوسرے دن صبح کو مسٹر فینٹن کے جانب سے نوکر ایک صندوقچہ پر از جواہرات لایا جسکی قیمت تخمیناً چار ہزار پونڈ سے زائد ہوگی۔ خط مین اونھون نے تحریر کیا تھا کہ مجھے رنج ہوگا اگر آپ اس حقیر تحفے کو قبول نہ فرمائینگی۔

بعد اسکے آمد و رفت شروع ہوئی پندرہ روز تک برابر مسٹر موصوف آتے رہے۔ میرا حُسن دلفریب انکو پہلے ہی دن گرویدہ کر چکا تھا روز بروز شیفتگی بڑھنے لگی۔ مین جانتی تھی کہ ایک نہ ایک وقت ضرور مطلب کی بات چھڑیگی۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ ضبط تا بکے۔

مسٹر فینٹن "بیگم ولسن۔ ایک زمانہ دراز سے مجھے تمنا ہے کہ آپکی خدمت مین اپنی دلی آرزو کا اظہار کرون۔ مگر ضبط کرتا رہا اب تاب باقی نہین۔ خدا کے لیئے مجھے اپنی غلامی مین قبول کر۔ یہ شید ایتر ادولت دُنیا بہت کچھ اپنے قبضے مین رکھتا ہے اسکے علاوہ کلیفم مین عالیشان محل ابھی میری ذاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہوگی۔ اپنے وقت کا مالک اگر میری درخواست آپ قبول فرمائینگی تو گویا تن مردہ مین نئے سرے سے جان ڈالدینگی"

مجھے مسٹر فینٹن کے کہنے سے ذرا بھی تعجب نہین ہوا کیونکہ اوسکی فریفتگی مجھپر اچھی طرح ظاہر تھی۔

مین نے "آپکی درخواست کچھ عجیب نہین مگر مجھے اسپر غور کرنے کی مہلت دیجیے۔ ابھی مجھے آپکو اپنی سوانح عمری سنانا ہے۔ کل تشریف لائیگا تو جو امر منظور ہوگا عرض کرون گی یقین تو ہے کہ میرا جواب آپکی خواہش کے مطابق ہو"

جب وہ جانے لگا تو اوسکے چہرہ پر اطمینان اور خوشی کے آثار تھے۔ جس پُر اسرار و پر راز واقعات زندگی کو مینے ابتک بیتر کیا تھا وہ ناظرین پر ہویدا ہے پس جب تک انسان کا راز مخفی رہتا ہے یا عالم آشکارا نہین ہوتا عمر آرام سے بسر ہونا محال ہے آج کیا ہے مسٹر ہوریس آئے ہین اور اپنی گئی گزری آشنائی کے زور پر افشائے راز کی دھمکیان دے دیکے مجھے دق کر رہے ہین کل کوئی اور صاحب ہین پرسون کوئی اور ہر وقت

دھڑکا لگا ہی کہ کہین مسٹر فینیٹن کو کسی نے میرے حالات تو نہین بتا دیئے لہذا ضرور تھا کہ مین خود ہی پہلے کہہ چلون یہ وجہ تھی کہ مینے مسٹر فینیٹن کو دوسرے دن بلایا ابھی تک کپتان سیڈنہم کا واقعہ تازہ تھا۔ غرض مینے دوسرے دن اون سے بتا دیا کہ مین بیگم ولسُن نہین ہون بلکہ روز البرٹ ہون اور یہ میری کیفیت ہی اگر آپ ان حالات کو سُنکے پھر بھی اپنی محبت قائم رکھ سکتے ہین تو مین آپکی درخواست کو قبول کرتی ہون مین ناظرین کا دماغ اُن مرادف و مکرر واقعات کے بیان سے دکھانا نہین چاہتی بہت سے امیرون کا حال جنکا مجھ سے تعلق ہوا اونکی آرایش و زیبایش ترک بھڑک اسراف ناظرین سُن چکے ہین ایسا ہی کچھ مسٹر فینیٹن کا کارخانہ بھی تھا بلکہ اسراف مین اونکا پایہ مین نے سب سے بڑھا ہوا پایا۔ جب اونسے میری رام کہانی سُن لی اور ذری بھی اونکے برتاؤ مین فرق نہ آیا تو مین بھی کلیسا مین جا رہی۔ روپیہ اس مقام پر اس کثرت سے تھا اور ایسے بے کلیجے ہوکے مسٹر فینیٹن اوڑا رہا تھا گویا یہ قارون کا بھائی ہی یا روے زمین کا خزانہ اسیکے قبضے مین ہی۔ دن گزرا رات گزری نہ بے اطمینانی مین بلکہ ہزار طرح آرام مین۔ ہفتے گزرے سیکڑون رئیسون کے مجمع مین دعوتین ہو رہی ہین شراب کا دور زمانہ کا دور ہے۔ رقص و سرود کے محفلین آراستہ ہین گلچھرے اوڑتے ہین۔ ہزار پاونڈ ماہوار کی قابلیت اور طشتریان گلاس میرے دیکھتے دیکھتے آئے۔ لاکھون تک نوبت پہونچی ہفتے مین چار مرتبہ ہمارے یہان رؤسا جمع ہوتے اور اونکی دعوت کی جاتی۔ اپنی تمام عمر مین مجھے ایسے کثیر مجمع مین رہنے کا اتفاق نہین ہوا مجھے معلوم ہوا کہ ایک دن مین اگر انسان لٹنے پر آمادہ ہو تو کثیر دولت تک خیال انسان پہونچ سکتا ہے لٹ سکتی ہے آخر مینے فینیٹن کو روکا مگر اوسنے کہا کہ لاکھا پونڈ کی آمدنی اور مین ایک خرچ کرنے والا پھر اپنے خرچ سے خبر بھی نہین ہوتی۔ تم مطمئن رہو۔

اس مقام پر مین ناظرین کو ایک چھوٹے سے واقعے کی اطلاع دینا چاہتی ہون۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہین کہ ہندی کا قدم گھر مین بمشکل نکلتا تھا سائیس کو ساتھ لیکے اکثر گھوڑے پر سیر کرنے جاتی یا بگھی پر۔

دسمبر [illegible] کے ایک شام کو مین اپنے مکان سے چار پانچ میل کے فاصلے پر گھوڑا آہستہ آہستہ لیئے جا رہی تھی کہ مجھے سڑک پر دہشتناک سین دکھائی دیا۔ کہتی کیا ہون مین

ٹوبی گریسن نے ڈاک گاڑی لوٹنے کا ارادہ کیا ہو کوچبان بیہوش پڑا ہے اور مسافر انتا
چت گھوڑا چراغ پا اور تو کچھ جلدی میں نہوا پھرتی سے گھوڑا دوڑا ایک چابک
میان ٹوبی گریسن کی آنکھ پر جو مارتی ہون تو ہائے کرکے گر پڑے۔ اور سائیس بھی
قریب آگیا تھا۔ اوس سے کہا کہ ان حضرات کو گرفتار کر خبردار جانے نہ پائے۔ (دور سے
دو سوارون کو آتے دیکھکے) بیتری مدد اور بھی آتی ہے۔ اتفاق سے آنیوالے سوار
مسٹر فنیٹن کے شناساؤن مین سے تھے میرے بلانے سے فوراً چلے آئے۔ مین اونکی
طرف متوجہ ہوئی ادھر ٹوبی گریسن جسکی چھاتی پر میرا سائیس چڑھا تھا ڈھکیلی کھاکے
سیدھا ہو گیا اور اپنے پستول کا کندا سائیس کے سر پر اس زور سے مارا کہ وہ
لوٹنے لگا۔ خود سامنے کی جھاڑی مین غائب۔

مین۔ "(دونو جوانون سے) خدا کے لیئے لینا اس حرامی قزاق کو"۔

وہ لپکے۔ ایک کے گھوڑے نے نافرمانی کی اور وہ جھاڑی مین نہ گھسا دوسرے
صاحب کم سوار تھے خود ہی لدکا کھا گئے۔ لاحول ولا قوۃ۔ بھلا ٹوبی گریسن اب کہان
ملسکتا ہے۔ جو مسافر باہر بیہوش پڑا تھا مین اوسکی جانب متوجہ ہوئی یہ ایک
شریف صورت بوڑھا تھا سن ستر کے قریب مگر اعضا مضبوط اور قوی غالباً ٹوبی
گریسن نے اسکے سر پر فولادی ڈنڈا رسید کیا تھا تھوڑی دوا دوش مین اٹھے ہوش آیا۔
معلوم ہوا کہ اس بوڑھے جنٹلمین کا نام موریز ہے لندن جاتا تھا راہ مین گھوڑون نے
بدلگامی کی کوچبان گر پڑا جوت ٹوٹ گئی اور گھوڑے بھاگے اوسنے قصد کیا کہ اترے
جیسے ہی گھوڑی سے سر نکالا ایک شخص نے ڈنڈا رسید کیا۔ مال تال کی کملی کٹھری
کی صرف ایک صندوقچی اور گٹھڑی باقی رہ گئی۔ پھر مسٹر موریز نے شکریہ ادا
کیا "کہ خیر مال گیا تو گیا جان ہی بچ گئی۔ اسقدر اگر پورا پورا مجھ سے طلب کرتا
تو مین دیتا بہرنوع بیگم آپ کی ہمدردی قابل شکریہ ہے"۔

اتنے مین ایک دوسری ڈاک گاڑی آتی تھی اوسمین بیٹھ کے مسٹر موریز چلے۔ چوٹ
کی وجہ سے اومین اتنی قابلیت نہ تھی بے توقف لندن پہونچتے مین مناسب
وقت سمجھ کے اونکے ہمراہ ہولی ایک میل پر سرائے تھی اوسمین وہ ٹھہرے مینے سائیس
بھیج کے ڈاکٹر کو بلایا اتفاق سے ڈاکٹر شناسا ملا اوسکو خبرگیری کی ہدایت کرکے

مین چلی آئی۔

دوسرے دن کچھ ایسے امور پیش آئے کہ مین خود نہ جاسکی سائیس حال دریافت کرآیا معلوم ہوا کہ مسٹر موصوف اب بالکل توانا ہین۔ اوسیدن ہمارے یہان حسب معمول احباب کا عظیم الشان جلسہ تھا وقت مقررہ پر مہمان جمع ہوئے مختلف قسم کی تفریح و تفرج کے بعد میز چنی گئی مگر مسٹر فینٹن صاحب لوگون کو بلا کے دفتر سے خود ابھی تک واپس نہ آئے تھے۔ کھانا کیونکر کھایا جاتا۔ یہ قابل تشویش امر تھا کہ ایسا کیا کام آپڑا دیر تک انتظار کرنے کے بعد مینے مہمانون سے کھانا نوش کرنے کو کہا چند منٹ کے بعد فینٹن آیا پہلے اوسنے دیر ہونے کی معافی مانگی کہ ایک معاملہ ایسا تھا جسمین مجھے معتدبہ نفع ہونے والا تھا اوسکو چکانے مین دیر ہوئی۔

مین کیا کہون کہ مسٹر فینٹن کے آنے کے بعد اس محفل نے کیا رنگ پکڑا جشن جمشید مین بھی یہ سرور و لطف شریک ہونے والون کو میسر نہ آیا ہوگا۔ میز پر ہر رکابی اور طشتری کے پاس ایک ایک لیمپ رنگین نگینے جڑا ہوا رکھا اونکی روشنی جب چمکدار بلوری اور نقرئی و طلائی قابون پر پڑتی اوسی قسم کی روشنی اونہین سے نکل کر آنکھون کو خیرہ کرتی شراب ناب کے کنٹر بھی اسی خوشنمائی سے چنے گئے تھے۔

غرض یہ جلسہ اس انبساط و مسرت مین ختم ہوا کہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا۔ میرا شیدائی میرے حسن دلآویز کو دیکھ دیکھ کے بار بار صدقے قربان ہوتا۔ اب تخلیہ ہوگیا تھا مئے خوشگوار نے آنکھون مین کچھ اور ہی لطف پیدا کیا تھا مجھے تو نیند آگئی۔ نہ جانے کتنی دیر سوئی ہونگی کہ دفعۃً کسی کے برّانے اور ہائے وائے کرنے سے آنکھ کھل گئی۔ پہلے تو مین صرف اپنا وہم سمجھی مگر جب دوبارہ میری آنکھ بند ہونے کے بعد کھلی تو مین نے شمع اوٹھا کے ادھر اودھر دیکھا اور ڈر کے مارے میرے ہوش و حواس بجا نہ تھے۔ ایسی دردناک آواز سنتی تھی کہ دل ٹکڑے ہوا جاتا تھا۔ کمرے مین سوائے میرے اور فینٹن کے دوسرا کون تھا اگر یہ خیال کرتی کہ باہر سے آواز آتی ہے تو کیون میری ہوشیاری مین نہین سنائی دیتی۔ تھوڑی دیر مین مجھے معلوم ہوگیا کہ فینٹن برّا رہا ہے۔ مینے شمع اوٹھا کے اوسکا چہرہ دیکھا اوسپر نہایت خراب اثر پڑا تھا۔ آخر گھبرا کے چلائی۔

مین "ہے ہے مسٹر فینیٹن ہوشیار ہو تو یہ تم نے شاید کوئی خراب غذا کھائی ہے
یا نشہ زیادہ ہے"

فینیٹن "(ہوشیار ہوکے) کیون کیون کیا ہے"

مین "میرا ڈر کے مارے برُا حال ہے تم ابھی اسطرح چیخے چلائے کہ دل ہل گیا"

فینیٹن "معاف کرنا مینے اسوقت کچھ خراب خواب دیکھا ہے۔(گھڑی دیکھکے) اوہ چھ بجنے مین کچھ منٹ باقی ہین ابھی بہت سویرا ہے آؤ پیاری سو رہین۔خواب خیال کا اعتبار کیا۔زیادہ اپنا دل نہ کڑھاؤ"

اتنا کہہ کے پھر وہ سو گیا مینے سینے پر ہاتھ رکھ کے دیکھا تو سانس باقاعدہ چل رہی تھی مجھے بھی نیند آگئی۔اور اطمینان ہوا۔صبح کو آٹھ بجے ہم دونون سے بستر سے اوٹھے طبیعت بحال تھی خواب پریشان کا مطلق اثر نہ تھا۔باطمینان تمام ناشتہ کیا ناشتہ کے درمیانمین فینیٹن رات کے واقعہ پر شیرین کلامی کے ساتھ ظرافت کرتا جاتا تھا۔اتنے مین خادم نے دو آدمیون کے آنے کی اطلاع دی۔

فینیٹن "اچھا اُنھین بٹھاؤ مین ابھی آتا ہون۔(مجھسے) پیاری روز مین ان آدمیون سے مل کے سیدھا شہر کیطرف چلا جاؤنگا خدا حافظ پیاری خدا حافظ!"

یہ کہکے اوسنے دو تین بوسہ لیئے۔مین گھبرائی اور پوچھا کہ مقررہ وقت پر آؤ گے۔

فینیٹن "(بجنذہ پیشانی) بھلا بے تیرے مجھے چین آئیگا"

وہ ابھی کمرے سے باہر اچھی طرح نہین نکلا تھا کہ خود بخود میرے دل مین ہوک اوٹھی جو کپتان سیڈنم کے واقعے مین تین راتون کو اوٹھی۔بمشکل دو تین منٹ گزری ہونگے کہ خدام سراسیمہ و پریشان مکان مین گھومتے گھامتے نظر آئے۔اور اونمین ایسا اضطراب تھا کہ کبھی دیکھا نہین۔

مین "(ایک خدمتگار سے) ارے کیا ماجرا ہے تم لوگ بلا ضرورت کیون دوڑے دوڑے پھرتے ہو"

خادم "حضور افسوس ہمارا آقا بجرم جعلسازی ابھی گرفتار ہو گیا دیکھئے وہ [illegible] ی جاتی ہے۔یہ دونون ملاقاتی نہ تھے بلکہ عدالت کے چپراسی"

میرا دماغ یکایک ایسے روح فرسا سانحہ کو سُنکے تاب مقاومت [illegible] اور مین

بیہوش گر پڑی۔

# تیرھوان باب

## مسٹر موریز

انقلاب زمانہ دیکھیے اتنے ہی مدت مین کیا سے کیا ہوگیا۔

فلک تو نے اتنا ہنسایا نہ تھا
کہ جسکے عوض یون رو لایا ہمین

آہ اے اسراف بیجا کے مرتکب حضرات آپکے دل مین ذرا بھی آیندہ نہین ہوتا۔ مگر آپ کے افعال کی سزا جب آپکو ملتی ہے تو واجبی ہونے کی وجہ سے آپ اوسکا بھی کچھ افسوس نہین کرتے۔ ہان دوسرے لوگ جو آپسے وابستہ ہین خمیازہ اٹھاتے ہین۔ دیکھیے اس شخص نے کیسی اپنی مٹی خراب کی۔ یہ صحیح ہے کہ وہ لندن بنک کا شریک غالب تھا مگر دس بارہ برس ہوے کہ اسکا دوالہ نکل گیا۔ افسر اعلےٰ اوس کا حامی و مددگار تھا یہ لوگ بھوٹتے ہی پانی گیا اور مشرکا نے زور مارا کہ دیوالیے آدمی کا ہمارے یہان کیا کام ہے مگر افسر اعلےٰ کو رعایت منظور تھی اون لوگون کی کچھ نہ چلی۔ اگر یہ چلن درست رکھتا تو پھر دولتمند ہو سکتا تھا شومی افعال کہ اپنے حصہ دارون کے اسٹاک گران قیمت پر فروخت کرکے سب صرف جلسۂ رقص وسرود کیے شب کو دعوت مین دیر تک غیر حاضر رہنے کی یہی وجہ تھی کہ وہ عدالت مین اپنے معاملات کی سُن گن لینے گیا تھا۔ رات بھر بدخوابی و بے آرامی کا سبب یہی جانگزا خیال تھا مگر جو اتنے اتنے بڑے جعل کرتے ہین عموماً قوی القلب ہوتے ہین ذرا بھی تیور پر میل نہ آنے دیا۔ نہ مجھپر ثابت ہوا چلتے وقت تک بھی خرم واطمینان تھا۔ اور آخر بہت بڑے اطمینان کا ثبوت یہ ہے کہ اوسنے قبل عدالت پہونچنے کے خودکشی کرلی۔

میری کیفیت ظاہر ہے کہ کیا ہوگی۔ مگر اون ہری چگ لوگون کو دیکھیے جو زندگی مین یکتائی اور آشنائی کا دم بھرتے اوسکے خوان نعمت کی ریزہ چینی کیا کرتے تھے اُمنین سے لاش اُٹھانے کے وقت کوئی بھی نہ تھا نہ کسی نے دست حسرت اُٹھاے نہ کسی نے پھول چڑھاے مرنیوالا مرگیا۔ اونکی بلا سے۔ افسوس زمانے کو وہی پہچانتا ہے جو اوسکے گرم وسرد کی لذت اُٹھاے

اور گوناگون واقعات اوسکی نگاہون کے سامنے پھرے ہون - رنڈی کو بے مروت
لوگ کہتے ہین سچ ہے وہ بے مروت ہوتی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ اتنے واقعات اُسکے
پیش نظر ہو جاتے ہین کہ صدمات کا اثر اوسپر نہین ہوتا -

کس کو کسکو روئے کس کسکا ماتم کیجیے

دوسرے خریدارون کی آتش شوق بھڑکانے کے لیے رکھائی اور بے اعتنائی کرکے
عادت مجبوراً ڈالنا پڑتی ہے پھر وہ عادت دراصل طبیعت ہو جاتی ہے تیسرے روپیہ
اونکو جب میسر آتا ہے جب عصمت سی بیش بہا چیز کو وہ فروخت کرتی ہین اوسپر بھی
اگر اونھین کچھ نہ حاصل ہو اور مروت ہی مروت مین رہجائین تو سواے ندامت کے
کیا ہاتھ لگے غرض اونکی بے رخی کسیقدر حق بجانب ہوتی ہے - یہ صحیح ہے کہ مین بھی بیغیرتی
کی روٹی کھاتی تھی مگر اک زمانے مین باعصمت تھی اور خود سے اس راہ پر نہین چلی
تھی ابتک میرا دل توبہ کرنے کا خواہشمند تھا اسیوجہ سے ہمدردی کی عادت بالکل مفقود
نہین ہونے پائی اور مین نے ایک ہفتہ نہایت تکلیف و سوگواری مین بسر کیا -
عدالت سے میرے نام اطلاعنامہ آیا کہ چند روز آپ اس مکان مین رہ سکتے ہین اور
کہ مسٹر فینیٹن متوفی کے تعلق سے قبل آپکی ملکیت مین تھین وہ اپنے ہمراہ
لیجا سکتی ہین - وہان ٹکنے کی ضرورت ہی کیا تھی مینے اسباب باندھا اور ایک آدھ
روز مین چلنے کا ارادہ کیا اتنے مین خادم نے مسٹر موریز کے آنے کی اطلاع دی -
یہہ بوڑھا شخص ابھی تک مریض تھا اسکے آنے سے مین عرق انفعال مین غرق ہو گئی -
کہ ضرور ڈاکٹر نے جو میرا آشنا سا تھا میرے شرمناک افعال کی اطلاع اوسے دی ہوگی
چنانچہ میرے اندیشہ کو وہ تاڑ گیا -

مسٹر موریز " صاحب مین تمھین کوئی ایذا نہین دینے آیا ہون بلکہ اس کس مپرسی کے
عالم مین تمسے ہمدردی کرنے آیا ہون - تمنے میرے ساتھ احسان کیا ہے اوسکا یہ مقتضا
نہ تھا کہ تمھاری خبر لون - اس سے مجھے کوئی مطلب نہین کہ تم کون ہو اگر میری تمھاری
ملاقات قائم رہی تو ضرور تم مجھے اپنا معتمد سمجھ کے راز دار بناؤ گی "

مین " خدا آپ کو اسکا اجر دے - مین ایک آوارہ گرد بے خانمان عورت ہون - اور
آج ہی یہان سے کوچ کرنا چاہتی ہون "

موریز" کہاں "

میں" کیا بتاؤں۔ ؎

فغاں کہ بست بہ عالم ہزار شعلہ طپیدن

نشیمنے کہ نبود آشیانہ کہ نہ دارم

موریز" افسوس اس خلیق خندہ پیشانی شریف صورت پر۔ کیا نامناسب ہوگا کہ تم مجھے اپنی گزشتہ کہانی سے اطلاع بخشو"

میں" کیا کیجیے گا آپ اک داستان غم سُنکے ؎

سرگزشت بلاکشاں نہ سُنو

نہ سنو میری داستاں نہ سُنو

خیر اگر آپ مصر ہیں تو کیا مضائقہ۔ سُنیئے میں بالطبع اک پابند عصمت عورت تھی بخت و اتفاق نے مجھے آوارہ کیا اور ایک ظالم نے بجبر آبرو لی اوسکے بعد جب کبھی مجھے افسوس ہوا اور اپنے شرمناک افعال سے تائب ہوئی تو پھر اوباشوں نے فقرہ بازیاں کیں۔ مختصر یہ کہ اب رو بہ تقدیر کے دیکھتے مجھے وہی روش اختیار کرنی پڑی جسپر چلتے ہوئے مجھے آپ اسوقت دیکھتے ہیں"

موریز" اور تمہارا اصلی نام۔ تمہارے حالات حُسن خلق و انسانیت اوس ڈاکٹر نے مجھ سے بیان کیے اسوجہ سے مجھے شوق ہے کہ اپنی محسنہ کے کل حالات سے واقف ہو جاؤں"

میں" مجھے مس روزالبرٹ کہتے ہیں۔ میں اک پادری کی لڑکی ہوں"

موریز" سُنو بھئی میں اک دیر پاز زمانے سے ہندوستان گیا ہوا تھا ابھی دو ایک ہفتے سے میں یہاں وارد ہوا ہوں۔ اسوجہ سے کسی واقعے کی اطلاع مجھے نہیں ہے اب وطن میں آیا ہوں۔ ایک تجویز میرے ذہن میں آئی ہے۔ میرا مکان تمہارے لیے خالی ہے۔ اگر تمہیں میرے یہاں بحیثیت ایک فرزند کے رہنا منظور ہو۔ تو تم آج غور کر و اپنی جگہ پر۔ میرے نہ آل ہے نہ اولاد۔ کنبے قبیلہ کا پتہ نہیں اک بھتیجا ہے بھی تو اوسکی مجھے کوئی اطلاع نہیں۔ دولت دُنیا سے میرے پاس شکر ہے کہ بہت کچھ ہے۔ میں جاتا ہوں اور کل ہست نیست کا جواب لینے آؤنگا۔ خوب سُن لو کہ تمہارا عذر صرف یہ ہے کہ لائق سرپرست نہونے کی وجہ سے تم تباہ پھریں۔ مجھے غالباً تم لائق سرپرست پاؤگی لیس اگر آیندہ تم آوارہ گردی سے بچنے پر مضبوط

ہو تو مجھے اپنا ارادہ ظاہر کرنا اچھا خدا حافظ -

مسٹر موریز نے میرے جواب کا انتظار نہین کیا اور چلے گئے -

ناظرین خیال کرین کہ ایک زمانۂ دراز سے مجھے جس بات کی آرزو تھی وہ آج حاصل ہوئی یہ مہربان بوڑھا نہایت سچا اور ایماندار معلوم ہوتا تھا اور رگفتار سے ثابت ہوتا تھا کہ نشیب و فراز زمانے کا اسنے بہت کچھ دیکھا ہے - مختصر یہ کہ کپتان فورٹیکیو کے والد سے اسکا انداز بہت ملتا جلتا تھا - دوسرے روز مین انتظار مین منھ بولے والد تشریف لائے اور انتہائے مہربانی کے ساتھ جواب سننے کو مستعد ہوئے -

مین "مین آپکی تجویز کو بسر و چشم قبول کرتی ہون"

موریز "شاباش مجھے ایسے ہی جواب کی امید تھی - اور اسیوجہ سے مینے کنیسنٹن ٹاؤن مین رہنے کا کافی بندوبست کر لیا ہے - چلو اپنے گھر مین"

یہان دیر ہی کیا تھی صندوق لدوا کے چل کھڑی ہوئی - مکان مختصر خوشنما ضروری اسباب سے آراستہ مگر فضول شان و شوکت کا نام بھی نہ تھا - ہال مین مسٹر موریز نے اپنے رہنے کا انتظام کیا تھا اور بغلی کمرون مین مجھے جگہ دی - اپنی ضروری چیزین مینے قرینے سے [illegible] ب کمرے کے سامان کی جانب متوجہ ہوئی ایک کونے مین الماری رکھی ہوئی جسمین والٹر سکاٹ کے ناول اور تاریخ کی کتابین سفرنامے تھے ایک جانب پیانو اور موسیقی کا سامان - یہ دیکھکے مجھے اپنے سرپرست سے اُنس ہوگیا واقعی جن لوگون کو خدا نے انسانی طبیعت کی تقاضی کا سلیقہ اور حسن سلوک کا اصول تعلیم کیا ہے وہ ہر ایک کے دل مین فوراً جگہ کر لیتے ہین -

مین نے بھی سیدھی سادی پوشاک نکالی اور زرق برق غیر مہذب کپڑے بند کر کے رکھدیئے - تنہائی مین کتابون سے خوب دل بہلتا تھا کیونکہ مسٹر موریز نے آدمی بھی اپنی ہی سے چیندہ رکھے تھے ایک بوڑھی شریف صورت خادمہ تھی اور ایک سائیس وہ بھی کہنہ سال ایک دربان وہ بھی سن رسیدہ بس اللہ اللہ خیر صلاح مسٹر موریز کتاب [illegible] تھے - ایک مہینہ کامل یکسان طریقے سے گزرا مین نہایت خوش تھی البتہ کبھی کبھی [illegible] گذشتہ کے تصور مین غرق ہو جاتی تھی اکثر مسٹر موریز مجھے اپنے ساتھ بگھی مین [illegible] ہوا خوری کراتے اور گاہے ماہے تھیٹر مین بھی مگر اپنی طبیعت پر

چیر کرکے۔ مین اسکو سمجھتی تھی اسلیئے کہدیا کہ آپ فضول میری وجہ سے زحمت نہ اُٹھائیے مسٹر موریز مجھپر مہربان تھے مگر اعتماد نہ رکھتے تھے وہ مختلف طریقون سے میری طبیعت کے زر کامل العیار کو کسوٹی دکھاتے تھے۔ جب سے مین اسکے پاس آکے رہی نہ اپنے اپنی مفصل سرگذشت مجھے سُنائی نہ مجھ سے سُنی۔ کھانے کے وقت البتہ ہم دونون ایک جگہ بیٹھتے پھر نہ مین وہان جاتی نہ وہ میرے پاس۔ ہان بہر تفریح یا جب وہ بیکار بیٹھے ہوتے مین چلی جاتی۔ میز پر بیٹھنے کے وقت وہ ایسے ایسے لطائف و ظرائف بیان کرتے کہ مین نہایت محظوظ ہوتی۔ علم مجلس تہذیب و متانت غرضکہ یہ شخص ہمہ صفت موصوف تھا

ایکروز کا ذکر ہے کہ مین کمرے مین بیٹھی ہوئی کتاب دیکھ رہی تھی کچھ جی گھبرایا پیانو بجانے لگی اوسمین بھی جی نہ لگا تو رنگ کی پڑیان پانی مین گھول گھول کے ایک دوسرے کو ملانے لگی اتنے مین۔ مسٹر موریز بھی آئے۔

موریز "مس لیمبرٹ تم تنہائی مین دل بہلانے کو عمدہ اصول کے ساتھ برتتی ہو مین بہت خوش ہون (کتاب جو اسیطرح کھلی پڑی تھی اوٹھا کے) اہا ہا یہ سفرنامہ بیشک واقفیت عامہ بڑھانے کے لیئے بہت اچھی چیز ہے۔ اور یہ پیانو واہ موسیقی کی مشق کیسی خوب ہے اپنا بھی جی خوش پاس بیٹھنے والے کا بھی مگر یہ سمجھ مین نہین آتا کہ ایک مذاق سلیم رکھنے والی لڑکی فضول رنگ مین ہاتھ بھگوکے اوقات ضائع کرے"

مین بہت محجوب ہوئی اتنا کہکے وہ تو چلے گئے مین سوچنے لگی کہ پھر کیا کرون جو بڑے میان خوش ہون۔ سوئی کے کام سے میری بوٹی بوٹی کانپتی تھی مگر کسر نفس اور ریاضت کے طور پر بجبر میںنے اپنے نفس کو متوجہ کیا تھوڑے دنون مین عادت ڈال لی۔ دو تین ہفتے بعد پھر وہ میرے کمرے مین آئے اور معلوم ہوتا تھا کہ کوئی نئی بات کہینگے۔

موریز "پیاری بیٹی مین شکرگزار ہون کہ تو نے اشارون ہی اشارون مین میرے مکنون خاطر کو اچھی طرح سمجھ لیا اور استقلال کے ساتھ اوسپر عمل کرتی ہے کسی زمانے مین تجھے ران سواری کا شوق تھا اچھا چل ذرا اصطبل دیکھین"

اصطبل مین جو جا کے دیکھتی ہون تو بجائے ایک مرئیل ولیر کے نہایت عمدہ اصیل خوش قطع گھوڑا ایک نوجوان سائیس ٹہل رہا ہے اور دو گھوڑے اور بھی ہین مین سمجھ گئی کہ بڈھے نے مجھے انعام دیا ہے جبن جو اسکی نصیحت پر چلتی ہون تو یہ بھی

میری خوشی کرنا ہی۔ غرض مجھے بے انتہا مسرت ہوئی اور گاہے ماہے سامیین کے ساتھ ہوا خوری کو جانے لگی۔ مگر روزمرہ جانے مین شاید کچھ فتور واقع ہو اسلیئے مناسب نہ جانا۔ اسکے بعد اوسکی توجہ اور محبت اور اعتماد یوماً فیوماً ترقی کرنے لگا۔

ایک روز میرے سرپرست نے ظاہر کیا کہ میرا ایک رشتہ دار زندہ ہی مگر تم خاطر جمع رکھو کہ جو وعدہ مینے تمسے کیا ہی وہ پورا ضرور ہو گا۔

مین۔ "آپکو خدا مبارک کرے اور جلد اپنے عزیز سے ملائے۔"

مسٹر موریز۔ "یہ رشتہ دار میرا حقیقی بھتیجا ہی اور وکیل اوس سے خود مل چکا چنانچہ آج ہی وہ یہان آئیگا۔"

مینے صدق دل سے اُس نیک بوڈہے کو مبارکباد دی اور اوٹھی کہ اپنے کمرے مین جاؤن اوسنے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔

مسٹر موریز۔ "پیاری بیٹی اگر تو بھی ہم دونون کی یکجائی کے وقت یہان موجود ہوگی تو مین دو نعمتون کے موجود ہونے کا خدا کی درگاہ مین شکریہ ادا کرونگا جاؤ اور اپنے کاڑھنے کا سامان لیکے میرے پاس آ۔"

گو یہ مہینہ مارچ کا تھا مگر سردی اب بھی اچھی طرح پڑتی تھی آگ روشن تھی۔ ایکطرف کرسی پر مین بیٹھ کے سینے لگی اور ایک جانب مسٹر موریز۔

بڑی دیر کے فکر کے بعد مسٹر موریز کہنے لگے کہ یہ لڑکا میری گزشتہ اور حال کے سوانح عمری سے بخوبی آگاہ ہے۔ میری ابتدائی زندگی کچھ اچھی حالت مین نہین گزری مگر اب میرے بھتیجے کو مجھپر فخر کرنے کا موقع حاصل ہوگا۔ کہ مین بہت سنبھل گیا ہون۔

یہ کہکے پھر وہ غرق بحر فکر ہوئے اور کچھ ایسی محویت اونپر طاری ہوئی کہ لوگون کی آہٹ بھی اونہون نے کمرے کے پاس نہین سُنی اور جب دروازہ کھولکے وہ سب اندر آگئے تب بھی وہ محو رہا۔ یکایک میری نگاہ آرتھر پر جسپر پڑی اور اُسنے مجھے دیکھا معاذ اللہ کیا غیر مترقب سامان جمع ہو گیا ادھر مین سٹ پٹائی ادھر وہ مگر عشق کو پاس خودداری و لحاظ بزرگی سے کیا سروکار۔

آرتھر۔ "(اپنے چچا سے بغلگیر ہو کے) پیارے چچا اسوقت خدا نے مجھے دوہری عنایتون کا شکرگزار بنایا ہے۔ اللہ اللہ برسون کے بعد تمکو دیکھا اور چھ برس کے بعد اس

بیگم کو جسقدر ذلت و بدنامی اور بلائے فقر و فاقہ کشی سے مجھے نجات دلوائی۔ قید سے بچایا۔ مجھے یہ معزز عہدہ دلوایا۔ اس کا بار احسان تو تمام میری گردن سے نہ اوتریگا او میری محسنہ اپنا ہاتھ مجھے دو کہ اوسپر بوسہ دون۔"

مینے مناسب نہ جانا کہ ان دونون کے تخلیہ مین مخل انداز ہون آہستہ آہستہ باہر نکل آئی۔ اب ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ میری حالت اوسوقت کیا ہوگی۔ حقیقی الفت جس چیز کا نام ہے وہ اس نیک نہاد نوجوان کو میری ذات سے تھی مینے شرمناک افعال کئے اس نے مجھ میری والدہ کی جسقدر جوانی ڈھلتی گئی اوسیقدر اس شخص نے اپنی توجہ مجھپر مبذول کی اور کبھی دل شکنی نہین گوارا کی۔ ہان توبہ کی ہدایت کی۔ قدرت نے میرے ساتھ ہی میرے دشمن ہوریس کو بھی پیدا کیا جسنے میری تباہی مین اپنی پوری کوشش صرف کردی۔ افسوس نگرچہ کا واقعہ ناظرین کو یاد ہوگا۔

اتنا مین کہتی ہون کہ گو راحت و آرام مین مبتلا رہی مگر آرتھر براجیس کی نورانی شکل مجھے کسیوقت نہین بھولی۔ امتداد زمانہ سے اسکی صورت مین کوئی فرق نہین آیا تھا۔

مین اپنے کمرے مین چلی آئی اور طرح طرح کے اندیشون اور وسوسون مین مبتلا ہو گئی۔ اب میری غیر مستقل حالت مین جسے مین مستقل خیال کئے ہوئے تھی تغیر ہوتا معلوم ہوا۔ خدا جانے کب تک مجھپر از خود رفتگی طاری رہی جب مین ہوشیار ہوئی تو آرتھر براجیس مسٹر موریز کے پاس سے جا چکا تھا اس عرصہ مین ایک مرتبہ بھی مسٹر موریز نے مجھے نہ طلب کیا۔ مینے خادمہ کو بلایا۔ اور اوس سے پوچھا۔

"کیا مسٹر موریز اپنے کمرے مین تنہا ہین۔"

خادمہ۔ "جی ہان۔ مسٹر براجیز تو دو گھنٹے ہوئے کہ گئے۔"

مین مسٹر موریز کے پاس گئی بوڑھے کے چہرے پر ذرا بھی اثر تعجب کا نہ تھا گویا کوئی جدید امر واقع ہی نہین ہوا۔ خیر مینے کرسی گھسیٹ کے اونکے قریب بچھائی اور بیٹھی۔

مسٹر موریز۔ "(مسکرا کے) بیٹی آج تم سیر کرنے کے لئے نہین نکلین دیکھو تو دن کیسا صاف و شفاف ہے۔"

گو افسردگی خاطر تفریح کی مقتضی نہ تھی لیکن مسٹر موریز کی خوشی کرنا تھی اسوجہ سے گھوڑے پر سوار ہو کے سیر سپاٹے کو نکل گئی۔

رازسے مجھے دیکھتا گویا کچھ کہنا چاہتا ہے۔ مگر جرأت نہین ہوتی۔

ایک روز مین جوہری کی دوکان پر کھڑی ہوئی کچھ چیزین خرید رہی تھی چند بیگمین اور بھی تھین کہ اتنے مین یہ نوجوان آیا اور ان بیگمون مین سے ایک کو ٹوپی اوتار کے سلام کیا۔

ایک بیگم "اہاہ مسٹر لوشنگٹن تم مسیز عمدہ شب گزشتہ کارنس آف ڈیبشور مین مجھ سے نہین ملے"

لوشنگٹن "نہین اتفاق سے نہ آسکا۔ بیمار ہوگیا تھا"

بیگم "ہان مگر تمہارے چہرے سے تو بیماری نہین معلوم ہوتی (ہنسکے) اگر مرض عشق ہو کیونکہ مسٹر رو برٹس (بیگم کا داماد جو قریب کھڑا تھا) مینے تمہاری طبیعت کے نا ہبیشنگوئی کی ہی تم اکثر تنہا گردش کرتے رہتے ہو اور سوائے سائیس کے کوئی تمہارے ساتھ نہین ہوتا ؎

اندنون جوش جنون ہے مرے دیوانے کو

غرض اسی قسم کا مذاق ہوتا رہا۔ مجھے کیا یہ باتین سنتی ہوئی مین باہر آئی۔ تو جینٹ سے مڈبھیڑ ہوئی۔ بجانے کیا بات تھی کہ اس بڑھیا پر خواہ مخواہ مجھے غصہ آتا تھا۔ اسنے مجھے معمولی طریقے سے سلام کیا اور چلی گئی آگے بڑھ کے مجھے یاد آیا کہ میرا اسنی ہینگ دوکان پر رہگیا ہی یہی باقیماندہ پونجی تھی۔ پلٹی ہوئی پھر گئی اتنے لوشنگٹن ایک نوجوان سیاہ چشم لیڈی سے باتین کر رہا تھا دیکھتے ہی میری جانب متوجہ ہوا۔ مگر مین ٹال گئی۔ اور تھیلی لے چلی آئی۔ سامنے پھر بوڑھیا جینٹ موجود۔

اب مین سوچنے لگی کہ میرے لیئے کیا مناسب ہے آیا کھلم کھلا کسی سے تعلق کرلون اور آرتھر ہیبرٹ کے ملنے سے مایوس ہو جاؤن یا جینٹ اور بیگم ٹی سن پر ثابت کر دون کہ مین ایک پاکباز عورت ہون تاکہ وہ مسٹر موریز کو اطلاع دین اور وہ مسٹر ہیبرٹ سے عقد کر دے۔ مگر یہ ایک بعید از قیاس بات ہی اور کارز مین سیکڑون جوان ہین امون سے رشتہ محبت جوڑنا آسان ہی۔

دن ہی مینے مکان کی دہلیز پر قدم رکھا بیگم ٹی سن نے بڑھ کے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور بہت خلق و مدارات سے پیش آئی۔

بیگم نے سن کے "بیگم ولسن تم حیران ہو گی کہ یہ عجب قسم کی عورت ہے۔ اُلّو کی سی خاصیت ویرانہ پسند۔ مگر کیا کروں کچھ ایسی مجبوریاں ہیں کہ گوشۂ عافیت میں بسر کرنا ہی بہتر معلوم ہوا۔"

مین "بیگم آپ کس خیال میں ہیں۔ اجنبیٹ کیوجہ سے اگر آپ نے مجھ سے ملاقات نہ کی اور آمد و رفت نہ رکھی تو قابل گرفت بات نہیں ہے"

بیگم "اچھا اب سے آئی گھر سے آئی جب تک ہم یہان ہیں روزمرہ تم مجھسے ملتی رہو۔ تنہائی کاٹے کھاتی ہے نہ کوئی مونس نہ غمگسار۔ دوسرے علاوہ بریں تو اور لوگوں سے مجھے ملنا بھی گوارا نہیں۔"

مین "میں بھی آپ ہی کیطرح اس شہر میں اجنبی ہوں"

بیگم "تعجب ہے کہ یہ حُسن اور تنہائی ؎

نام خدا ہو جوان کچھ تو کیا چاہیئے

ہاں شاید آپ کے خاوند کو انتقال کئے ہوئے بہت زمانہ ہوا۔"

مین "سبب یہ ہے کہ ابھی میں اپنا بوجھ آپ سنبھال سکتی ہوں۔"

اتنے میں بوڑھی خادمہ آگئی اور میں اوس سے شام کو ملنے کا وعدہ کر کے اوٹھ آئی۔ مگر آج کی ملاقات سے شبہات میں اور ترقی ہو گئی سہ پہر کو حسب معمول جی بہلانے نکلی راہ میں ایک بڑھیا بیچاری فاقوں کی ماری چھ سات بھوکے بچوں کو لیئے عینک لگائے جاتی تھی مجھے اسکے حال زار پر ترس آیا اور جیب سے ایک شلنگ نکال کے حوالے کیا۔ پشت سے ایک آواز آئی۔

آواز "؎ گل پھینکے ہیں غیروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

حُسن اور اوسکے ساتھ فیاضی اور رحمدلی دشوار بات ہے۔"

یہ صدا مسٹر لوشنگٹن کی تھی اب وہ قریب آگیا اور چند شلنگ بوڑھیا کے تواضع کیئے۔ میں نے جواب دینا مناسب نہ جانا اور آگے چلی اب یہ بھلا کا ہیکو پنڈ چھوڑ ساتھ ہوئے۔"

لوشنگٹن "اللہ اللہ یہ حُسن خداداد اور یہ سخاوت کیوں نہو دل گرفتار کر نہ کیا

ہر طرح کا سامان جمع ہے۔"

مین ۔" مسٹر لوشنگٹن آپ بہت خلیق ہین جو مجھ نکمی کی تعریف کرتے ہین۔"

لوشنگٹن ۔" اہاہ آپ میرے نام سے بھی واقف ہین۔ ضرور میرے بخت کا ستارا اوج پر ہے۔ اور آہ نیم شبی مین اثر ہے۔ مدت سے مین آپکی محبت مین مبتلا ہون مگر جرأت نہ ہوئی کہ عرض حال کرتا گو ایک اجنبی کا اظہار الفت کرنا بہونڈی بات ہے مگر اپنے نزدیک مین اجنبی نہین چاہے آپ سمجھین یا نہ سمجھین۔ آپ نے اکثر مجھے نگاہون کے ذریعے سے اپنی صورت کی پرستش کرتے دیکھا ہوگا۔

مین ۔" صاحب جوہری کی دوکان پر دو بیگمین آپ سے باتین کرتی تھین مین نے بھی نام سن لیا۔"

لوشنگٹن ۔" مین بھی آپ کے نام سے واقف ہون۔ جہان آپنے میرا نام سنا ہوگا وہان یہ بھی کہ میری حالت مین کوئی تغیر آگیا ہے اور مین سوسائٹی سے کنارہ کش ہون۔" آپ خفا ہوجائینگی اگر مین کہون کہ یہ سب آپکے طفیل سے ہے۔"

مین ۔" پھر خوش کیون نہو مجھ بیچاری کو ناحق آپ الزام دیتی ہین۔"

لوشنگٹن ۔" معاذ اللہ آپ کو الزام دون یہ تو مجال نہین۔ شاید یہ سب کچھ اپنے دل بیقرار کے باعث ہو۔"

مین ۔" ہان اب آئے راہ پر۔"

لوشنگٹن ۔" خدا کے لیے ناراض نہونا مین صاف کہتا ہون کہ میری جان تیر قربان ہو امید تو ہے کہ میرے اور آپکے تعلقات مین کوئی دوسرا حائل نہو۔"

مین ۔" ہان مین تنہا ہی ہون۔"

لوشنگٹن ۔" پھر تو مین اپنی مقصد برآری کی امید کرسکتا ہون۔"

اب بیم و امید کی حالت مین یہ شخص کھڑا ہوگیا۔

مین ۔" صاحب سُنئے یہ کھیل نہین ہے کہ بنایا اور بگاڑا۔ مین آپکی درخواست پر غور کرونگی۔"

لوشنگٹن ۔" اچھا تو کل آپ کسیوقت تکلیف کیجیے اور مجھ سے ملیے۔ مین خدا نخواستہ کوئی غریب آدمی نہین ہون آپکے خوش رکھنے کے لیے میرے پاس کافی

سرمایہ موجود ہے۔"

میں "ایک شرط ہے وہ یہ کہ آپ اپنا پتا مجھے بتا دیجیے اگر میں کل دوپہر تک آپکو بذریعہ خط اطلاع دوں کہ فلاں مقام پر ملئے تو آپ سمجھ لیجیے گا کہ آپ کی درخواست منظور ہوئی۔ ورنہ آپ خاموش رہیے گا اور جیسا کہ شرفا کا برتاؤ ہے میری مرضی کی مخالفت نہ کیجیے گا۔"

لوشنگٹن "بہت خوب"

پھر وہ چلا گیا مجھے خیال تھا کہ جینٹ کمین پیدا ہوئی تھو مگر اوسکا بارہ بارہ چوبیس کوس پتا نہ تھا۔ میں نے اس خیال سے مہلت طلب کی کہ چلکر آج بیگم ٹنی سن کا بھید لوں اگر واقعی مسٹر موریر نے اوسے بھیجا ہے اور آرتھر یا جینٹ کے ملنے کی ذرا بھی امید ہے تو لوشنگٹن کو دھتا بتاؤنگی نہیں تو ابھی اسکی باری ہے۔

افسوس میں نے بیگم ٹنی سن سے ملاقات کی اور جو کچھ میں نے اونکے بیان سے اقتباس کیا وہ بالکل میرے گمان کے مخالف تھا۔ وہ بالکل اجنبی تھی نہ میرے حال سے باخبر نہ اپنے راز کی ظاہر کرنے والی۔ رہی سہی امید جو باقی تھی اوسکا خون ہو گیا اور میں نے لوشنگٹن کو حسب وعدہ بذریعہ تحریر اطلاع دی کہ ایک بجے آپ مجھسے شہر سے ایک میل فاصلے پر جہاں گنجان درخت ہیں ملیے"

وقت موجودہ پر بناؤ سنگار کرکے میں روانہ ہوئی لوشنگٹن موجود تھا ناظرین اسکی صورت بہت ہی پیاری اور بھولی بھولی تھی اگر وہ مجھے چاہتا تھا تو میں بھی اوسکو پیار کرتی تھی۔ معمولی آؤ بھگت اور معانقہ کے بعد میں نے حسب قاعدہ اپنا اصلی نام اور اپنا ایلفریڈ اور کپتان سیڈنم کے خوفناک واقعے کی اطلاع دیکے اوسکی محبت کا امتحان لیا۔ اوسنے ذری بھی پروا نہ کی۔

ہاں اوسنے خود ایک بات کی کہ خدا کیلیے میری اور تمہاری محبت کا راز افشا نہو کیونکہ میری آمدنی محض اپنے اعزہ پر چلتی ہے اگر وہ سن لیں کہ میں نے اسطرح کا تعلق پیدا کیا ہے تو ضرور خرابی ہوگی۔ سو تمٹن میں ایک مکان کرایہ کا مع ضروری سامان کے میں تمہیں لیے دیتا ہوں تم بآرام تمام وہاں رہو۔ میں ہمیشہ تمہاری خدمت میں نہ رہ سکونگا بلکہ زیادہ سے زیادہ ہفتے میں دو ہفتے۔"

مین "کہین تمھاری شادی تو نہین ہو گئی "
لوشنگٹن "نہین نہین سب وہی ہی جو مینے بیان کیا "
مین " تو سمجھ لو کہ عاقبت اندیشی کی دور بلا - ممکن ہے کہ یہ تعلق تمپر کوئی آفت نازل کرے -"
لوشنگٹن " نہین آفت آنے نہ آئیگا مین ذمہ دار ہون تم باتین نہ بناؤ - میرے خیال مین ایک مکان شہر سے تین میل کے فاصلے پر نہایت عمدہ موجود ہے ابھی ابھی ایک شخص نے اوسے چھوڑا ہے - مکان آراستہ ہے ملازم بھی متفرق نہین ہوتے پاتے ہین مین اوسے روکے لیتا ہون "
مین " بہتر ہے - گاڑی نہ خرید کرو صرف گھوڑے کی سواری کافی ہوگی "
لوشنگٹن " اچھا کل یہان مین انتظام کر لونگا - تم اسی مقام پر کل مجھ سے ملاقات کرنا - خدا حافظ -

# بیسرھوان باب

## "ہیو اسٹاک کی سزاے اعمال"

حسب وعدہ لوشنگٹن سے دوسرے روز مینے ملاقات کی معلوم ہوا کہ حسب وعدہ ویلا کرایہ پر لیلیا گیا ہی اب صرف ہملوگون کے جانے کی کسر ہے باقی کل سامان تیسن ہے ارادہ ہوا کہ شام تک چلی جاؤن - اپنے روانہ ہونے کی خبر مین پہلے ہی مشہور کر چکی تھی اسوجہ سے چلا جانا لوگون کو حیرت مین نہ ڈالتا - بوقت ملاقات لوشنگٹن نے ایک چھوٹا سا پیکیٹ دیا جسمین پانسو پونڈ کے بنک نوٹ تھے اور تاکید کے ساتھ کہا کہ میرے تعلق کا چرچا نہو تو بہتر مین خود اسوجہ سے مشہور کرنا پسند نہ کرتی تھی کہ شاید بیگم ٹی سن میری توہین آئی تو کیون وہ خبر پائے - مینے کوئی بات ابتدا سے انتہا تک اپنے متعلق اس عورت بیان ہی نہین کی -
غرضکہ روپیہ دیکے لوشنگٹن چلا گیا اور مین آیندہ کی فکر مین غرق خدا معلوم کتنی دیر بیٹھی گئی ایک تو روپیون سے مٹھی گرم دوسرے آیندہ راحت و آرام سے رہنے کی اور اپنے حسن و جوانی پر ناز - خود نمائی اور خود پسندی اور خود ستائی نے مجھے بالکل

مست بنا دیا تھا اتنے مین ایک شخص میرے پیچھے سے آ آ معلوم ہوا مرڈکے جو دیکھتی ہون تو ہیورسٹاک ہے۔

گو رمیگیٹ والے واقعے کو چار سال کا عرصہ ہوا چاہیئے تھا کہ کچھ نہ کچھ اسکی صورت مین تغیر ہوا ہوتا مگر یہ اوسیطرح خوبصورت اور ویساہی لباس پہنے تھا۔

ہیورسٹاک "دیکھیے کس مدت کے بعد ملاقات نصیب ہوئی اللہ اللہ زمانے نے ہزار دن چرخ مارے لیکن آپ کے حسن و جمال کا آفتاب خط نصف النہار ہی پر رہا۔ دن دونا اور رات چوگنا ہی۔ یقین تو ہی کہ آپ نے پرانے واقعے کو دل سے بھلا دیا ہوگا۔ اور مجھے قابل محبت بھائی سمجھتی ہونگی"

مین "کیون نہین۔ آپکی طرف سے ایسا ہی دل ٹھنڈا ہی۔ دیکھو مجھے چھیڑو نہین ورنہ یاد رکھو سہ

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

مجھے امید ہی کہ تمھاری بہن جونا خوش وخرم ہوگی۔ وہی جونا جو تمکو کٹنی کا کام دیتی ہے"

ہیورسٹاک "کیا تمھین خبر نہین ایک سال ہوا کہ اوسکی شادی ہوگئی اور تمھارے آشنائے دیرینہ کپتان فورنکو کے ساتھ بآرام رہتی ہے"

مین "ہان! کپتان فورنکیو ضرور اک قابل محبت شخص ہی گو جونا سے میرا دل صاف نہین مگر اس خبر کو سنکے مین خوش ہوئی۔ تمنے اپنی بہن کو ضرور کل گذشتہ حالات کی اطلاع دی ہوگی"

ہیورسٹاک "یعنے کپتان فورنکیو کے اور تمھارے تعلق سے۔نہین وہ بالکل بیخبر ہی تم خاطر جمع رکھو۔ جب سے کپتان کے باپ نے انتقال کیا اور خطاب وغیرہ کا مالک فورنکیو ہوا وہ لندن مین نہین رہتا۔ شادی کے بعد وہ ایک مرتبہ صرف لندن مین آیا تھا۔ مگر تمنے بھی کیا نام روشن کیا ہی کیون نہو ابھی چند روز ہوئے کہ اخبارات مین جدہر دیکھو مس لیمبرٹ کی دھوم ہے بیچارے سیڈنم کے ساتھ کیا اچھا سلوک کیا ہی اچھا اب بتاؤ تم کیا کر رہی ہو اور تمھین کیا منظور ہی۔ میرے ساتھ باقاعدہ شادی کروگی یا یونہین رہوگی"

مین "تم بڑے بیحیا ہو شرم نہین آتی۔ ہزار مرتبہ مینے سمجھایا کہ مجھے نہ ستاؤ مگر تم باز نہین آتے (اب مین غصہ مین تھر تھر کانپنے لگی) دیکھو جب اونٹ پہاڑ کے نیچے آتا ہے تب

ابھی اوجان ہو لیجاتا ہے۔ یاد رکھو کہ ؎

ہم خاک نشینون کا ستانا نہین اچھا
بن جاینگے افلاک جو فریاد کرینگے

تمنے اپنے دوست بلمور کا حال سنا ہی ہوگا کہ کسطرح اوسنے مجھپر فتح حاصل کی۔ اور اوسکے خمیازے مین کسطرح اپنی لعل سی جان گنوائی"

ہیورسٹاک:۔ (اپنا چرٹ پھینک کے) تو کیا پیاری ابتک ابھی تک میری جانب سے تمہارا دل صاف نہین ہوا۔ اب جانے دو میری خطا معاف کرو۔"

مین:۔ جب تم اپنے کیفر کردار کو پہونچ جاؤ گے خود بخود قصور معاف ہوجائیگا۔ سنو۔ مارکولس بلمور نے اپنی بے ایمانی کی سزا کیونکر پائی۔ میری آبروریزی کے چندروز بعد اتفاقیہ مین اور وہ دونون ایک ہی جہاز پر سفر کرنے بیٹھے۔ (مینے کل واقعہ بیان کیا جانکنی کے وقت مینے اوسکی خطا معاف کی کیونکہ وہی موقع تھا"

ہیورسٹاک:۔ (متمسخرانہ انداز سے) ہوہوہوہو افسوس جب مین مرنے لگونگا تب ہی میرا قصور معاف ہوگا۔"

مین:۔ ابھی تو ہنستے ہو آیندہ یہ تمسخر خون رولائیگا۔ او نادان یاد رکھ گو کوئی انسان دنیا مین مجھ بے وارث دکھیا کا عوض لینے والا تجھسے نہین ہے۔ مگر وہ پوشیدہ طاقت وہ غیبی لاٹھی وہ آسمانی ہاتھ جو غریبون کی مدد دردمندون کے انتقام لینے کے لیئے ہے تجھے اسطرح مزا چکھائے گا کہ تو حسرت و یاس لیکے بے اپنی جوانی کا لطف اوٹھائے دنیا سے ناپید ہوجائیگا۔ (پھر مینے نہایت جوش کے ساتھ گویا کوئی فرشتہ غیب سے میری باتونکی تصدیق کررہا تھا ونسٹر اور رہورلیس اور مارکولس بلمور کی کہانی بیان کی۔ کہ کسطرح اونہون نے اپنی بداعمالیون کی سزا بھگتی)۔

ہیورسٹاک:۔ (متاثر ہوکے) اللہ اللہ صرف ایک ایک گناہ کے مکافات مین تو اون سبنے یہ سزا پائی مگر اپنی تو کہو کہ

ستر چوہے کھا کے بلی حج کو چلی

تمہارا کیا حشر ہوگا"۔

مین:۔ ہان مین کچھ گناہون سے بری تھوڑی ہون مگر تم لوگون کی طرح نہ مینے کسی،

انسان کی حق تلفی کی نہ کسی مظلوم کو ستایا نہ کسی کا دل دُکھایا۔ غرض حق العباد میرے ذمہ ذرہ برابر نہیں۔ بہتر ہو گا کہ اب ہم اپنی ملاقات کو ختم کرین "

ہیورسٹاک "خیر تم آزاد ہو جو جی چاہے اور کہہ لو مین بُرا نہین مانتا۔ ہم اور تم دونون ایک ہی راستہ جانا چاہتے ہین اگر نامناسب نہو تو مجھے اپنے ساتھ تھوڑی دور چلنے دو"

مین یہ سوچ کے کہ آگے بڑھکے باصرار اس تکلیف دہ نا ملائم ہمراہی کو ختم کرونگی۔ اوسنے ساتھ دینے دیا۔ کیونکہ کچھ کسان قریب تھے تنہائی نہ تھی۔ اب مین تیز قدمی کے ساتھ آگے جاتی تھی اور وہ عقب مین۔ راہ کچھ ایسی کدھب تھی کہ وہ برابر نہ چل سکتا تھا۔ دور و یہ بے انتہا نشیب چکنے چکنے پتھر وکا تنگ ڈھلوان راستہ اور پتھر بھی اچھی طرح جمے نہ تھے۔ پگڈنڈی پر تو مین تھی اور پتھرون کو نا ہموار دوہ آتا تھا۔ خوفناک ہونے کے ساتھہی یہ ایک دلاویز قابل سیر دخوش منظر جگہ تھی۔ دامن کوہ مین سبزہ زار اور آبشار ایک ساتھ ہی عجیب لطف دکھارہے تھے اتنے مین ایک کسان نے آواز دی۔

او صنعتمین ذری ہوشیاری سے پاؤن رکھیے ایسا نہو کہ آپ کی جلدی نقصان پہونچاے بمشکل یہ الفاظ مین سننے پائی ہونگی کہ ایک دردناک چیخ مجھے سُنائی دی اور یہ چیخ مارکوئس بلمورا اور ونٹر دونون کی آواز سے مشابہ تھی۔ پیچھے مڑکے جو دیکھتی ہون تو ہیورسٹاک ندارد۔ بات یہ ہوئی کہ پتھر اچھی طرح جمے نہ تھے اور چکنے بھی تھے پاؤن پھسلتے ہی سیکڑون سلین کہرا گئے اوسکے سینے پر گرین سنبھلنے بھی نہ پایا سیدھا تحت الثری کو سدھار امینے کوشش کی کہ مدد کرون مگر وہ دم توڑ رہا تھا اور پے درپے کراہنے کی آواز آتی تھی ظاہر ہے کہ عورت کتنی ہی جری کیون نہو ایسے موقعو نپر بدحواس ہو جاتی ہے نا امیدی اور خوف کی حالت مین مین بھی چکر کھاکے گری۔ اتنا مجھے یاد ہے کہ جو کسان اوسکی جان بچانے دوڑے تھے اونہون نے کہا۔

"حیف یہ نوجوان تو سرد ہو گیا "

تھوڑی دیر کے بعد میری پراگندہ خاطری مین تخفیف ہوئی اور کچھ نقدا ون غریبون کو دیکے مین مکان چلی جاتی تھی کہ لاش، کے ورثا کو پولیس خود ہی تلاش کریگی۔ مکانپر آتے ہی مینے واشنگٹن کو چھٹی لکھی "ابھی مین سنہ مکان مین نہین جاسکتی چند روز توقف کیجئے "

معلوم ہوا کہ بیگم ٹنی سن بھی بیمار ہے اور ڈاکٹر نے ملنے جلنے کی ممانعت کردی ہے۔
اس امر کو خدا بہتر جانتا ہے کہ مینے ذرا بھی اوسکی موت پر خوشی نہین کی بلکہ میری مین آرزو تھی کہ کسی طرح یہ خلاصی پائے شب بھر میری آنکھ نہین لگی دماغ مین خوفناک تصویرین گردش کررہی تھین۔ ہائے اس نوجوان ناشاد کے گناہون نے مجھے دل سے بددعا کرنے پر مجبور کیا۔ افسوس صد افسوس صاحبان عیش وعشرت اور خداوند نعمت اپنی ذراسی خواہشون پر دوسرون کی آس توڑنا اور او نپر جبر کرنا روا رکھکے آخرت مین ہزار طرح کی رسوائیان اپنے نامۂ اعمال مین لکھواتے ہین۔ کاش میری زبان اوسوقت بند ہوگئی ہوتی جبکہ مینے اوسے کوسا تھا۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ میری ہی بددعا کا اثر تھا جسنے اوسکی جان میری آنکھون کے سامنے لی۔ پھر کسوقت جبکہ پیشین گوئی کو پندرہ منٹ سے زائد کا عرصہ نہوا تھا۔
خدا خدا کرکے صبح ہوئی۔ حوائج سے فراغت کرکے مینے بیگم ٹنی سن کی خیر وعافیت دریافت کی اور خواہش ظاہر کی کہ اگر مین کوئی خدمت انجام دےسکتی ہون تو ضرور مجھے لیجایئے۔ مگر جلینٹ نے اپنی بیگم کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ کل سے آج مرض مین زیادہ شدت ہے۔
وقت مقررہ پر مین اوس مقام پر گئی جہان لوشنگٹن سے ملتی تھی۔ وہ موجود تھا۔ میرے چہرے کی زردی نے اوسے متحیر کردیا۔
لوشنگٹن ”ہامین بیگم تمہاری یہ کیا حالت ہے“
مین ”کیا تمنے اخبارات مین کسی جانکاہ حادثے کو جو کل واقع ہوا نہین دیکھا“
لوشنگٹن ”ہان دیکھا کیون نہین شاید وہ تا معلوم تم ہی تھین۔ جو ہیورسٹاک کے ساتھ چہل قدمی کررہی تھین۔
مین ”ہان ہیورسٹاک میرا خالہ زاد بھائی تھا۔ لوگ متحیر ہونگے کہ وہ بیگم کون ہے“
لوشنگٹن ”بیشک متعجب ہین۔ اسی وجہ سے تمہاری رنگت بدلی ہوئی ہے“
مین ”افسوس چند منٹ بیشتر اوس بیچارے کو مینے بہت سخت سست کہا تھا۔ کیا اسکی ضرورت ہے کہ مین نام اپنا شائع کردون“
لوشنگٹن ”نہین کوئی ضرورت نہین۔ اچھا ابھی چند روز تم تامل کرو۔ اور صرف

ایک گھنٹہ اگر مناسب سمجھو تو مجھ سے تنہائی میں ملا کرو۔"
مین "بہت بہتر۔ اچھا خدا حافظ۔"
چند منٹ میں مینے دیکھا کہ لوشنگٹن گھبرایا ہوا چاروں طرف دیکھ رہا ہی کہ شاید کوئی دیکھتا ہو
مین متعجب تھی کہ یہ خوف کیونکر اسکو اتنی بڑی جرات کی اجازت دیتا ہی۔ مگر خیر ہوگا مجھ
اس سے کیا۔ اگر کچھ نفرت انگیز بات ہوگی تو وہ اسکا ذمہ دار ہے۔"
ایک ہفتہ گزر گیا اور اب میری طبیعت بالکل سنبھل گئی تھی۔ بیگم ٹنی سن اور اوسکی
جاسوس ماما دونوں دہ بیٹی تھین مین اول سے اپنا راز ان دونوں سے چھپائی تھی
اس حالت مین انکی گوشہ نشینی میرے لیے عمدہ بات ہوئی۔ بعد صحت میڈم ٹنی سن
ڈاکٹر کی رائے سے ہمیشائر اپنے وطن جانے لگی اور مجھ سے ملنے آئی ہزاروں دعائیں
دیتی کہ آپ نے بہت ہی محبت سے میری خبر گیری کی اور چلی گئی۔
ادہر وہ ہمیشائر گئی ادہر مین لوشنگٹن کے ہمراہ مسٹر اوتھ ویلا مین جا رہی۔ اس
عرصے مین مینے اپنے نئے محافظ کی طبیعت کا خوب اندازہ کیا۔ یہ شخص ہر طرح سے
مہذب شائستہ لائق اور خوبصورت ثابت ہوتا تھا۔
عموماً اسکا قاعدہ تھا کہ سر شام آثارات بھر رہتا اور تڑکے ناشتہ کرکے چلدیتا۔
سیر و تفریح مین یہ بیچارہ لوگوں کی نگاہوں سے بچنے کی کوشش کرتا تھا۔ کہ
افشائے راز نہو جائے۔
کئی ہفتے جب جاتے گذرے ماہ اگست کا وسط تھا اور مسٹر ہوریز کا مکان چھوڑے
ہوئے مجھے چار ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا اس عرصے مین مینے اپنے والد کو کوئی تحریر
نہین بھیجی تھی مگر اب مینے متواتر خطوط لکھے اور ایک کا جواب نہ آیا سخت پریشان
ہوئی۔ ایک ہفتہ اور گزرا۔
لوشنگٹن "تم پریشان کیون ہوتی ہو۔ اگر دل زیادہ گھبرائے تو اپنے باپ کو دیکھ آؤ۔"
مین "اچھا تو ہی۔ یہ خط جو مینے منشی کے نام لکھا ہے اسکا جواب آئے تو مین جاؤن
جبتک تم اپنے رشتہ دارون کے پاس جا رہو کہ وہ بدظن نہون۔ اور غیر حاضری
کی تلافی ہوجائے۔"
میری یہ رائے اوسے پسند آئی۔ گو میری غیرت تقاضا نہ کرتی تھی کہ پھر اوس بستی

مین مُنہ دکھاؤن جہان ہزار طرح کی ذلت مجھے اور میرے خاندان کو نصیب ہوئی
تھی مگر فطرت کے تقاضے سے مجبور تھی۔ اتنے مین منشی کا خط آیا کہ تمہارا بدقسمت باپ
پاگل خانے کی ہوا کھا رہا ہے “

ہائے افسوس! کیون مین زندہ رہی جو یہ خبر بد سنی مگر نہین میرا زندہ رہنا ہی اچھا ہوا
کہ وہ غریب پاگل خانے کی مصیبتون سے بچ جائیگا۔

جس وقت یہ دلسوز خط میری نگاہ سے گزرا مین غش کھا کے زمین پر گر پڑی۔
جب آنکھ کھلی تو لوسٹنگٹن کو جزع فزع کرتے پایا۔

**لوسٹنگٹن** ” پیاری مین خود جاتا ہون اور تمہارے والد کو جسطرح بنتا ہے اس
مصیبت سے نجات دلاتا ہون۔

**مین** ” (اس خیال سے کہ کیا اپنے باپ کی حالت زار اسکو دکھاؤن) نہین پیارے مین ہی
جاؤن گی۔ کسی کی ہمراہی کی بھی ضرورت نہین اکیلی ہی جاؤنگی “

**لوسٹنگٹن** ” اچھا تو کافی مقدار روپیہ کی اپنے ساتھ لو اور جلد جاؤ۔ جب تمہین ضرورت
ہو تو مجھے وہان پہونچا ہوا سمجھنا “

غرض مین اوسی روز مین تن تنہا ہزار رنج والم ریورڈیل پہونچی۔ وا مصیبتا کہ جس
باپ کے دو ہٹے کٹے فرزند موجود ہون وہ یون کس مپرسی کی حالت مین پاگل خانے
کی ہوا کھائے۔ لڑکی آشناؤن کے ساتھ مزے اوڑائے اور صاحبزادے تمام زمانے
مین چوریان کرتے اور جوتیان چٹخاتے پھرین۔ ہزار افسوس جو شخص ہادی دین کا معزز
خطاب رکھتا ہو وہ یون عالم بے عمل ہو کے ننگ خلائق ہو۔ اور شراب کے خم لنڈھائے۔
مجھے اونکی اصلی حالت دریافت کرنا تھی اس غرض سے مین اوس وکیل کے پاس گئی
جسنے بیشتر چند مقدمات مین پیروی کی تھی وہان ایک ایسی کہانی سنی جسکا وہم وگمان
بھی مجھے نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ مسٹر لیمبرٹ نے میرے جانے کے بعد چند روز تو بیشک
بکفایت شعاری گزارے مگر پھر رفتہ رفتہ اپنی پہلی طرز پر آگیا اور خوب فراخ دلی کے
ساتھ شراب نوشی پر کمر باندھی۔ اور غضب یہ کہ ایک مشتبہ چال چلن کی ادھیڑ عورت
کو گھر مین ڈال لیا۔ لبستی پہونچتے تھوڑی تھوڑی اوڑنے لگی اوس شہکارانے یہ تاڑ دیا
دیکھا قرض دام کی کثرت ہوئی آخر یہ مردار بالکل اونہین اپنے قبضے مین لے آئی۔

بشپ کو خبر ہوئی اوسنے مقدمہ قائم کیا جو عدم ثبوت میں خارج ہوا اب اوطمینان ہوا۔ مگر اونٹ کی چوری جھکے جھکے کیونکر ہو سکتی۔ آخر ہاتھرن سے منتقل کیے گئے۔ اور ریورڈیل میں مانٹ پادری کی جگہ دیگئی۔ میرے خطوط وہ مردار خادمہ اوڑا ڈالتی تھی اور اونکو خط بھیجنے سے روکتی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ قرض کے ہاتھون جیلخانہ دیکھا اور چھ ماہ سے برابر اسی مصیبت میں ہو اب خطرہ بھی ٹل گیا ہو۔ افسوس افسوس میری غفلت پر خدا کی مار۔

یہ کیفیت سُنکے میرے آنسو نکل آئے اور میں چیخیں مار مار کے رونے لگی وکیل میرے گزشتہ کرتوتون سے واقف تھا اوسنے کوئی تشفی آمیز کلمہ نہ کہا میں اوٹھکر ہوٹل میں چلی آئی غم کا پہاڑ میرے دل پر ٹوٹا تھا۔ سچ تو یہ ہو کہ گردش فلکی سے تاتمامے عمر مجھ پر ہزار دن مصیبتیں پڑیں مگر جو رنج اور تکلیف مجھے اس ناشدنی سانحے نے پہونچائی کبھی نہیں پہونچی۔ مجھ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اوسی روز پاگل خانے جاتی شب ہوٹل ہی میں بسر کی

# سولھوان باب

## دیوانہ باپ

دوسرے دن میں اوس تاریک مقام پر چلی جہان خدا کسی اشراف کو نہ لیجاے۔ ہاتھرن ہال کے سامنے ہی اون لوگون کا مقر ہے جو باداش جرائم میں بمقتضای ناعاقبت اندیشی طرح طرح کی سختیان جھیلتے اور سر پر ہاتھ رکھکے اپنی قسمت کو روتے ہیں کبھی گمان بھی نہ تھا کہ ایک دن میں اپنے عزیز باپ کو انھیں تاریک کوٹھریون میں سے کسی کوٹھری میں دیکھونگی۔

میری درخواست سے دروازہ کھلا اور ایک سُرخ رنگت والا درشت چہرہ آدمی نکلا۔ اوسنے سلام کیا۔

میں " میں مسٹر لیمبرٹ سے ملنا چاہتی ہون "

محافظ جیل " شاید آپ اونکی رشتہ دار ہیں "

میں " ہان میں اونکی بیٹی ہون۔ (یہ کہکے مینے ایک اشرفی اوسکے ہاتھ رکھی) براہ مہربانی آپ مجھے اون تک پہونچا دیجئے "

محافظ "بیگم یہ قید خانہ ہی - چلئے - (ایک اور شخص سے مخاطب ہو کے) ام یہ مس لیمبرٹ صاحبہ نہایت معزز بیگم ہین انکی خاطرداری بہت اچھی طرح کی جائے"

غرض یہ دوسرا اجنبی دربان ایک کنجیونکا گچھا لئیے میرے ہمراہ ہوا - ہر دروازے مین بڑے بڑے قفل لگے تھے - کئی کوٹھریان طے کرنے کے بعد مین اپنے باپ کی جائے قامت تک پہونچی - میری حالت ناگفتہ بہ تھی بند بند میرا کانپتا اور رویان رویان میرا تھرا رہا تھا - افسوس اوس غریب بیکس کی بے یار یادری پر جسکی رنگت زرد آنکھین حلقے مین سر جھکا ہوا ناخن اور بال بڑھے ہوئے حسرت و یاس کا دور دورہ حواس خمسہ غائب اور عقل ندارد تھی سامنے کی کوٹھریون مین ایسے ہی کئی مجنون تھے جنمین سے بعض اپنے تئین سلطان بعض ولی اللہ اور بعض مرشد سمجھتے تھے -

مجھے اپنے باپ کی حالت زار دیکھکے تاب ضبط نہ باقی رہی اور بے تحاشہ اونکے قدم سے لپٹ گئے "باپ پیارے باپ" پکارنے لگی کئی مرتبہ پکارا مگر وہ کچھ نہ بولا بلکہ ہذیان بکنے لگا - مینے اپنا نام و نشان رشتہ سب کچھ بتایا مگر وہ اجنبی ہی کی نگاہ سے دیکھتا رہا نہ اوسنے میری الحاح و زاری کی پروا کی نہ تسلی و تشفی مین زبان ہلائی - آدھ گھنٹہ تک برابر بکا کی مگر کامیاب نہوئی -

دنیا مین ایک اسی بڈھے کا دم تھا جو مصیبت مین میری تسلی کر سکتا تھا اب وہ بھی نہین رہا - چلو چھٹی ہوئی ؎

ہی چرخ یہی احسان ہے ترا گو عیش نہین آرام نہین
محرومیون سے محروم نہین ناکامیون سے ناکام نہین

تا بکے اپنے دماغ کو پریشان کرتی آخر یہ سوچکے کہ وکیل کے پاس چلئے انکی رہائی اور آرام کے لئیے فکر کرنی چاہئیے مین اپنے باپ کو آخری مرتبہ سینے سے چمٹا کے رخصت ہوئی - اور وکیل کے پاس آئی یہان مجھ سے اور وکیل سے جو باتین ہوئین اونکا نتیجہ یہ نکلا کہ ڈاکٹر بریڈ فیلڈ سرکاری سنٹری افسر کے زیر حمایت و علاج ایک علیحدہ مکان مین آرام و آسایش کا انتظام کرکے اونکو رکھنا چاہیے اور ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ اسکی بابت دینا ہوگا - چنانچہ یہی انتظام کیا گیا ڈاکٹر صاحب نہایت معقول آدمی تھے اونھون نے فوراً منظور کر لیا - اور وعدہ کیا کہ صبح کو مسٹر لیمبرٹ

بُلا لیئے جائینگے بلکہ مین خود لے آؤنگا۔
ایک سال کا پیشگی روپیہ مینے ڈاکٹر کے نذر کیا اور اب قرض کے ادا کرنے کی فکر مین ہوئی وکیل نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ تین سو پونڈ قرض اونکے ذمے واجب الادا ہے افسوس اسقدر رقم کثیر اس ملعونہ خادمہ کے چلیتون اونکے ذمے ہو گئی تھی مسٹر لوشنگٹن نے مجھے باقی روپیہ دیدیا تھا ورنہ مشکل ہوتی۔ یہ رقم بھی ادا کر کے مینے اپنے باپ کی آمدنی کو اس بار عظیم سے نجات دلوائی اب کو یا اونکی بہورٹس کو خود اونکی آمدنی کافی ہو جاتی تھی۔
جس روز ڈاکٹر بریڈ فیلڈ اور ہمین اپنے مکان پر لیگئے ایکمرتبہ پھر مین آخری دیدار کی غرض سے اونکے پاس گئی مگر اونھون نے کسی طرح نہ پہچانا غرض مین ۱۵ دن کی غیر حاضری کے بعد پھر سڈماوتھ ویلا مین لوشنگٹن کے پاس پہونچی۔ اور اوس سے مفصل کیفیت بیان کی پھر اوس سے دریافت کیا "کہ تمھارے رشتہ دار ونکی کیا خبر ہے؟" وشنگٹن "وہ لوگ بالکل بے خبر ہین۔ لیکن یہ ستمبر کا مہینہ ہے گرمیان گزر جانے کے بعد البتہ دقت پڑیگی۔ خیر

اب تو یان چین سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

ین "جہانتک ممکن ہوگا چھپانے مین کوئی کسر اوٹھا نہ رکھینگے۔ آگے خدا کو علم ہے"
ایک ماہ باطمینان تمام ختم ہوا اور کوئی قابل اظہار واقعہ پیش نہین آیا۔
یک روز کا ذکر ہے کہ مسٹر لوشنگٹن بدحواس میرے پاس آئے اور کہنے لگے
مین ابھی سوتھمٹن جاتا ہون بہت شدید ضرورت ہے۔ مین چار دن کے بعد آجاؤنگا
ین "شاید تمھارے رشتہ دار کچھ کھٹک گئے"
شنگٹن "(بناوٹ کی راہ سے) نہین تو"
مین سمجھ گئی کہ یہ چھپاتا ہے لیکن اوسکی مہربانیان یاد کر کے مینے اسکا اظہار بن کیا۔ ہان مجھے یقین ہو گیا کہ زیادہ دنون تک یہ تعلق قائم نہین رہ سکتا۔ ر اگر رہیگا تو لوشنگٹن سخت زحمتون مین مبتلا ہوگا۔
تو چلا گیا اور میرا اکیلے جی گھبرایا۔ کچھ سودا سلف لینے بازار چلی راہ مین

میڈم ٹنی سن سے ملاقات ہوئی۔

بیگم ٹنی سن ”آہاہ بیگم ولسن تم ابھی تک یہین ہو“

مین ”ہان بیگم مین پندرہ روز سے یہان ہون اور اس سے قبل ایک عظیم مصیبت مین مبتلا ہو گئی تھی (اپنے باپ کی معذوری کی طرف اشارہ تھا)“

بیگم ٹنی سن ”ہائے دنیا مین کوئی ایسا نہین جسپر مصیبتین نہ پڑین افسوس تم سی موہنی صورت والی عورتین ان مبتلاے آفات ہین۔ حالانکہ بہت سی آفتین ہم اپنے ہاتھون مول لیتے ہین مثلاً ۔۔۔۔ اچھا اب چلکے ہوٹل مین بیٹھو تو کہون۔ مین ہوٹل ہی مین ٹھہری ہون چلیے“ الامکان میرے جانے کے بعد رک گیا۔

مجھے ساتھ جانے مین کیا عذر ہوتا خیال تھا کہ وہان بڈھی جینٹ سے بھی بھینٹ ہوگی مگر وہ نہ تھی۔ اور بیگم ٹنی سن کی زبانی معلوم ہوا کہ بیمار ہے جب ہم فراغت سے بیٹھ لیے تو اوسنے سلسلہ کلام یون شروع کیا۔

”بیگم ولسن تمنے جب ہم اور تم ایک ہی مکان مین رہتے تھے ضرور مجھے تعجب کی نگاہ سے دیکھا ہوگا کہ یہ کسطرح کی عورت ہے۔ مگر قبل از اظہار واقعہ ضروری ہے کہ مین تمہارا شکریہ ادا کرون جب مین مریض تھی تو متعدد اوقات تمنے خبرگیری کی اور کبھی میری انوکھی طرز معاشرت کو اچنبھے کی نگاہ سے نہین دیکھا۔ ابتدا مین تو مین خود بخود تمسے ناراض رہی اور تمسے ملنا پسند نہ کیا مگر آخر میرے خیالات صاف ہوگئے۔ وجہ یہ تھی کہ تم جو اپنے گھر سے نکل کے دو دو پہر غائب رہتی تھین تو مجھے تمہارے چال چلن پر شبہ تھا۔ بیوی برا نہ ماننا“

مین ”نہین بیگم آپ کہے جائے۔ مین ہرگز ناراض نہین ہوتی۔“

بیگم ٹنی سن ”اچھا۔ مگر جب مینے دیکھا کہ تم روز مرہ اسکی عادی ہو اور جینٹ نے بیان کیا کہ یہ بیگم ویرانون اور جنگلون مین تنہا ٹہلا کرتی ہین تو میرا شبہ دفع ہوگیا اور اس بے بنیاد خیال پر مجھے پشیمانی ہوئی اوسی پشیمانی مین مینے ضروری سمجھا کہ تمسے ملاقات کرون اور معافی چاہون الحمد للہ کہ اتبک تمہاری جانب سے مجھے کامل بھروسہ ہے بیشک تم سی نیک عورت قابل اطمینان ہے“

مین متحیر تھی کہ دیکھون اب یہ کیا کہتی ہے۔

بیگم ٹنی سن نے "بیگم ولٹن میری سوانح عمری بھی قابل سننے کے ہے اگر تم بغور سنو تو تمہین حیرت ہو اب تو مجھے کچھ پردہ نہین رہا۔ سنو مین ایک بیوہ عورت نہین ہون جیسا پہلے تمہارا خیال تھا ہان چند سال بیشتر مین بیوہ تھی۔ میرا پہلا خاوند لاتعداد دولت چھوڑ کے مرا اور اسکے مرنے کے ساتھ ہی بکثرت درخواستین شادی کی آنے لگین۔ مین خوب جانتی تھی کہ لوگ شادی دولت کے ساتھ کرنا چاہتے ہین نہ میرے ساتھ اسلیئے کہ جوانی ڈھل چکی بال کھچڑی ہو گئے حسن کچھ ایسا نہین جو کوئی شیفتہ ہو جسپر لوگ ریجھتے ہین وہ یہی دولت ہے پر اس دولت کے اختلاط پہ میرے عشاق کے چاہ پیار کا اختلاط بھی منحصر رہے چہ ندم خور ندم کے بعد دو کوڑی کے پھیر بھی کوئی میرے ہاتھ سے نہ کھائیگا یا مین خیال تھے ہر درخواست پر انکار کیا۔ مگر ایک نوجوان کچھ ایسا پیچھے ہوا کہ مجھے شادی کرتے ہی بن پڑی یہ نوجوان ایسا خوبصورت تھا کہ میری طبیعت بھی اوسپر آگئی۔ یہ پہلے ہی سے معلوم تھا کہ یہ دولت ہی اسکے رجحان کی باعث ہوئی ہے ورنہ کوئی محبت اسکو میرے ساتھ نہین۔ مگر کچھ لکڑی سمجھکے مینے قبول کر لیا کہ جس طرف چاہونگی جھکا دونگی دوسرے افلاس کی چیل اوسکے سر پر منڈلا رہی تھی ممکن تھا کہ میرے احسانات کے بوجھ مین دب کے بے اعتنائی نکرے۔ خلاصہ یہ کہ مینے شادی کی اور جو میرا گمان تھا تھوڑے زمانے کے بعد وہی ظاہر ہوا یعنے بے اعتنائی بیہودگی۔ حالانکہ بے تعداد روپیہ مین اسکو فضولخرچی کے لیئے دیتی رہی لاکھا روپیہ کے جہاز فصل گرما مین سیر کے لیئے اسنے خرید کیئے سیکڑون پونڈ کے گھوڑے مول لیئے غرضکہ آج کل کے نو عمر جو کچھ شوق رکھتے ہین وہ سب مینے پورے کیئے مگر اوسکا صلہ مجھے کیا ملا نمک حرامی دغابازی چوری چھپے آشنائیان ہونے لگین اسپر بھی مین چپ رہی کہ خیر ابھی جوان ہے مجھ بڑھیا پر کیونکر ہاتھ اٹھا رہے مینے جو اتنی رسی ڈھیلی کی تو دو لگا بالشتون اوچھلنے۔ تمھاری بہت سمع خراشی ہو رہی ہے۔ بیگم ولٹن معاف کرنا"

مین نے اپنے دل مین کہا یہ ذات شریف مسٹر لوشنگٹن تو نہین ہین مگر نام کیونکر پوچھ سکتی ہون اوس سے "نہین آپ بیان کیجیے"

بیگم ٹنی سن نے "بی بی انصاف کرو خدا لگتی کہنا کہ کیا اسقدر ناز اٹھانے پر مین اتنی بھی مستحق نہ تھی کہ ظاہرداری کرکے وہ میرا من مناتا"

میں "کیوں نہیں - واقعی بیگم تمہارا کچھ قصور ثابت نہیں ہوتا"

بیگم ٹنی سن "اب سنو کہ سردی تو جوں تیوں گزر رہی - گرمیوں میں "کاوز" کی سیر کرنے میاں صاحب تشریف لیگئے - اب کیا معلوم کس لیئے مجھسے تو یہی کہا - کہ ملکہ معظمہ جب بورنے "میں تشریف لے گئی تو میں کاوز کی سیر کرونگا - خیر صاحب جائے خدا حافظ - اتنے میں آپنے وہان سے خط بھیجا کہ میں یہان بہت دنون تک قیام کرونگا ایک تو یہ مقام ہی قابل دید ہے دوسرے میرے بہت سے دوست یہان ملگئے ہین -

بیگم ولٹن میں ایک گھاگ عورت گھاٹ گھاٹ کا پانی پیے ہوں مجھ سے حیلہ کرکے کوئی کہاں جائیگا مینے بھی کاغذی گھوڑے دوڑائے - معلوم ہوا کہ ڈہرکے سے عیاشیاں ہو رہی ہیں اور یوں مفت میرا روپیہ لٹایا جاتا ہے -

یہ خبر مینے بلا ثبوت اوس سے کہنی مناسب (نہ) جانی کہ مکر جائیگا جھوٹ میں نے جواب مینے لکھا کہ کچھ مضائقہ نہیں تم وہان رہو میں بھی ایک خاص کام سے لندن جاتی ہوں - انکو دھوکا دینے کیلئے ہی میں بھی کاوز پہونچی اور ایک اپنی رازدار عورت جسکو میرا خاوند نہیں جانتا تھا ساتھ لیتی گئی - یہ عورت نہایت ہوشیار ہے اور اسکا نام جینیٹ ہے - بیگم ولٹن میں کاوز میں تمہارے زیر سایہ مقیم ہوئی - اب مینے کھوج لگانا شروع کیا - خود دن کو نہ نکلتی تھی البتہ جینیٹ کو سراغرسانی کے لیئے روانہ کر دیتی - تمنے اوسے تجسس کرتے دیکھا ہی ہوگا - چند روز کے بعد معلوم ہوا کہ وہ حضرت ایک سیاہ چشم حسینہ پر مرتے ہین - جو اونکے کسی دوست کی بی بی ہے مسز رابرٹ کی نسبت میرا خیال بہت دنون تک مجھے دھوکا دیتا رہا"

میں "مینے بھی اس عورت کو دیکھا ہے جوہری کی دوکان پر - مگر میں نہیں کہہ سکتی کہ مسٹر ٹنی سن بھی وہان موجود تھے یا نہیں -"

بیگم ٹنی سن "ہان دیکھا ہوگا - مگر بعد کو یہ خبر غلط ثابت ہوئی - اور کچھ کچھ مجھے اطمینان ہوا اسی اثنا میں بیماری نے آگھیرا اور طبیب نے حکم کیا کہ فوراً وطن سدہارو چارناچار چلی گئی - اب پھر ٹھیک ٹھیک میاں کی خبر معلوم ہوئی ہے اور اسی لیئے میں یہاں آئی ہوں - دو ہی تین روز میں حال کھلا جاتا ہے میرے مخبر نے

سراغ رسانی کی ہے بلکہ عجب نہین کہ آج سہ پہر تک کچھ حال معلوم ہو جائے۔ جانے کہان ہین چھپا اونہون نے اپنے ہاتھ اپنے پاؤن مین کلہاڑی ماری۔ بڑی خیریت گزری جو کہین مین کل جانداد اس ہرجائی کے نام لکھدون تو مجھے بھیک منگا دے وہ تو میرے عزیزون کا خدا بھلا کرے اونہون نے روک دیا۔"

اتنے مین ماما نے آکے کہا کہ کوئی میم صاحبہ آپکے پاس آئی ہین مین دوسرے وقت ملنے کا وعدہ کرکے رخصت ہو آئی اپنے مکان کا پتہ اسوجہ سے نہین دیا کہ مین اپنا تعلق اسپر ظاہر ہونا بوجوہ مذکورۂ باب سابق پسند نہ کرتی تھی۔

دوسرے روز مسٹر لوشنگٹن کا خط میرے نام آیا کہ "آج شام تک مین تمہارے پاس پہونچونگا۔ باقی سب طرح خیریت ہے"

مینے اونکے لیئے کھانے پینے کا سامان مہیا کرنا شروع کیا۔ خوب عمدہ عمدہ غذائین تیار کرائین۔ دوپہر کو کچھ ضروری چیزون کے خرید کرنے کو بازار گئی راہ مین بیگم ٹنی سن کا وعدہ یاد آیا۔ ہوٹل مین جاکے اونکو پوچھا تو دریافت ہوا کہ وہ علی الصباح لیکایک یہان سے چلی گئین۔

مین دل مین یہ سوچتی ہوئی گھر پلیٹ آئی کہ ایک تو اس بڑھیا کو بڑھاپے مین بڑھبس لگا دوسرے خاوند کمبخت نے بھی ایک طرف سے ناخوش ہوکے دوسری طرف اوسکی تلافی کرنی شروع کی دیکھا چاہیئے بیچاری کیا کیا پاپڑ بیلتی ہے۔

مسٹر لوشنگٹن کے لیئے ہر طرح کا سامان آسائش مینے مہیا کیا شام ہوتے ہوتے سب چیزین طیار ہوگئین۔ میز پر کھانا چن دیا گیا اور مین چشم براہ انتظار بیٹھی اکثر اوقات مین گزشتہ واقعات کو یاد کرلیتی تھی اور اسمین مجھے کچھ لطف بھی ملتا تھا۔ غرض اسوقت بھی کبھی مرل کا خیال آتا کہ خدا جانے وہ کہان اور کس حال مین ہوگی [illegible] ہوسکے جب سنڈیکیٹ مین اوس سے ملاقات ہوئی تھی۔ کبھی جونا اور [illegible] وغیرہ کا تصور بندھتا۔

اتنے مین [illegible] آئی مین سمجھی کہ مسٹر لوشنگٹن آئے ہونگے لپک کے استقبال کو گئی [illegible]

چو دم بر داشتم مادہ بر آمد۔

بجائے مسٹر لوشنگٹن کے بیگم ٹنی سن نکلین لاحول - انہون نے بھی کیا کر یال مین غلہ مارا - نہ مل سکتی ہون نہ صاف جواب دیسکتی ہون - افسوس جسقدر نیک خیال اس بیگم کے میری بابت تھے وہ سب غلط ہو جائینگے - مین اس اُدھیڑ بن مین تھی اور وہ سامنے چلی آتی تھی چارناچار ظاہر داری کر کے ملی -

بیگم ٹنی سن "معاف کرنا مین دیکھتی ہون کہ اسوقت مین تمہارے کسی خاص کام مین خلل انداز ہوئی - مگر تم تو تنہا ہی رہتی ہو - اسوجہ سے مین چلی آئی - اتفاقیہ گاڑی بان سے تمہارے مکان کا پتہ معلوم ہوا ورنہ کاہیکو مکان ملتا -"

مین "نہین آپ کیا فرماتی ہین - یہ عین نوازش ہے میرے حال پر -"

بیگم ٹنی سن بہت رنجیدہ معلوم ہوتی تھی -

بیگم ٹنی سن "نیوپورٹ کا چکر لگائے آرہی ہون اسوجہ سے بہت تکان ہو گئی اک ذرا کے ذرا آرام کی ضرورت ہے -

مین "تو چلیئے اندر تشریف لے چلیئے -"

بیگم ٹنی سن "(اندر جاکے) آہا! ابھی آپ نے کھانا بھی نہین کھایا - کیا آج کوئی مہمان آپ کے یہان آئیگا جو دو آدمیون کا کھانا رکھا ہے یا میری خوش قسمتی سے باورچی نے زیادہ پکایا -"

مین " اون ..... اون ..... دیکھئے .... مگر .... میرے بھائی آنے کو ہین -"

بیگم ٹنی سن "ہان! آپ کے بھائی صاحب! مین ضرور اونکے دیدار سے مشرف ہونگی بیشک جیسی آپ ہین ویسے ہی آپ کے بھائی بھی ہونگے اونکے ہمراہ کھانا کھانا مجھے مرغوب ہوگا - مگر میری گھی .........

مین "جی ہان موجود ہے -"

ایک سائیس مارے خیر خواہی کے بول اوٹھا کہ حضور اللہ کا دیا بڑا سا مکان ہے اگر دس گاڑ بان اور جوڑیان ہون تو اونکے لیئے جگہ نکل سکتی ہے -"

کیا کہون اس ظالم کے بولنے سے مجھے کتنی کوفت ہوئی مگر جیسے آخر حکم دیا کہ ساز گھوڑون سے اوتار لو -

بیگم ٹنی سن "بڑی عنایت ہوگی - واہ کیا ذی خلق ہو تم ایسے ہی آدمیون سے

زمین آسمان قائم ہے - مگر آپ کے بھائی صاحب ابھی نہین آئے مجھے تو اونکا اشتیاق ہی" بنے چبکے سے اپنی خادمہ کے کان مین کہا کہ تم دروازے پر رہو جب مسٹر لوشنگٹن آئین تو اشارہ کرنا مین اونھین سمجھا دونگی اور تم بھی مجھے اونکی بہن کہنا - اتنے مین وہ بھی آگئے خادمہ نے باہر کمرے مین ٹھہرایا اور مین گئی -

مین " پیارے اسوقت عجیب دل لگی ہولی کہ ایک بن بلائے مہمان وارد ہوئی ہین مین نہین چاہتی کہ میرا اور تمہارا تعلق ظاہر ہونے پائے لہذا مینے تمہارا نام مسٹر لیمبرٹ رکھا اور اپنا بھائی تمھین بنایا ہے "

لوشنگٹن " پھر کیا ڈر ہے - جو تمہارا مہمان وہ میرا مہمان البتہ مجھے ہنسی آئیگی - اور اگر کھانا کھاتے وقت تمنے ترچھی نگاہ سے مجھے دیکھا تو مین ہنسی ضبط نکر سکونگا -"

مین " یہ بیگم ٹیٹی سن ایک سخت دراز عورت ہین اسوجہ سے مجھے تمہارے گرویدہ ہونے کا خوف نہین ہی - اب چلو وہ دیر سے منتظر ہے "

ہم دونون مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے بیگم ٹیٹی سن ایک کتاب دیکھ رہی تھی بہت باواز بلند کہا کہ بیگم ٹیٹی سن آپ مجھے اپنے بھائی سے تعارف کرانیکی اجازت دیجیے - لوشنگٹن کی آنکھین چار ہوتے ہی عجب حالت ہوئی - ہم دونون ششدر و پریشان نظر آئے -

# سترھوان باب

## "جگر بند"

دیر تک سکوت رہا پھر بیگم بول اوٹھی -

بیگم " یہ آج کھلا کہ آپ کا نام لیمبرٹ بھی ہے مگر آپنے مجھسے نکاح کرتے وقت تو لوشنگٹن نام بتایا تھا - اور اسکی خبر بھی نہ تھی آپ کی بہن میری ملاقاتی بیگم دلفریب ہین اور ایسی خوبصورت و باعصمت ہین "

اس کمرے مین تین متنفس تھے اور تینون کی حالت جداگانہ تھی لوشنگٹن آب ندامت و خجالت مین غرق تھے مین حیرت زدہ تھی اور بیگم ٹیٹی سن پر غصہ کا حملہ تھا - بعدازان وہ میری جانب مخاطب ہو کے بولی -

"اے تیری قدرت! کیا معلوم تھا کہ کل جب کسی سے مین نے اپنی رام کہانی کہی
وہ آج میری سوت بن جائیگی - غرض ہو بڑی شریف اور تو کیا کہوں - اور ان
حضور سے تو آج ہی دست بردار ہو لی - باقاعدہ طلاق لینی باقی ہے وہ بھی حاصل
ہو جائیگی صرف تین سو پونڈ سالانہ انکی خدمت مین حاضر کیئے جائینگے باقی
اللہ اللہ خیر صلاح -"

نادری حکم سُنا کے بیگم صاحب چلی گئین -

اب میاں لوشنگٹن صاحب جھلائے مگر مینے روکا کہ سراسر تمہاری خطا ہے تمہین تو
نادم ہونا چاہیئے جو کچھ شدنی تھا ہوا -

لوشنگٹن " مگر یہ بتاؤ کہ حالت افلاس مین بھی تم مجھے پسند کرو گی -"

مین " دیکھو پیارے مین نے کبھی خود غرضی نہین کی - انصاف کے خلاف ہے
کہ جب مین ہی تمہاری بربادی کا باعث بنی جاتی ہون تو تم کو چھوڑ کے اور زیادہ
تباہ کردونگی -"

لوشنگٹن " مین تمہین بے انصاف نہین بناتا بلکہ ضروری امر تھا کہ تمہارا عندیہ مجھے
معلوم ہو جائے - مین بالکل نادار نہین ہون تین سو پونڈ مین اور بھی نصف وابستہ
کیا جائے گا -"

مین " پیارے اگر تم پہلے ہی سے مجھے اپنی حالت سے مطلع کر دیتے تو پتہ کیا اچھے
فرشتے بھی ٹوہ نہ لگا سکتے -"

لوشنگٹن " کیا بتاؤں شامت اعمال -"

مین " کئی مرتبہ تم اپنے گھر گئے مگر وہان سے اپنا اطمینان نہ کرتے آئے -"

لوشنگٹن " بڑھیا کے چلتر کی کسے خبر تھی اوسنے مجھے لکھا کہ مین لندن جاتی ہون
مگر وہ وہان نہین گئی جب مجھے معلوم ہوا تو مینے پوچھ گچھ کی وہ ٹال گئی - کھٹکا مجھ
بھی ہوا کہ میری ٹوہ لگائی جاتی ہے - اصل بات یہ ہے کہ مین اس سے اکتا گیا تھا -
صرف دولت کی طمع مین شادی کی - یہ خود مجھپر گرویدہ تھی -"

مین " اوسنے کل مجھ سے بیان کیا کہ وہ تمہین چاہتی ہے اور ہرگز اپنا روپیہ عزیز
نہین کرتی خود معلوم ہے اوسے کہ تم سا نوجوان بے اسکے کہ حد درجہ کی خاطر

مدارات کیجائے ایک بڑھیا قریب المرگ سے ہم بستر نہین ہو سکتا - میرے نزدیک تو وہ ایک ایماندار اور محبتی عورت ہی اور اوسکا غصہ بیجا نہ تھا -"

لوشنگٹن "پھر اس سے کیا مطلب ہے ؟"

مین " مطلب یہ ہی کہ اگر تمہین آرام اور عیش مطلوب ہی تو ہرگز اوسے ناراض نہ کرو - ضرور وہ تمہارا قصور معاف کر دیگی -"

لوشنگٹن " تو صاف صاف کیون نہین کہتین کہ تو اب مفلس ہو گیا - نکل میرے گھر سے - تو اس قابل نہین کہ میرے پاس رہے - بہتر ہی مین جاتا ہون -"

مین " (یہ دیکھکے کہ نصیحت کارگر نہوگی) پیارے تمنے سمجھنے مین غلطی کی - بیشک میرے لیئے ایسی ہی باتین مناسب ہین کہ جو تم دونون مین اتفاق نہ ہونے دین اور تم اس سے خوش بھی ہو گے - مینے دوراندیشی کی راہ سے ایک نصیحت کی تمہارا جی چاہے مانو نہ جی چاہے نہ مانو -"

لوشنگٹن " روز پیاری روز ہرگز اب ایسی نصیحت مجھے نکرنا خدانخواستہ اگر تمسے مفارقت بھی ہو جائے تب بھی مین اس بڑھیا کے سامنے دست التجا نہ دراز کرونگا -"

اگر تمہاری خوشی یہ ہی کہ مین ہر طرح خسارے مین رہون تو صاف جواب دیدو -"

مین " تمنے میرے ساتھ احسان کیئے ہین اور میرا فرض ہی کہ تمکو دسکے عوض مین نیک صلاح دون مین اپنا فرض ادا کر چکی اب جو تمہاری تمنا ہی وہی میری بھی -"

وقت کو گزرتے دیر نہین لگتی ادہر سے ترکم ترکا ہو گئی - ہم دونون علانیہ ایک ہی مکان مین شب و روز رہنے لگے - چند روز بخوشی و اطمینان بسر ہوئی - آمدنی کا باب مسدود ہو چکا تھا - رفتہ رفتہ خرچ کی تنگی ہوئی صرف بیس پونڈ تحویل مین تھے اور سو پونڈ سے زیادہ کا قرضہ دوکاندار پر نکلا - دیکھا چاہیئے کیا ہوتی ہے -

نوکرون کی تنخواہ چڑھی ہوئی ہے وہ علاوہ -

سرزنش و نصیحت متعلق بہ کفایت و تخفیف لوشنگٹن کو بُری ہی معلوم ہوتی تھی - رفتہ رفتہ قرض کی مقدار اتنی زیادہ ہو گئی کہ ششماہی کی آمدنی جو نقلی بیگم ٹی سن نے مقرر کی تھی کفایت نہین کر سکتی تھی - یعنے ڈیڑھ سو پونڈ -

ایک دن مینے کہا کہ گاڑی گھوڑا اس تنگدستی مین رکھنا زیبا نہین - اوسکو اونے

پونے فروخت کرڈالو مگر اوسنے جھڑک دیا کہ اسمین بھرم جاتا رہیگا جو ہوگا ہو رہیگا فکر آیندہ بوڑھون کے لیئے زیبا ہی - تم اسمین کچھ دخل ندو دیکھا جائیگا -

نصیحت وہین تک زیبا ہے جہان تک سننے والے کو تحمل ہو - فساد کرنا مجھے منظور نہ تھا - چپ ہو رہی کہ دیکھون اب اونٹ کس کل بیٹھتا ہے - بے اندیشۂ انجام اللّے تللّے اوڑانے لگے - دے قرض دے قرض -

جب تک کاغذ کی ناؤ پانی مین نہین گھلی چلتی رہی تھوڑے دنون کے بعد تقاضہ دارون نے صبح شام دروازہ گھیرنا شروع کیا - نوکر ایک طرف اپنی جان کو رو رہے ہین اور قرض خواہ ایک جانب -

اب تو مسٹر نوشنگٹن کی سٹی بھولی - خیال آیا کہ لندن جاکے کسی دوست سے معاملت کردن - جورو کی مخالفت نے واقعی عجب روز بد دکھایا - مجھے تجربہ ہوچکا ہے کہ عین وقت پر کوئی دوست نہین کھڑا ہوتا سب بغلین جھانکتے ہین - اوس سے تو مینے کچھ نہین کہا اور جانے دیا مگر مین خود دلمین جواہرات فروخت کرنے کا منصوبہ باندہ کے نیوپورٹ مین ایک سادہ کار کی دوکان پر گئی - کچھ زیور اوسے دکھائے اوسنے قیمت طے کرنا شروع کی -

مین نے صاحب تم قیمت لگاؤ مین خود کل زیور کی قیمت نہین جانتی کیونکہ بعض مہرے خریدے ہوئے ہین اور بعض دوسرون کے صرف بغرض نفع مین بیچتی ہون اور کوئی تاک نہین ہے"

اتنے مین پیچھے سے ایک آواز آئی "نفع کی غرض سے اور کوئی تاک نہین - معاملت کیجئے گا" مین سمجھی کہ سادہ کار صاحب اپنی صاحبزادی سے باتین کرتے ہین - مڑکے جو دیکھتی ہون تو ایک پیر فرتوت - مگر مضبوط اندام صفراوی رنگ چھریرا بدن دائم المرض سا ہاتھ مین سونے کی شام کی چھڑی لیے آوازے کس رہا ہے -

سادہ کار نے "سر جیمس اس وقت تک ... بیگم صاحبہ سے کچھ باتین کرنے کی معافی چاہتا ہے آپ کا مال تیار ہی شب بخیر صبح کو زر دولت پر حاضر کیا جائیگا"

سر جیمس "بہت ہی یقیناً تمنے وعدہ کرنے مین سچائی سے کام لیا ہے - مین بیگم صاحبہ سے معافی کا خواستگار ہون کہ مینے کیون دخل در معقولات دیا -"

یہ کہکے بہت ہی بیہودگی کے ساتھ اسنے سرتاپا مجھے دیکھا پھر جواہرات پر نظر ڈالی - مجھے غصہ آیا کہ معافی مانگنے کے بعد پھر اتنا ٹھہرنا - معنے چہ - مگر چپ ہو رہی - تھوڑی دیر کے بعد سرجمیس صاحب بھی چلے گئے -

غرض مینے ساڑھے چارسو پونڈ کا زیور بیچا - نقدروپیہ موجود نہ تھا - اوسنے بنک کے نام چک لکھی - چک بھنانے بنک جو مین گئی تو وہان بھی وہ کھوسنٹ یعنے سرجمیس صاحب موجود تھے مینے جو چک بھنائی تو آپ نے بھی پانسو پونڈ کی رقم چک لکھکے وصول کی -

روپیہ لیکے مین چلی حضرت سایہ کی طرح پیچھے - ناک مین دم - گو مین بھاگا بھاگ جاتی تھی - مگر اسنے بھی تعاقب نہ چھوڑا اور قریب آکے کہنے لگا -

سرجمیس ”معاف کیجئے گا بیگم صاحب مین آپ کی کچھ مدد کرنا چاہتا ہون - ظاہر ہے کہ آپ کو میری مدد کی ضرورت ہے - نوجوان بیگمین زیور کو بہت عزیز رکھتی ہین علے الخصوص وہ زیور جسکی حیثیت کہین سے تحفہ مین آنے کی گواہی دیتی ہو“

مین ”تعجب ہی کہ ایک نئے حضرت مجھے یون مخاطب کرتے ہین“

سرجمیس ”اجی آپ مجھے کیا کہتی ہین مین ایک گھاگ گھاٹ گھاٹ کا پانی پیئے ہون - اوڑتی چڑیا کا سایہ دیکھکے نرو مادہ کی تمیز کر سکتا ہون سادہ کار سے جو باتین آپ نے کہین سب گھبرائی ہوئی تھین اور بندہ نے سب سنین - آپ مجھے غیر نہ سمجھین کیونکہ بندہ آپکے گل رخسار کا بلبل ہے اسیوجہ سے (جیب کی طرف اشارہ کرکے) یہ رقم نذر کرنا چاہتا ہے“

مین ”(بیوقوف بنانے کے طرز سے ہنسکے) آپ کی عجب باتین ہین“

سرجمیس ”مجھے اجازت ہے کہ تھوڑی دور ساتھ چلون“

مین ”ہان لیکن راستہ مین مجھے اور آپ کو دیکھکے لوگ تمسخر کرینگے“

سرجمیس ”بیشک آپ سچ کہتی ہین - اچھا تو چند باتین بطور پیشگوئی سماعت فرمالیجئے بیگم صاحب یہ رقم قلیل جو آپ نے زیور بیچ کے حاصل کی ہے کسیطرح قرضخواہون کو کافی نہو گی سب ابھی چٹ پٹ ہو جائیگی - اب جو آپ کو ضرورت ہو تو ایک کارڈ کے ذریعے سے اس حقیر کو مطلع کیجئے بندہ جسقدر کہئے گا حاضر کریگا -

پ بھی کیا یاد کرینگی۔ کہ بے جان پہچان لوگ معاملت کرتے ہین۔ مین ایک دولتمند آدمی ہون ہزار ہا روپیہ پھینک دیتا میرے آگے کچھ بات نہین۔ چند روز ہوئے کہ ہندوستان سے آیا ہون۔“

ہیلن ”(تیوری چڑھاکے) آپ کی عنایت۔ اچھا اب رخصت۔“

مسز جیمیس ”(بخندہ پیشانی) بہت خوب سلام۔“

مین گھر پہونچکے حسابات جانچنے لگی سب ساڑھے تین سو پونڈ کا قرض نکلا۔ دوسرے روز سب کا حساب چکایا۔ نوکر دن کی تنخواہین دین سوداگرون نے معافی مانگی کہ تقاضا کرنے مین اونھون نے سختی کی تھی۔

مین اونکا اطمینان کرکے واپس آتی تھی کہ ایک شخص نے میرا عیسائی نام لیکے پکارا پکارنے والا قریب تھا مینے پہچان لیا کہ یہ میرا بھائی سرل ہے۔ بیس برس کے بعد آج مینے پھر اپنے ماں جائے کو دیکھا گو اسنے اپنا ظاہر کسیقدر درست کیا تھا اور پوشاک مین پیوند پارہ بھی نہین تھا مگر صورت پر فلاکت و افلاس کا دور دورہ تھا۔

سرل ”آہ کیا خوش نصیبی ہے کہ تمسے ملاقات ہوگئی ورنہ آج شبکو بے کچھ کھائے سو رہتا۔“

ہیلن ”ہائے سرل دنیا مین پیدا ہوکے تمنے خوشحالی کا منھ بھی نہین دیکھا۔“

سرل ”خوشحالی کیسی میری قسمت مین تو دربدر کی ٹھوکرین لکھی ہین۔ ہان اگر تمھاری طرح جمال ظاہری کے ساتھ ہی جنس اناث مین ہوتا.......

ہیلن ”سرل تم بھائی ہوکے ایسے بے شرمی کے الفاظ نکالتے ہو۔ (بات کو ٹالکے) شاید تمنے اپنے باپ کی کیفیت نہین سنی۔

سرل ”نہین کیا وہ مرگئے۔ اور مین جانتا ہون کہ بہت زمانہ گزرا کیونکہ علامات غم تمھاری پوشاک مین نہین ہین۔“

مصیبت پڑتے پڑتے انسان کیسا ہی نرم دل ہو پتھر ہو جاتا ہے مشہور ہے۔ ع

رنج کا خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج۔

اسوجہ سے مینے اوسکی سخت دلی پر کوئی سرزنش نہین کی۔ اور از ابتدا تا انتہا کل کیفیت بیان کی گو باپ تھے بیٹے کو کیونکر رنج نہ ہوتا مگر تھوڑی دیر کے بعد وہی شہدپن کے آثار۔

سرل "بندہ اس تین برس کے عرصے مین کہنا چاہیے کہ تمام دنیا مین مارا مارا پھرا فرانس گیا وہان کے قوانین ہم ایسے لوگون کے لیئے بے انتہا سخت ہین وہان سے بلجیم گیا یہ مقام فرانس سے بھی بدتر ہے پھر جرمن گیا وہ بھی جہنم ہے بہر نوع تین برس بات کی بات مین گزر گئے اب اس امید مین آیا ہون کہ وطن مین کسی سے مل جلکر ایسی مقدرت حاصل کرون کہ ہندوستان یا امریکہ چلا جاؤن شاید کچھ دال گلے۔ یہ سفر سو پونڈ مین بشان امارت اور پچھتر پونڈ مین بطرز احسن پچاس پونڈ مین باعتدال اور پچیس پونڈ مین بحالت فقر تمام ہو سکتا ہے اب سوائے تمہارے دوسرے سے امید نہین کہ اس ارادہ کو پورا کرا سکے ہر دم خوف لگا رہتا ہے کہ کوئی پہچان نہ لے اور جیلخانہ دکھلائے تمہین انصاف کرو کہ جو جنٹلمین صرف چار آنے اپنی جیب مین رکھتا ہو وہ بحر اطلانٹک کو کیونکر عبور کر سکتا ہے۔"

مین "اگر تمہین روپیہ ملجائے تو ضرور اپنے قصد کو پورا کروگے۔"

سرل "ضرور۔"

مین "بہتر ہے۔ لو یہ پچاس پونڈ۔"

رخصت کے وقت میرا دل بھر آیا کہ دیکھئے اب کب ملاقات ہوتی ہے اور مین آبدیدہ ہوکے بلا لحاظ آیندہ و روندہ اسکے سینے سے چمٹ گئی۔ اور الوداعی سلام کرکے روتی ہوئی مکان مین داخل ہوئی۔

شام کو جب لوشنگٹن واپس آیا تو بے انتہا رنج و غم مین مبتلا معلوم ہوتا تھا بنظر اول مین پہچان گئی کہ بے نیل مرام آنے کی جھل ہے۔ مینے قرضہ کے بیباق ہو جانے کی خوشخبری سنائی مگر اپنے بھائی کی ملاقات اور سرجمبس کی گفتگو کا تذکرہ مصلحتاً نہین کیا۔ صرف پچاس پونڈ ہمارے پاس تھے اور پانچ ہفتے اسمین بسر کرنا تھا کیونکہ نقلی بیگم ٹنی سن کے پاس سے دوسری ششماہی کے وصول ہونے مین اسیقدر مدت باقی تھی۔

لوشنگٹن "افسوس تم عورت ذات ہوکے یون کام چلاؤ اور مجھ سے کچھ نہ ہوسکے۔"

مین "پیارے اگر تم میری رائے پر چلتے خرچ مین کفایت کرتے تو اسکی نوبت بھی نہ آتی اب سنبھلو کچھ نہین گیا ہے۔ گاڑی گھوڑا القط کرو صرف ایک نوکر رکھ لو اور مختصر سا مکان۔ جو کچھ گہنا باقی ہے اسکو بیچ کے کسی کام مین لگا دو۔ ضرور نفع ہوگا۔

تین سو پونڈ کی مستقل آمدنی تو تمہاری بی بی کی جانب سے ہے - باقی اپنی کمائی - مزے سے میری اور تمہاری کٹ جائیگی "

لوشنگٹن "بس تمنے نصیحت نامہ کھولا - یہی میری چڑھ ہے - صاحب جب دو کانداروں کا قرض ادا ہو گیا تو ہم معاملے کے کھرے ثابت ہوئے ابھی دو تین مہینے تک تو بھرم ہے آیندہ دیکھا جائیگا - اور اثاث البیت کے فروخت کرنے سے سبکی ہونیکے علاوہ بھرم جاتا رہیگا پھر کوئی کوڑی نہ دیگا "

مین "مین پھر قرض کی ضرورت ہی نہو گی "

لوشنگٹن "اچھا اب تم گرکو جانے دو - آؤ کچھ شغل مے ناب ہو "

عجب سخن ناشنو مرد وا تھا نہ ہاری مانتا نہ جیتی - مین نے بھی جب سادہی پانچ ہفتے خوب رنگ رلیان منائین دھڑلے سے قرض لے لیکے خرچ کیا گیا - جتنا بار پہلے تھا اوتنا ہی بڑھ گیا - ششماہی حصول ہونے کی تاریخ آئی - لوشنگٹن اس فکر مین گیا اکیلی کیا کرتی ادہر ادہر نکل گئی -

راہ مین سرجمیس سے مڈبھیڑ ہوئی - یہ جنوری سنہ ۱۸۴۹ کے اوائل کا ذکر ہے - ہوا نہایت خوشگوار و لطیف موسم نزہت افزا فرحت بخش مین بھی سرخوش اور توانا سرجمیس کی باچھین کھل گئین -

سرجمیس "امید ہی کہ آپ چند باتین میری سماعت فرمائنگی "

مین "یہ سمجھکے کہ خدا معلوم کیا ہو کچھ مضائقہ نہین آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلین "

سرجمیس "مینے تھوڑی دیر قبل ایک نوجوان آپکو باتین کرتے دیکھا ہے "

مین "ہان وہ میرا محافظ ہے "

سرجمیس "آپ خفا نہوجے گا مین کچھ حسد کی راہ سے نہین کہتا - یہ حضرت تھوڑے دنون مین قرض کی بدولت عدالت مین جائینگے - بالکل مفلس قلاش ہین اور پھر شاہ خرچ یہ کچھ نیوپورٹ مین مینے آپ سے التماس کیا تھا کہ آپ مجھ بڈھے کو قبول فرمائین اسلئے کہ باوجود دولت و ثروت مین ایک کارگزار اور خدمتی منکسر المزاج آدمی ہون - اور ایسا بڈھا بھی نہین ہون "

مین "آپ کیسی لاطائل گفتگو فرماتے ہین - حاشا جب تک میرے امکان مین ہے

اس نوجوان سے قطع تعلق نہین کرونگی"

سرجمیس "اچھا اچھا - مگر اسمین آپ کا کیا نقصان ہی اگر آپ اقرار کرلین کہ درصورت ناا تفاقی جانبین آپ مجھے اپنا خادم تصور کرینگی -"

مین "ہان اسمین میرا کچھ نقصان نہین - آپ اطمینان رکھیے - ابتو آپکو کچھ کہنا نہین ہی"

سرجمیس "نہین - آپ سدہارئیے -"

سرجمیس سے رخصت ہوکے جو پلٹی تو دیکھتی کیا ہون کہ جس سادہ کار کے ہاتھ مینے زیور بیچا تھا میفروش کی دوکان پر کھڑا ہی اور مجھے دیکھکے دونون ہٹ گئے میرے دلنے گواہی دی کہ ضرور اسنے زیور بیچنے کی حکایت اس میفروش سے بیان کی ہوگی اور اب ہمارا دیوالیہ ہونا قطعی مشہور ہوجائیگا -

بعض وقت کی بات بالکل ٹھیک اُترتی ہی یہی ہوا تھوڑی دیر کے بعد میفروش کا بل آیا کہ ابھی ہمارا روپیہ دیدیجئے - ساٹھ پونڈ کا حساب اور یہان چند شلنگ جیب مین بینے مسٹر لوشنگٹن کے آنے پر ٹالا آدمی بڑبڑاتا ہوا چلا گیا -

اب تو تانتا بندہ گیا ایک آیا دو آئے تین آئے اے میرے اللہ کوئی عدالت کی دہمکی دیتا ہے کوئی سخت سست سناتا ہی - ناک مین دم - کھانا پینا حرام ایکدن گزرا دودن گزرے مگر لوشنگٹن کا پتہ نہین - یہہ اور غم بالاے غم -

گھری گھڑی جی مین آتا کہ کہین چھوڑ کے بیٹھ تو نہین رہا - اگر اوسنے دغا کی ہی تو مین بھی سرجمیس سے تعلق کرسکتی ہون - پھر ایک دل کہتا کہ عورتون سے اس قسم کا مکرا ور ایسی خودغرضی وناانصافی ظاہر ہونا دور نہین - مرد مٹی کا بھی ہو تو یہہ ننگ قبول نکریگا -

اسی کشمکش درپیچ مین تھی کہ نوکر بھی پرا باندہ کے جان پر نازل ہوئے -

"لائیے ہماری تنخواہ ہم نوکری نہین کرتے -"

مین "گھبراؤ نہین - مین بھاگ نہین جاؤنگی - گلے گلے پانی تمہاری ایک ایک کوڑی دونگی جاؤ اپنا اپنا کام کرو -"

اتنے مین ایک نوکرنے چھٹی لاکے دی اوسمین مندرجۂ ذیل عبارت تھی -

میری نوجوان بیگم - مینے سُنا ہے کہ آپکے محافظ نے آپ کو چھوڑ دیا - میرے آپکے یہی شرط تھی امید ہی کہ آپ وعدہ وفا کرینگی - اور اجازت دینگی کہ قرضخواہون سے آپکا

گلو خلاصی کرنے کی تدبیر کیجائے - جسوقت حکم دیجئے سواری آپ کے لینے کو حاضر ہو -"

فرمانبردار

جمیس تھارنے

ہاتھ مین یہ خط تھا کہ مسٹر لوشنگٹن صاحب المست جھومتے جھامتے تشریف لائے اور دھڑام سے پلنگ پر گرکے بدقسمتی بدقسمتی پکارنے لگے -

مین "ارے کیسی بدقسمتی یہ تم کیا رہے ہو -"

لوشنگٹن "اجی کس زبان سے حال بیان کرون - یہانسے روپیہ لیتے گیا تخواہ ملی مگر وہ کافی نہ تھی"

مین "پھر کیا ہوا"

لوشنگٹن "ہوا یہ کہ ع دو بدھا مین دونو گئے مایا ملی نہ رام -

مین "یعنے تم جوا کھیل کے ہار گئے "

لوشنگٹن "ہان - پہلے دن تو ڈیڑھ سو کے چھ سو ہوئے - مگر شامت اعمال کہ کم نفع پہ قناعت نہ کی آخر سب ہار کے چلے آئے "

مین "بہت مناسب - یہان ساکھ جاتی رہی دیوالہ نکل گیا تقاضا دارون کی فوج گردن پہ سوار ہے "

لوشنگٹن "اچھا تو گھوڑے بیچ ڈالو"

مین "جی وہ پہلے ہی ایک ٹاپر لیگیا -"

لوشنگٹن "شاید تمھارا منشا تھا کہ بلا شرکت غیرے تم اوسپر ہی اوپر اوسکی قیمت پہ متصرف ہو جاؤ -"

مین "کیا بکتے ہو - مین گھوڑا لیکے کیا کرتی - ایک قرض خواہ زبردستی لے گیا -"

لوشنگٹن "ہو ہو تو اب یہان تک نوبت پہونچ چکی ہے -"

یہ کہکے وہ باہر نکل گیا - مجھے بہت غصہ آیا مگر قہر درویش بجان درویش - نگاہ اُٹھا کے دیکھتی ہون تو مسٹر جمیس کی چھٹی اوسکے ہاتھ مین ہے اور وہ مجھے گھور رہا ہے -

مین نے گھورتے کیا ہو مجھسے سنو - نیوپورٹ مین مجھسے اور مسٹر جمیس سے ملاقات ہوئی تھی مگر مینے صاف صاف کہدیا کہ ہرگز لوشنگٹن کی موجودگی مین آپ کی درخواست

قبول نہ کی جائے گی۔"

لوشنگٹن "پھر اوس بوڑھے نواب نے تمھیں کیون بلایا۔"

مین "تمھاری روپوشی کی وجہ سے شاید وہ سمجھا کہ تم علیحدہ ہو گئے۔"

لوشنگٹن "معاف کرنا مین تھوڑی دیر کے لیئے تمسے ناراض ہو گیا تھا۔ اب آؤ کچھ تدبیر سوچین اور اس مسخرے کو الّو بنائین۔ تم ایک چٹھی لکھو کہ صبح کو آپ چھ سو پونڈ کے نوٹ بھیجدیجئے تو مین بکھیڑون سے نجات پاؤن پھر لوشنگٹن کو دھوکا دیکے آپ کے پاس چلی آؤن گی۔"

مین "(ضبط کر کے) پھر کیا ہوگا۔"

لوشنگٹن "پھر کیا ہوگا اجی روپیہ لیکے یہان سے اوڑنچھو ہو جائینگے قرضدار ایکطرف روتے پیٹتے رہینگے اور نواب صاحب ایکطرف۔"

مین "(غصہ مین) سُنئے صاحب آجتک ایسی کیا دہی بے ایمانی قزاقی مجھ سے سرزد نہین ہوئی۔ بس پھر کبھی ایسا کلمہ زبان پر نہ آئے۔"

لوشنگٹن "تو ہم قزاق مکار ہین۔ (کھڑے ہو کے) اگر کوئی مرد کہتا تو ایسے پٹخنے دیتا کہ ہڈی پسلی ایک ہو جاتی۔"

مین "زبان کو روکیئے ورنہ بُرا ہوگا۔"

لوشنگٹن "جی کیون نہین۔ اب تو آپ اپنے آشنا سر جیمس کے کارن مجھے صلواتین سُنائین گی۔"

غرض بڑی تو تو مین مین کے بعد لوشنگٹن نے خوشامد کرنا شروع کی مگر میرے دل کا گھاؤ کسیطرح نہ اچھا ہوا۔ کھسیانی ہنسی ہنستی رہی۔

رات زیادہ آگئی تھی۔ جھگڑا بکھیڑا ختم کر کے پلنگ پر بیٹھی۔ اور آیندہ کی فکرین سوچی

## اٹھارھوان باب

متذکرہ بالا واقعات اس امر کے شاہد ہین کہ کسی قسم کی بیوفائی میری جانب سے ظاہر نہین ہوئی۔ میری خاطرداری اور [illegible] مجھے ملا وہ سب حال بھی ناظرین کو معلوم ہے۔ حالت [illegible] وقت اسکی مقتضی

ہوئی کہ عجلت کے ساتھ فصل وانفصال کی صورت کیجائے کہ طرفین کی بھلائی اسی مین ہے۔

مینے قصد کیا کہ کچھ روپیہ بطور قرض سرجمیس سے منگاؤن یار ڈین سے بھی چھٹی پاؤن اور ایک معتدبہ رقم لوشنگٹن کے نذر کرون جو میرے بعد کام آئے اور وہ اپنی کفالت آپ کر سکے۔

مگر یہ ارادہ میرا پورا نہین ہوا کیونکہ مین سوتی کی سوتی رہی اور اس ظالم نے میری طرف سے رقعہ لکھکے سرجمیس کو دہوکا دیا۔ جب مین سوکے اوٹھی اور حوائج ضروریہ سے فارغ ہوئی تو مین ڈرائینگ روم مین آئی۔ سائیس کو بلایا معلوم ہوا کہ وہ نہین ہے۔ دوسرے آدمی کو پوچھا وہ بھی ندارد اتنے مین ایک شاندار بگھی دروازے پر آکے ٹھہری۔ کھڑکی سے گردن نکال کے جو دیکھتی ہون تو لوشنگٹن دوڑا ہوا جاتا ہے اور میرا خاص نوکر اوس پر سے اوتر رہا ہے آدمی نے ایک خط سرجمیس لوشنگٹن کو دیا اب میرا ماتھا ٹھنکا مگر چپ کچھ گفتگو کے بعد بگھی رخصت کردی گئی۔ اور لوشنگٹن صاحب مسکراتے تشریف لائے۔

لوشنگٹن ” واہ رے مین بات ترے کی کیا دہوکا دیا ہے کہ یاد ہی تو کرے گا نامعقول ہندوستان سے حرام کی دولت کما کے لایا ہے گویا یار ونکا اوسمین کچھ حصہ ہی نہین۔ اور پھر میری آشنا کو بہکاتا ہے۔ اب دیکھون چچا میرا کیا بناتے ہین اور قرضدار ان ایکہزار پونڈ مین سے کیا پاتے ہین۔“

مین ” (جہنجہلا کے) پیارے کیا ہی جو تم آپ ہی آپ باتین کر رہے ہو کچھ مین بھی تو سنون ابھی سے یون آنکھین نہ پھراؤ۔ مجھسے بھی کچھ پردہ ہے۔“

لوشنگٹن ” اصل واقعہ یہ گزرا کہ جب سے تم ناراض ہو مین مجھپر انتہا کا صدمہ تھا۔ مفلسی اختیاری بات نہین ہی کہ جب چاہین دفع کردین۔ مین نے دیکھا کہ ایک سونے کی چڑیا پھنسی ہی اگر مین اوسے چھوڑ دون تو میرا قصور ہوگا تم سوتی کی سوتی رہین اور رینڈسے نے ایک خط اوسی پٹھو نخوس سرجمیس کے پاس تمہاری جانب سے لکھا کہ لوشنگٹن سے مجھے فساد ہو گیا اب مین اوسکے یہان رہنا نہین چاہتی آپ ایک ہزار پونڈ عنایت کریئے تو مالا کی قرض سے نجات

پاؤن اور خود حاضر ہون –
وہ تاک مین تھا جلدی سے بگھی بھیجدی اور روپیہ نسبت مینے گاڑی کو واپس کیا کہ اسوقت وہ نہین آسکتین اور روپیہ میرے پاس ہی۔ دوسرے آدمی کو اس لیئے کھسکا دیا کہ کہین آپ کوئی چھٹی سر جمیس کو نہ لکھ بھیجین – اب تو امید ہے کہ آپ مجھے متمول خیال کرینگی اور ساتھ نہ چھوڑینگی –

مین – (درست بیٹھ کے) آپ نے بہت ہی انسانیت کی کیا کہنا – قزاقون کا کام یہی ہی افسوس تمھین نہ اپنی عزت کا کوئی خیال ہی نہ میری – ڈوب مرنے کی جگہ ہی – روپیہ ہاتھ کا میل ہی چند روز مین یہ ختم ہو جائیگا – میری اور تمھاری طبیعت مین بہت اختلاف ہے یہ رشتہ ہرگز قائم نہ رہیگا – پھر وہی افلاس وہی ناداری اگلی آگے کے ہاتھ پیچھے ہوئے مین بھی رسوا آپ بھی بے ننگ و نام – واہ واہ کیا شرافت کی ہی – بہتر ہے کہ آج ہی سے جدائی اختیار کی جائے –

لوشنگٹن – (غصہ مین) بہتر ہے جناب ابھی بندہ رخصت ہوتا ہی تسلیم (شرارت کے راہ سے) نوٹ میری جیب مین ہین دیکھون تو قرضدار مجھ سے کیا لے لیتے ہین – اب آپ اون سے سمجھ لیجیئے گا –

اتنا کہکے تیزی کے ساتھ وہ چلدیا اور مین ہک دہک رہگئی –

ظاہر ہی کہ اوسوقت مجھے ہر طرف سے بے اطمینانی نظر آتی تھی اسی گھبراہٹ مین مینے کل کیفیت سر جمیس کو لکھ بھیجی اور نہایت لجاجت کے ساتھ لکھا کہ مین اپنے نفس کو آپکی رحم پر چھوڑتی ہون – اتنا جانتی تھی کہ اگر سر جمیس مجھپر دلسے فریفتہ ہی تو ہرگز وہ میرا ہیان رہنا گوارا نہ کریگا اسلیئے مینے خوب بناؤ سنگار کیا – شام تک انتظار کرتی رہی مگر وہ نہین آئے – قرضخواہون کی کوٹھا رسے تھنون مین دم مایوسی بڑھتی گئی اور نواب صاحب نہ خود تشریف لائے نہ خط کا جواب دیا جیون تیون رات کٹی صبح کو مسٹر لوشنگٹن کے فرار ہونے کی خبر ہر کوچہ و برزن مین مشہور ہوگئی چار بجے تک جن لوگون کا روپیہ آتا تھا اونھون نے کئی تلے کیئے – ست ہی ست یہ جان کہ دیکھیئے کیا نتیجہ ہو – اتنے مین دروازہ کھلا اور دفعۃً تین سپاہی ڈاب چپراس لگائے وارنٹ گرفتاری لیئے سر پہ کھڑے ہوگئے ہائے اب کیا ہوگا – ان کمبختون سے کیونکر جان بچے گی –

ایک سپاہی "بیگم صاحب ہم آپکے نام وارنٹ گرفتاری لائے ہیں۔ آپکے قرضخواہوں کو اندیشہ ہوا کہ مثل مسٹر لونشنگٹن کے کہیں آپ بھی نہ چلدیں اس بنا پر انہوں نے یہ کارروائی کی۔ چونکہ یہ مکان آپ ہی کے نام سے لیا گیا ہے لہذا اس قرض کی آپ ہی ذمہ دار ہیں۔ اگر آپ مسٹر لونشنگٹن کی بیاہتا بی بی ہوتیں تو قرض کا ذمہ دار وہی ہوتا۔

میں "تو آپ تھوڑی دیر توقف کیجئے میں کپڑے بدل لوں"

سپاہی "بہتر ہے"

میں "ہاں یہ تو بتائیے کہ کیا میں فوراً جیل میں بھیجدی جاؤنگی"

سپاہی "نہیں پہلے ایک علیحدہ مکان میں کچھ دنوں آپ کو رہنا ہوگا اور مہلت دی جائیگی کہ آپ تدبیر کریں۔ اوسکے بعد جو کچھ کارروائی ہو"

میں کپڑے بدلنے کے لئے اندر گئی۔ خادمہ کو بلایا وہ آئی۔

میں "لو یہ گھڑی اور یہ سونے کی چیزیں میں ان لوگوں کے ساتھ گرفتار ہوکے جاتی ہوں ان چیزوں کو بیچ کے تم سب اپنی اپنی تنخواہ لے لینا۔ اور اگر ہو سکے تو چند روز توقف کرنا کہ میں اس بلا سے چھٹکارا پاکے اپنی چیزیں لے لوں اور تم لوگوں کا حق خدمت تمہیں حوالے کروں"

خادمہ "حضور یہ آپ کیا کہتی ہیں مصیبت کے وقت شریفوں کا شیوہ نہیں کہ بجائے تسلی و دلدہی کے اپنے قدرے کی خیر منائے"

میں "مگر میں اصرار کرتی ہوں کہ تم اسکے لینے میں حیل وحجت نہ کرو۔ وقت کی بات ہے۔ خدا جانے کل کیا ہو۔ میں نہیں چاہتی کہ زیر بار رہوں"

غرض میں کپڑے پہنکے ان نیکی بدی کے فرشتوں کی حراست میں پانچ بجے ایک منحوس کثیف مکان میں پہونچی"

میں "کیوں بھئی نشست کا کمرہ کہاں ہے"

سپاہی "جی۔ اگر آپ دس شلنگ روزانہ مرحمت فرمائینگی تو ایک نشست گاہ اور ایک خوابگاہ آپ کو ملیگی"

چارہ ہی کیا تھا منظور کرنا پڑا۔ اوسنے اپنی بی بی کو بلایا یہ عورت بے انتہا کریہ منظر اور بھدی تھی۔ اوسنے ہدایت کی کہ فلاں کمرہ ان بیگم صاحب کو دکھا دو۔

توبہ خدا کی پناہ یہ کمرہ کیا تھا کال کوٹھری تھی کثافت و نجاست بے حد و پایان ایک ٹوٹی پھوٹی میز - دو جنگلی سیاہ کرسیان جنپر دو دو انگل میل اور مٹی جمی ہوئی - یہ کمرہ دیکھکے خوابگاہ کی سیر کی واہ واہ نور علی نور ایک کوچ پر میلی گدڑی بچھی ہوئی باقی خیر صلاح
مین نے "کیون صاحب انھین کمرون کے دس شلنگ روز مانگے جاتے ہین"
عورت نے (متعجب ہوکے) جی ہان یہی کمرے ہین - پھر ان مین کیا خرابی ہے - اونیس برس مجھکو اس مکان مین رہتے ہوے گزرے اتنی مدت مین سیکڑون بیگمین یہان آئین کسی نے انکی مذمت نہین کی تعجب ہے کہ آپ ایسے سستے دامون پر بھی انھین پسند کرنے مین تامل کو راہ دیتی ہین - صاحب غنیمت جانئے اگر فرانس مین آپ گرفتار ہوکے جائین تو وہان کے مکانات کے سامنے اسکو بہشت برین خیال کرین - یہان ہیضہ اور چیچک طاعون کا تو گزر نہین ہے"
اب کیا ہوتا ہے ؎

جو کچھ خدا دکھائے سو ناچار دیکھنا

اوسی گدڑی پر پڑ رہی - سردی کی وجہ سے ورنہ بیٹھکے رات کاٹ دیتی اور اس سڑیل بچھونے پر نہ لیٹتی - نہ مینے کھانا مانگا نہ کسی نے پوچھا نیند کسے آتی صبح کو بھوک معلوم ہوئی کھانا مانگا -
عورت نے "بھلا حضور کھانا کیسا - ہان اب جو کچھ کہئے پکا دیا جائے مگر دام ابھی دینا ہونگے"
مین نے "اچھا تو کیک اور مکھن"
عورت نے "کیک کیا چیز ہے اور کہان ممکن"
مین نے "تو ایک پرند کے کباب لادو"
عورت نے "واہ آپ بھی بھونے تیتر اڑاتی ہین"
مین نے (عاجز ہوکے) اچھا نکبخت جو تیرے جی مین آئے پکالا اور یہ دام لے - اور اگر ممکن ہو تو چٹھی کا کاغذ اور قلم دوات بھی لادو"
کھانا کھانے کے پیشتر مینے مسٹر ایلون ایم پی ممبر پارلیمنٹ کو ایک خط لکھا کہ اگر ہوسکے تو کچھ مجھے بھیجدو بہت ہی پریشان ہون"
نواب صاحب سے امید منقطع ہوچکی تھی - دوسرے شرم آتی تھی کس منھ سے دوبارا

خط لکھتی - چٹھی لکھنے کے بعد ایک لونڈیا مکان ہی کی سی زدہ حالت وصورت کی آئی -
لونڈیا "کھانا تیار ہے -"

ناظرین کھانا بھی دیکھنے کے قابل میز پر سڑا ہوا کپڑے کا ٹکڑا جسکی دھجیاں جھالر معلوم ہوتی تھین بچھا تھا - ایک رکابی مین شوربا نسوت بانی ایک مین خشک گوشت کے متعفن ٹکڑے آدھا انڈا اور کچھ سوکھی ہوئی روٹیاں - چھری کے دستے پر کائی لگی ہوئی -

غرض یہ خوان نعمت آج پہلے ہی پہل میری نظر سے گزرا - واقعی دنیا عجب چیز ہے -

فلک باں ہما کو دم مین سونپے ہے مگس رانی

او گل نگل کے دو تین نوالے روٹی کے پانی کے گھونٹ کے سہارے کھائے اور تھوڑی سی شراب پر قناعت کی باقی سب کا سب وہ چھوکری لیگئی - تھوڑی دیر کے بعد پوچھنے آئی کہ اور تو کچھ ضرورت نہین -

مین "اگر تھوڑی سی چاء ملے تو عمدہ بات ہے مگر اسکی قیمت علیحدہ نہ دی جائیگی "

چھوکری "اے واہ آپ تو خوب آئین اپنا حساب سُن لیجئے - دس شلنگ دو کمرہ کی قیمت کھانے کے یعنی چودہ پنس کی روٹی - پندرہ پنس کا کرایہ جس مین شوربا پکا دو پنس کی آگ تین پنس کا کاغذ لئے ہان چھ پنس لڑکی کی مزدوری جو خط ڈالنے گیا تھا - آگیا سب حساب "

کون اس پاجی کے مُنھ لگتا صبر کرکے چپ ہو رہی -

یہ رات بھی عجب کرب مین کٹی - دن کو پھر وہی غذا ملی -

وقت پہاڑ ہو گیا - دو بجے ہونگے کہ نواب جمیس صاحب تشریف لائے اور بے تحاشا کہنے لگے -

"آؤ میری پیاری واقعی تمنے بڑی مصیبت جھیلی -"

مارے خوشی کے میری آنکھ سے آنسو بہنے لگے - غرض انہون نے میرا ہاتھ پکڑا اور فوراً باہر لے آئے - تازہ ہوا جسم مین لگی - جان مین جان آئی - نواب نے عذر کیا کہ خط دیر مین پہونچا مین مکان پر نہ تھا جب گاڑی واپس آئی تو مین کھٹکا تھا مگر معلوم ہوا کہ تمہارے خاص نوکر نے حکم دیا - ابھی ایک بڑھیا کی زبانی کل حال معلوم ہوا اور خط بھی ملا - افسوس تمنے دو دن بے انتہا صعوبت اٹھائی خیر اب اسکی تلافی ہو جائیگی - بدمعاش

وشنگٹن کی بے ایمانی کی کچھ پروا نہ کرو ایسے ایسے ہزار ہا روپیہ تم پر سے تصدق کرنے کو مین تیار ہون ۔"

جسوقت مین ایلیٹن ہوس یعنے نواب صاحب کے کاشانہ عالی مین پہونچی میری آنکھین کھل گئین ایسی تڑپ جھڑپ شان و شوکت کا مکان مینے کوئی نہین دیکھا کوئی کمرہ ہندوستان کی نادر و بیش بہا چیزون سے آراستہ تھا تو کوئی درجہ مغربی ساز و سامان سے غرض مکان کا ہیکو ایک عجائب خانہ تھا جسکی آراستگی اپنے مالک کے تمول کو ظاہر کر رہی تھی ۔

مناسب نہ تھا کہ مین اپنے نام کے ساتھ سر جمیس کا نام بھی شامل کرتی لہذا مینے اپنا اصلی نام اختیار کیا ۔ بار قرض سے سبکدوشی کرنے کے علاوہ اونسے ایک ہزار پونڈ صرف مجھے پوشاک درست کرنے کے لیئے دیئے ۔

دوسرے روز مسٹر ایلون لی کی ایک چٹھی میرے پاس آئی جسمین تحریر تھا کہ افسوس آپکا محبت نامہ ایسے وقت آیا کہ مین اچھی طرح خدمت نہ ادا کر سکا ۔ سر ریلیف ہارٹن کے معاملے مین مجھے بہت زیر باری ہوئی ۔ صرف دو سو پونڈ اسوقت میرے پاس موجود تھے جو حاضر خدمت ہین ۔"

مینے یہ چٹھی سر جمیس کو دکھائی کہ اس شخص نے کئی مرتبہ میری اعانت کی ہے اونسے جواب دیا کہ اب تمکو اوسکا عوض کرنا چاہیئے اور جسقدر روپیہ کہ تمنے وقتاً فوقتاً اوس سے لیا ہے سب شکریہ کے ساتھ واپس کرنا چاہیئے ۔ چنانچہ ایک ہزار پونڈ کا چک لنڈن بنک کے نام اونسے لکھکے مجھے دیا اور مینے ملفوف کرکے مسٹر ایلون لی کے پاس بھیجدیا ۔

سمجھ مین نہین آتا کہ یہ شخص اپنے وقت کا قارون ہے جو اس دریا دلی کے ساتھ روپیہ صرف کرتا ہے نامناسب نہین اگر مین اپنے نئے ساتھی کے عادات و اطوار کا نقشہ ناظرین کے سامنے پیش کرون یون تو مجھے جو کوئی ملا جداگانہ طرز رکھتا تھا مگر سر جمیس صاحب سب سے نرالی طبیعت کے تھے ۔ باوجود پیرانہ سری آپ اپنے تئین ایک نوجوان خیال فرماتے تھے عقلمندی اور حکمت عملی سیان پن مین خواجہ عمرو کے اوستاد جانتے تھے ۔ شراب ناب کے بکثرت عادی ضبط و تحمل عالی ظرفی سب شراب کے نذر ہو چکی تھی نشہ مین اول فول بکنے لگتے تھے ۔ ہر وقت تمنا تھی کہ دنیا کی ہر ایک حسین

نوجوان لیڈی میری یہ فانی صورت مراقی سیرت کو بانداز عاشقانہ پسند کرے اور میرے ظلم وستم کو عین راحت تصور کرے۔ ظاہر ہو کہ میری طینت و خلقت کے بالکل متبائن خلقت واقع ہوئی تھی۔ لیکن آرام وآسایش طمع دولت سے انسان سب کچھ سہنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

مجھکو تکلیف صرف اسوجہ سے نہین ہوئی کہ مین آزاد تھی اور کسی شرعی یا اسامی قانون نے مجھے اوسکا بلا کسیکا وابستہ نہین بنایا تھا۔

ایک مہینہ کامل مجھے یہان رہتے گذرا کوئی حادثہ ظاہر نہین ہوا۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ سر جیمس نے مجھ سے کہا۔ آج یہان ایک میرا پرانا دوست جس سے ہندوستان مین مجھ سے اتحاد تھا آئیگا۔ اوسکی دعوت کا سامان کرو اور دیکھو کوئی دقیقہ اپنی اور سامان دعوت کی ظاہری نمایش مین اوٹھا نہ رکھنا۔ کیونکہ گو وہ خود معمر ہے مگر اوسکے ساتھ جو اور چند لوگ آئینگے وہ سن رسیدہ نہین ہین۔ مفصل حالات ان مہمان صاحب کے مین سننے نہ پائی نہ نام ہی معلوم ہوا۔

غرض مینے بہت ہی پر تکلف پوشاک پہنی سر سے پاؤن تک جواہرات مین غوطہ مارا۔ میز کی بخوبی درستی کی اور مہمانون کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔ وقت معینہ پر مہمان آنے شروع ہوئے اور سب کے بعد دربان نے مسٹر موریز کے تشریف آوری کی اطلاع دی۔ کاش اوسوقت زمین پھٹ جاتی اور مجھکو نگل لیتی۔ میرے تن بدن کا خون خشک ہو گیا سراسیمگی کے سبب سے کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی ورنہ ممکن تھا کہ مین کوئی تدبیر کر سکتی استے مین وہ آ ہی گئے۔

سر جیمس نے خوش آمدید مسٹر موریز۔ مین آپ کو مس لیمبرٹ سے ملانا چاہتا ہون۔ جو یہین مقیم ہین۔

میرے شوہر بوڑھے باپ نے نگاہ ملائی۔ اور ایک مخفی بے آرامی کے ساتھ مصافحہ کیا اس انداز سے نہین کہ وقفیت ہویدا ہو۔ میرے اندام مین رعشہ پڑ گیا۔

آہ کس مبتذل حالت مین اونھون نے مجھے دیکھا۔ کاش اس روز کے دیکھنے کے لئے مین پیدا نہوئی ہوتی وہ اپنے دل مین مجھے کیا سمجھتا ہوگا اوسنے کیا عمدہ ذرایع میرے نیک بنانے کے لیئے مہیا کئے تھے۔ وہ کیا چاہتا تھا کس گمان مین تھا اور اب کس حالت

مین مجھے دیکھ رہا ہے مین کون ہون ؟ وہی نالائق جسکو اوسنے فرزند بنا کے اپنی جائداد کا وارث قرار دیتا جاتا تھا! مین وہی ہون جسپر اوسکا نور نظر آرتھر براھمبیس دل وجان سے فدا ہے۔ سچ ہے بدراہی مین انسان کبھی خوش نہین رہ سکتا۔ یہ وہ میوہ ہے جسکا مزا شیرین اور اثر زہر ہے۔ یہ وہ راحت ہے جسکی پاداش مین پشیمانی حاصل ہوتی ہے جب اوسکی نگاہ ان بیش قیمت زیورون پر پڑتی ہوگی تو وہ سمجھتا ہوگا کہ یہ جواہر عصمت کے لآلی آبدار کی قیمت مین مجھے میسر آئے ہین اور یہ پوشاک شاہانہ قبائے عفت کے دریدہ ہونے کی عیوض مین عنایت ہوئی ہے۔

اسوقت مین چاہتی تھی کہ کسیطرح یہ نگین الماس خود بخود میرے کلیجے کو ٹکڑے کر ڈالے یہ موتیون کے ملے گولی بنکے دل کے پار ہو جائین یہ پوشاک مثل آتشبازی کے کاغذ کے دہڑ دہڑ جلنے لگے اور کاغذی پتلے کیطرح مین بھی خاک سیاہ ہو جاؤن۔

الغرض مین نے کھانا نہین کھایا بلکہ خون دل اور لخت جگر سے پیٹ بھرا۔ خوش قسمتی سے کسی نے میری باطنی حالت پر غور نہین کیا جب کھانے کے بعد شراب کا دور ہوا تو مسز جیمبس اور دوسرے حاضرین جلسہ نشہ مین چور اور بیخبر ہوے مینے وہان بیٹھنا فضول سمجھا اور ڈرائنگ روم مین آکے اپنے حال زار پر خون کے آنسو بہانے لگی۔ اتنے مین آہستہ سے مسٹر موریز بھی آئے کس مین مجال و طاقت نطق۔ نگاہ تک چار نہ کرسکی اور دونون ہاتھون سے منھ کو چھپا لیا مسٹر موریز نے مس لیمبرٹ تم نہین جانتین کہ اسوقت مجھے یہان آنے سے کتنی اذیت پہونچی۔ ہزار حیف کہ تم اوس امید کو نہین جانتین جو ابھی برباد ہوگئی۔ جب روز سے تمنے لندن چھوڑا آٹھ پہر تمہاری تصویر میری آنکھونکے سامنے گردش کرتی رہی یہی خیال تھا کہ تم نیکی کی حالت مین اپنی زندگی بسر کرتی ہوگی۔ خیر اب تو جو کچھ ہونا تھا ہوا۔ مین اسوقت چند ضروری باتین تمسے کہتا ہون۔

جب تم میرے پاس رہنے سہنے لگین مینے مصمم ارادہ کرلیا کہ تمہارا چند روز امتحان لون اگر تم کامل العیار ثابت ہو تو اپنی مکسوبہ جائداد کو جو بالکل زر بے غش ہے تمہارے نام وصیت کردون۔ چنانچہ مینے تمہین کسوٹی پر کسا ہر طرح قابل اطمینان پایا۔ اس اثنا مین آرتھر براھمبیس کا پتہ چلا وہ مجھ سے ملا اور نہایت شدومد کے ساتھ تمہارے احسانات کا معترف ہوا۔ مینے دیکھا کہ وہ بدرجہا مفتد تمہارے عشق مین سرشار ہے۔ مصلحت اوسکی

روکا اور کہدیا کہ اگر تمہارا یہی منشا ہی تو میرے مکان پر مجھسے نہ ملو مین اس لڑکی کی طبیعت کو آزما رہا ہون اگر وہ تمہارے لائق ثابت ہوئی تو تمہین بلا بھیجونگا۔

بیٹے تمسے وعدہ کیا تھا کہ تمہین اپنا وارث بناؤنگا آرتھر براجیز کے ساتھ شادی کردینے اور اپنے مال کا تمہین وارث بنانے سے تمام مشکل حل ہوجانی تم اوسکی شریک جائز وہ تمہارا سہیم صحیح

مین بس بس اس زیادہ شرمندہ نہ کیجئے (میری آنکھوںسے دریا جاری تھا) مین دہتی سمجھتی ہون کہ آپ نے کامل احسان کیا تھا۔ جسے مینے اپنی بدکرداری سے ضایع کردیا"

مسٹر موریز نے مختصر الفاظ مین تمہین میرے مرکوز خاطر کا حال معلوم ہو گیا مین نہین جانتا تھا کہ تم ایسی کھوئی ہو۔ اب تم یقین کرلو کہ آیندہ ہر ایک معاملت آرتھر براجیز مین اور تم مین ختم ہوگئی۔ مین اوس سے کہدونگا کہ جو مال تجھے مرغوب تھا وہ غیر ونکا ہو چکا۔ ناکارہ جنس کی خریداری سے باز آ۔ یہ اطمینان رہے کہ سواے آرتھر کے دوسرے کے کانون تک یہ صدا نہ جائیگی۔ دو روز مین یہان سر جمیس کا مہمان ہون۔ تیسرے روز چلا جاؤنگا۔ سر جمیس بھی نہ جاننے پائیگا کہ مجھ سے اور تم سے پہلے کی شناسائی ہے۔ اچھا خوش رہو اب مین جاتا ہون۔"

اس فلک جفا شعار نے مجھ جنم جلی کو ایکدن بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ جب کبھی ذرا دل بحال ہوا ایک نہ ایک آفت ایسی آئی کہ پھر جو مردہ اور افسردہ ہو گیا۔ مین سمجھتی تھی دعوت مین آج نہایت لطف کے ساتھ بسر ہوگی مگر ؎

چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا

مسٹر موریز حسب وعدہ دو روز تک رہے اور چلے گئے اونہونے پھر اس قسم کی ایک بات بھی مجھ سے نہین کی۔

# اونیسوان باب

"پہلو مین یار ہمنے بٹھائے نئے نئے۔"

سر جمیس ایک مراقی آدمی تھے شراب خواری کی کثرت اور معتاد سے زیادہ خوراک نے اونکو بستر مرض پر لا ڈالا ایک ہفتہ کامل وہ صاحب فراش رہا جب ذرا مرض مین تخفیف ہوئی

تو ایکدن ڈرائنگ روم مین آکے بیٹھا - ایک تو خلقی بدمزاج جھلا تھا ہی مرض کی وجہ سے خشونت استبداد چڑچڑاپن اور بڑھ گیا - یہانتک کہ میری ہر ایک بات کی مخالفت اوسکے فرائض مین داخل ہوئی مین کہتی دودھ سفید ہے وہ کہتا جھوٹ ! میری زبان سے نکلا کہ دو بجے ہین جواب دیتا غلط ! غرض میری کسی خدمت کو پسند نہ کرتا مین سمجھتی تھی کہ وہ معذور ہے ایک ہفتہ کامل دوران تیمارداری مین ایسی ایسی زحمتین مینے اوٹھائین کہ میرا دل ہی خوب جانتا ہے - مگر کچھ مروت اور کچھ اپنی غرض کا پاس خاموش ! اے اللہ کیا کرون - آخر جل بُنی اور ارادہ کرلیا کہ روزمرہ چہل قدمی سیر سپاٹے مین مشغول رہا کرونگی چنانچہ صبح کو جو سوار ہوکے نکلی تو تین بجے سہپر کو ایلسٹن ہوس واپس آئی - یہان سرجمیس کے تن بدن مین شعلے اوٹھ رہے تھے -

سرجمیس "اجی تم کہان غائب تھین"

مین "ایک ذرا جی بہلانے رانڈ تک گئی تھی"

سرجمیس "کیون نہو - بڑی وفادار ہو - ہم تو اپنی جان سے ہلکان ہین آپکو سیر بازی سوجھی ہے - کیا شرافت ہے"

مین "ذری سمجھ کے بات کرو - جب تم خود ہی میرا اپنے پاس بیٹھنا تکلیف دہ سمجھتے ہو تو مین کیون اپنا جی سیر سپاٹے مین نہ بہلاؤن - آخر اتنی مدت تک کیون نہ سہپر کو نکلی"

سرجمیس "جب تم کوئی کام ہی تمیزداری سے نکروگی تو تکلیف ضرور ہوگی"

مین "مینے عمداً کبھی تمہین آزار نہین پہونچایا - یون تم جو جی چاہے تہمت لگاؤ - بخلاف اسکے خوش رکھنے کی کوشش کی"

سرجمیس "خبیثہ - باتین خوب بناتی ہے (سونے کی شام والی چھڑی میرے برہنہ کندھے پر لگاکے)"

مجھے بہت ہی طیش آیا مگر صرف چھڑی ہاتھ سے چھین لینے پر اکتفا کی -

مین "بڈھے مرنے جوگے - کیا مجھ سے انتقام لون - تیری بیماری پر ترس آتا ہے ورنہ ننگی کا ناچ نچادیتی - خیر خدا پھر تیری صورت مجھے نہ دکھائے"

یہ کہتی ہوئی مین کمرے سے باہر نکلی -

سرجمیس "(پشیمان ہوکے) خدا کے لیے میری تنہائی اور بیماری پر رحم کر مین مجنون ہوگیا تھا میری عقل پر پتھر پڑ گئے تھے - للہ مجھے نچھوڑ"

بڈھے کے اسطرح گڑگڑانے سے مجھے رحم آیا اور مین ٹھہری
سر جمیس "کل اس بازہ کو جیسپر اتنا ظلم ہوا ہزار ہا اشرفیون کے قیمتی جواہرات سے
زینت دی جائیگی ۔"
مین "اے مین بازآئی نہ صاحب! بیج لی ہزار نعمت کھائی جو لیے مین جائین آپکی جواہرات
صرف آپ یہ عہد کیجیے کہ دوبارا اس قسم کی حرکت نہ کیجیے گا ۔"
سر جمیس "میری توبہ ہے ہرگز کبھی وہم و گمان مین بھی ایسی حرکت نکرونگا ۔"
اس الحاح و زاری نے مجھے اطمینان دلایا کہ آیندہ کوئی بیہودگی سرزد نہوگی مگر چند روز کے بعد مجھے اپنا خیال واپس لینا پڑا ماہ مارچ کا اختتام قریب تھا حسب عادت مین گھوڑے پر سوار ہوکے ہوا کھانے جایا کرتی تھی صرف سائیس میرے ساتھ ہوتا تھا ۔ اتفاقاً ایک روز جبکہ موسم بہار کا فیض کوہ و دشت بوستان سب پر جاری تھا مین چلی جاتی تھی کہ دفعتہً گھوڑا بھڑکا اور بے تحاشا ایک جانب بھاگا مینے بہتری تو تھامی مگر خوف سے آنکھین بند کرلین کیونکہ وہ مجھے ایک بلندی پر لیے جاتا تھا سائیس نے تعاقب کیا اوسکی آواز سنکے اور تیز ہونے لگا تو مینے ہاتھ سے اشارہ کرکے اوسے تعاقب سے بازرکھا ۔ جب گھوڑا انتہائے بلندی پر پہونچا مجھے یقین ہوگیا کہ اب جان گئی فوراً مین خود گر پڑی اگر دو چار انچہ اور آگے بڑھ جاؤن تو کام تمام ہو جاتا مگر خیریت گزران گرادینے سے مجھے کوئی صدمہ نہین پہونچا اور گھوڑا بھی ٹھہر گیا مین بیہوش مین پڑی ہوئی تھی کہ کسی نے میرا ہاتھ پکڑکے اوٹھایا آنکھوں کے بود دیکھتی ہون تو ایک نوجوان سبزہ آغاز عشان امارت بشرہ سے آشکار حسین ہنس مکھ [illegible] تھا ۔
نوجوان "یقین ہے کہ آپکو کوئی مضرت نہین پہونچی ۔"
مین "آپکا گمان صحیح ہے ۔"
نوجوان "چند قدم کے فاصلے پر ایک جھونپڑا ہے آپ تھوڑی دیر توقف فرماکے اپنے
حواس درست کرلیجیے ۔"
مین "اس بخشش بہا رائے دینے پر مین آپکا شکریہ ادا کرنے کے بعد عرض کرتی ہون
کہ اب مجھے ضرورت باقی نہین ۔"
نوجوان "تو اجازت دیجیے کہ مین آپکے ہمراہ چلون کیونکہ یہ جانور خوفناک ہے ۔"

مین نے "آپکی نوازش - مگر مین نیو پورٹ مین رہتی ہون -"

نوجوان نے "اور اتفاق سے مجھے بھی وہین جانا ہی - اگر آپ کل مجھے عیادت کرنے کی اجازت دینگی تو مین بے انتہا شکر گزار ہونگا -"

مین نے "ایلبٹن ہوس کا دروازہ آپ کے استقبال کیواسطے کل کھلا رہیگا مگر اسوقت آپ کو پیادہ پا ہمراہی کی تکلیف دینا مجھے پسند نہین -"

یہ نوجوان لارڈ الڈریٹن - ارل آف مرتھامر کا بیٹا تھا - غرض اس سے رخصت ہوکے مین جب اپنے مکان مین داخل ہوئی تو مسٹر جمیس آگ بگولا ہو رہا تھا - مینے واقعہ بیان کیا اور بجاے ہمدردی و تسلی آمیز فقرات کے وہی منحوس چھڑی اپنے اوپر اوٹھتی ہوئی دیکھی لپک کے مینے چھڑی کے دو ٹکڑے کر ڈالے -

مین نے "لاٹ صاحب یہ دوسرا حملہ ہی - مین سمجھتی ہون کہ یہ دوسرا حملہ آپکی بیجا بدگمانی نے کرانا چاہا تھا - خیر بہتر ہی اب مین آپکی منحوس صورت دیکھنا نہین چاہتی -"

مینے جانیکا ارادہ کیا اور وہ پھر گھگیانے لگا مجبوراً چپ ہو رہی - دوسرے روز لارڈ الڈریٹن صاحب تشریف لائے انکی باتون مین مروت و خلق کے ساتھ محبت کی بھی بو تھی جہانتک مینے غور کیا اوسے نہایت ستودہ خصال پایا -

نہ مینے اوسکے ذاتی افعال پوچھے نہ اوسنے مجھسے سوال کیا - چلتے وقت دوبارہ آنے کی اجازت مانگی - مینے بخوف و خطر دیدی جانتی تھی کہ مسٹر جمیس کچھ نہین چھیڑ کریگا تو بہی اسی نوجوان کے سر ہو رہیگی -

یہ واقعہ بھی پرانا ہوگیا - آٹھ دن کی بیماری نے مسٹر جمیس کو ایسا کمزور کر دیا تھا کہ وہ پھر مسافت پیدل قدمی یا ہوا خوری کو نہین جاسکتا تھا مین تنہائی مین لارڈ موصوف سے برابر ملتی جلتی رہی ابھی تک کوئی منتکلفی ہم دونون مین ظہور پذیر نہین ہوئی تھی مختلف بیانات سے معلوم ہوا کہ لارڈ الڈریٹن ایک متمول نوجوان ہی [illegible] چھ ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی رکھتا ہی جو اسکے چچا نے [illegible] کے ذریعہ سے اپنی وفات کے بعد الڈریٹن کی طرف منتقل کی -

ایکدور کا ذکر ہے کہ مین اتفاقاً [illegible] گھوڑے پر سوار ایک تنگ راستے ہوکے گزری سائیس ہمراہ تھا [illegible] گھوڑا دوڑانے کی صدا

کان مین آئی کہ دہما کا ہوا مین سمجھی کہ سائیس کے گھوڑے نے شرارت کی مگر معلوم ہوا کہ یہ نہین ہے بلکہ میان ٹوبی گریسن صاحب نے فولادی ڈنڈ امار کے اوسے گرادیا ہے اور خود میری جانب متوجہ ہین راہ تنگ ادہر اودہر کھیت چاہتی تھی کہ کسیطرح نکلون مگر ممکن نہ تھا اسی سراسیمگی مین گھوڑے کی پشت سے زمین پر آرہی ساتھ ہی وہ ملعون بھی کودا اور سینہ پر سوار ہوا۔

قریب کوئی کسان بھی نہ تھا جو میری آواز سنتا اور مدد کرتا۔ ٹوبی گریسن اسوقت مردآدمی بنا ہوا تھا۔

ٹوبی "آج ہی تو ہتے لگی ہو۔ جانی اب بغیر حسرت نکالے ہین تمھین ہرگز نہ چھوڑونگا۔ مدت سے مرتا ہون"

ہزار کوشش کی کہ اس ظالم کے پنجے سے نکلون مگر بازوون کا حلقہ لوہے کا حلقہ معلوم ہوتا تھا۔ اپنے نزدیک مین سمجھ چکی تھی کہ کسیطرح نجات نہ ملیگی مگر اوسکی کرمیا کے ترہان کہ وقت پر لارڈ ایلڈرٹن کا وہان گزر ہوا دور سے اونسے میری فریاد کی صدا سنی جھپٹیا ہوا آیا۔ ٹوبی گریسن نے مجھے زور سے پٹک دیا اور کوڑا مار کے بھاگا اگر کہین وہ کوڑا پڑجاتا تو چہرہ لہولہان ہوجاتا اور سب خوبصورتی تشریف لیجاتی۔

پٹکنے کے صدمے سے مین بیہوش ہوگئی جب ہوش آیا تو اپنا سر لارڈ ایلڈرٹن کے زانو پر دیکھا۔ جو بنگاہ حیرت میری جانب نگران تھا۔

ایلڈرٹن "خیر گزری کہ اوس بیرحم کا وار خالی گیا۔"

مین "مگر — مگر میرا سائیس — شاید مر گیا —"

ایلڈرٹن "آپ اطمینان رکھیے وہ زندہ ہے میرا سائیس اوسکی تیمارداری مین مصروف ہے"

اب مینے زانو سے سر اوٹھایا اور آہستہ آہستہ اوٹھ بیٹھی۔ یکایک سینہ پر جو نگاہ پڑی تو الامان صدری کے بٹن ٹوٹے ہوئے تھے اور مین برہنہ۔ شرما لی لجا لی اور پشت پھیر کے اپنے لگا صدری درست کی۔

محبت کی نظر چھپتی نہین لارڈ ایلڈرٹن کی چتون سے نشہ محبت آشکارا تھا۔ غرض ... شکریہ ادا کرنے کے بعد اونسے مجھسے بعنوان شائستہ سیر گاہون مین ملنے کا وعدہ لیا ... مین سیدھی سائیس کو ہمراہ لیکے گھر آئی اور اوسے تاکید کردی کہ خبردار کسی کے کان مین اس

واقعہ کی بھنک نہ پہونچے ورنہ وہ پھر میرے کہین جانیکا روادار نہوگا -

اس امر کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہین کہ ایک ہفتہ کامل اسیطرح لارڈ موصوف سے تنہائی مین ملاقات ہوتی رہی - جانبین سے اظہار الفت بھی ہوا قولاً فعلاً دونون طرح ایک روز لارڈ موصوف نے بلجاجت استدعا کی کہ مین سر جیمس کو چھوڑ دون مگر کچھ دنون بعد کی قید لگادی وجہ یہ تھی کہ لارڈ ایلڈرٹین یہان اپنی خالہ کے پاس اپنی بہن کی شادی کرنے آیا تھا - جب تک شادی نہو جاتی وہ کیونکر علیحدہ میرے ساتھ رہ سکتا تھا دوسرے وہ میر التعلق مان بہنون پر ظاہر کرنا نہین چاہتا تھا - مینے وعدہ کیا کہ ایک مہینہ تک سر جیمس کے یہان مین اور رہونگی -

مین ناظرین کو واقف کرنا چاہتی ہون کہ اس شخص سے مجھے ویسی ہی محبت تھی جیسی کہ کپتان کے ساتھ - بلکہ اسکے حسن دلاویز سخن شیرین فیاضی طبیعت پر مین کپتان سے کئی درجہ زیادہ مفتون تھی -

دوسرا ہفتہ شروع ہوا اور سر جیمس صاحب پھر مراق کے شکار رہنے - مناسب نہ تھا کہ مین اوٹھین تنہا چھوڑ کے چلی جاتی - اپنے راز دار سائیس کو ایک رقعہ دیکے مینے ایلڈرٹین کے پاس بھیجا - اور سر جیمس کی حالت اوسمین تحریر کی - سائیس جواب لایا کہ پھر مجھی کو حاضر ہونے کی اجازت دیجائے - مینے لکھ بھیجا کہ آج رات کو نو بجے پائین باغ مین آپ تشریف لایے دروازہ مین کھلا رکھونگی آپ چلے آئیگا -

غرض وقت موعود کا بےچینی کے ساتھ انتظار رہا - باغ کا قفل مینے کھولدیا اور درختون کے جھرمٹ مین ٹہلنے لگی - اپریل کا مہینہ تھا اور چاندنی خوب چھٹکی ہوئی تھی دفعۃً مجھے شبہ ہوا کہ کوئی شخص دروازہ کھول کے اندر آیا اشتیاق مین دوڑی ہوئی گئی وہان کوئی نہ تھا چلی آئی کہ پھر دروازہ کھلا اور رہبر لارڈ شپ خرامان خرامان تشریف لائے - آتے ہی مجھے بغلگیر کرکے بوسے لینے لگے -

ایلڈرٹین "پیاری مس لمبرٹ آج مجھے یقین آگیا کہ تم بھی مجھے چاہتی ہو"

مین "پیارے ابھی اوس بوڈھے بویک کو موت نہین آئی پڑا جاگ رہا ہوا اور نوکر چاکر بھی بیدار ہین تم یہ کنجی مجھ سے لو وہ سامنے جو کھڑکی دکھائی دیتی ہے میرے کمرے کی ہے گیارہ بجے سے پہلے کمرے مین آنیکا قصد نہ کرنا - اور بہت آہستگی سے آنا -"

اتنا کہکے مین چلی آئی وہ باغ مین چھپ رہا - گیارہ بجے مینے دروازہ کہول دیا - اور خود شب خوابی کی پوشاک پہننے لگی ابھی اچھی طرح کپڑے نہین پہن چکی تھی کہ پاؤن کی چاپ سُنائی دی اور ایک شخص سامنے آکھڑا ہوا غور سے جو دیکھتی ہون تو وہی ظالم قزاق ٹوبی گریسن ہے -

# بیسوان باب

## بوڑھے نواب کا پاجی پن

کمرے کے اندر آتے ہی اس ملعون نے پٹ بند کیئے اور پیٹھ لگا کے کھڑا ہوا دو لپستول ہاتھون مین تھے - دہشت کے مارے میرے اندام مین رعشہ پڑ گیا گھگی بندھ گئی -

ٹوبی گریسن " ہا ہا ہا اپنی جان کی قسم کیا موقع ہاتھ لگا ہے آج لارڈ ایلڈرٹن کے عوض ٹوبی گریسن صاحب اس نرم نرم بستر پر آرام فرمائینگے اور ایک پری پوش بغل مین ہوگی - واہ واہ مس لیمبرٹ تمنے بھی عجب جانسوز حسن پایا ہے - سچ کہنا اسوقت تم بالکل میرے قابو مین ہو یا نہین اگر چلاؤ غل مچاؤ کیسکو اپنی امداد کے لیئے بلاؤ تو یہ لپستول جواب دین - اجی تم چیخ بھی تو نہین سکتین سر جمیس جاگ اوٹھین اور پھندا چھوٹے - لارڈ ایلڈرٹن صاحب جب دروازہ بند پائینگے اپنا سا منہہ لیکے رہ جائینگے "

ٹوبی گریسن اطمینان سے باتین کر رہا تھا اور مین فقرہ سوچ رہی تھی کہ کیا کرون - بے دھوکا دیئے اس سے نجات نہین مل سکتی تھی -

مین " خدا کے لیئے ٹوبی گریسن اپنے لپستول جیب مین رکھ میری جان پر بنی ہے - ارے ابھی مینے دُنیا کا کیا دیکھا ہے مجھسے جان نہین دی جائیگی - اور جو کچھ تیرے جی مین آئے کر مگر میری جان نہ لے "

ٹوبی گریسن " اگر تم میرے حکم کی تعمیل کرنے کا وعدہ کرتی ہو تو مین لپستول رکھے لیتا ہون - ہرگز تمھین کوئی ضرر نہ پہونچے گا - بھلا کون ایسا ظالم ہوگا جسکا ہاتھ تمپر اوٹھے (لپستول رکھکے) اب تو خوش ہوئین - اسی بات پر لب لعلین کا ایک بوسہ دلواؤ "

وہ میری طرف بڑھا اور مین بھی آہستہ آہستہ آگے بڑہی جب قریب پہونچ گئی تو میر

دروازہ کی طرف دیکھ کے کہا۔

مین "ارے لارڈ ایلڈرٹین -"

میرا نام لینا تھا کہ وہ جھجک کے پیچھے ہٹا اور بھاگنے کا قصد کیا مثل مشہور ہے چور کا دل کتنا "ایک کرچھا" نہ معلوم کس ضرورت سے یہان آیا تھا اتفاق سے میرے ہاتھ لگا گھماکے جو سر پر مارتی ہون تو چرخ کھاکے وہ موذی گرا اور بیہوش ہوگیا۔

بس جلدی جلدی مینے کمر کی پٹی کھول اوسکی مشکین باندھین پستول اور چھری جیب سے نکالے اور بھاگی ہوئی لارڈ ایلڈرٹن کو بلانے چلی گیا رہ بج چکے تھے حسب وعدہ وہ بھی کمرے کے پاس پہونچ چکا تھا کہ مینے دو تین لفظون مین واقعہ بیان کیا اوسے حیرت ہوگئی۔"

غرض مینے سر پکڑا اور اوسنے ٹانگین جیون تیون اس زندہ نعش کو باغ مین لاڈالا ٹھنڈی ہوا لگی اور وہ ہوش مین آیا۔

ایلڈرٹین "بس اوپاجی اگر ذرا بھی جنبش کی تو دھوان پار ہوگا۔ اگر جان کی خیر چاہتا ہی تو اقرار کر کہ ہم دونون کے کام مین ذرا بھی مخل نہونا"

اب تو بلی کیطرح میاؤن میاؤن کرنے لگا۔ ایلڈرٹن کی رائے ہوئی کہ اسے کھول دو مینے بھی تائید کی۔ تو پی گریسن صاحب حسرت سے منھ تکتے ہوے جہنم واصل ہوے۔ اور ہم دونون نے شب بعافیت تمام بسر کی۔

واقعہ مذکور کو بھی ایک ہفتہ گزرا۔ سر جمیس بھی تندرست ہوگیا۔ ایک روز ناشتہ کی میز پر سر جمیس نے ظاہر کیا کہ مین لندن جاؤنگا ایک خط ایسا آیا ہی کہ جانا ضروری ہی۔ ابھی ماندگی سے اوٹھا ہون سفر کرتے برا معلوم ہوتا ہے سات آٹھ روز کا سفر ناقابل برداشت ہے مجھے ڈر تھا کہ شاید اپنے ساتھ مجھے بھی لیجائے مگر وہ ایک خاص ملازم کو لیکے راہی ہوا۔ برسات کا موسم ہی مینھ لگا تار برستا ہے۔ اہل انگلستان کے لیئے یہ موسم بے انتہا تکلیف دہ ہوتا ہے۔"

تھامس "(سائمیس) لارڈ ایلڈرٹن کی ایک چھٹی لیکے آیا جسمین لکھا تھا کہ مین تم سے ملنا چاہتا ہون۔ یہان کسکا ڈر تھا بے دہڑک مینے بلا لیا۔

لارمو "پیاری روز پرسون میری بہن کی شادی ہے اور شادی کے ایک روز

بعد سب مہمان رخصت ہوجائینگے اب تمہاری کیا رائے ہے۔"

مین "پیارے مین ہمہ تن تمہارے حکم کی تعمیل پر مستعد ہون جس روز مہمان رخصت ہوجائینگے مین دوہیمٹن کے فلان ہوٹل مین تمسے ملونگی اوسوقت جہان بھاگ چلنے کا مشورہ قرار پائیگا چلے چلنا۔

لارڈ "سر جیمس کب روانہ ہوا۔ اور تم اوسکے ساتھ کیون نہ گئین"

مین "دو تین روز ہوے کہ وہ اپنے ایک معتمد ملازم کو ساتھ لیکے کسی پرائیوٹ کام کو لندن گیا"

لارڈ "کون ملازم وہی جو سیاہ کپڑے پہنے رہتا ہے نا۔؟

مین "ہان ہان وہی وہی"

لارڈ "وہ تو ابھی نیوپورٹ مین تھا مینے خود دیکھا"

مین "خیر کچھ پروا کی بات نہین شاید سر جیمس میری شُن گُن لینے کو اوسے چھوڑ گیا ہو کیا ڈر ہے دو ہی تین دن مین ہم تم غائب ہوجائینگے پھر کوئی کتنی ہی جال پھیلائے"

لارڈ "بیشک وہ ظالم چاہے جتنا انتظام کرے"

بہ مشکل یہ پورا جملہ اسکی زبان سے نکلا ہوگا کہ دفعتہً کمرہ کا دروازہ کھلا اور خبیث بدمعاش نمودار ہوا۔ بجائے تند و ترش ہونے کے سر جیمس پر اسوقت ایک افسردگی و حلم برستا تھا۔

سر جیمس "مس لیمبرٹ تمنے مجھکو بڑی تحقیر تک پہنچا کر اپنا عذر ثابت کر دیا"

انکار سے کیا فائدہ تھا مینے صاف صاف کہدیا کہ ہان۔۔۔

سر جیمس "ایک گمنام خط کے ذریعے سے مجھے تمہارے کرتوتوں کی خبر ہوئی مین در اصل لندن نہین گیا بلکہ تمکو بھلاوا دیا۔ پھر کیا منشا تھا"

مین سمجھ گئی کہ سواے لیڈی گریسن کے اور کسی کا یہ فعل نہین۔

ایلڈرمین "اچھا اب آپکا کیا ارادہ ہے۔"

سر جیمس "میرا ارادہ وہی کیا؟ آپنے وہ فعل کیا جو نوجوان کیا کرتے ہین مینے وہ سزا بھگتی جو بڈھے بھگتے ہین۔ نارضامند عورت کو کوئی روک نہین سکتا نہ مجھکو کوئی حق حاصل ہے کیونکہ یہ بھی الٰہی میرے ہی ظلم و ستم کی مکافات ہے۔ بہر نوع مین تم دونون کو معافی دیتا ہون۔ ابھی مینے سُنا کہ آپکی بہن کی شادی پرسون ہوجائیگی اور ر

اوسوقت تک گویا آپ مس ہیرٹ کو نہین لیجا سکینگے مین روز مین بخوشی تمام انھین اس مکان مین رہنے کی اجازت دیتا ہون یہ مہمان طریق رہینگی اور اپنے فعل کی ختیار (نہایت اشتیاق کے لہجہ مین) اگر روز بیرا نہ ملنے اور آپ بھی گوارا کرین تو ان تین دنون مین مین بھی اپنے دل کی حسرت نکال لون "

الڈرٹین " آپ نے ایسا شریفانہ برتاؤ کیا ہے کہ مین اس درخواست کو بے عذر بطیب خاطر قبول کرتا ہون امید ہے کہ روز بھی تائید کریگی "

مین " ہان ہان صاحب مجھے منظور ہے "

فیصلہ ہو گیا - الڈرٹین کو اب کچھ کہنا سننا نہ تھا - وہ اپنے گھر چلا گیا - اوسکے جانے کے بعد مین دل مین کھٹکی کہ ضرور سرجمبیس کچھ سرزنش کریگا مگر نہین اوسنے ذرا بھی زبان نہین ہلائی اور کہا بھی تو یہ کہ اگر خلاف مزاج نہو تو دو گھڑی میرے ساتھ چہل قدمی کرو - مینے فوراً منظور کر لیا اور کپڑے بدلنے تو شیخانے مین گئی - گھنٹی کی آواز سنکے بجاے اوس عورت کے جو روزانہ کپڑے پہنایا کرتی تھی دہوبن اور باورچن کو آتے دیکھا -

مین " مالزادیو تمکو تو مینے بلایا نہین تھا جو تم دوڑی آئین - دور ہو یہان سے "

اونہون نے کچھ جواب نہین دیا اور لپٹ گئین گہنا اوتارنا شروع کیا - اب مجھے معلوم ہوا کہ سرجمبیس کی شرارت ہے دو ہزار پونڈ قیمت کا گہنا میرے پاس تھا - مینے ان چھوٹی ذات کی عورتون سے لڑنا مناسب نہ جانا بلکہ گہنا خود ہی اوتار دیا -

دونون " بیگم کپڑے بھی اوتار دو اور وہ پوشاک پہن لو جو حوالات سے پہننے کے تم یہان آئی تھین "

اس حکم کی بھی مینے بے حیل وحجت تعمیل کی - اتنے مین گھر بھر کی مامائین جمع ہو گئین اور میرے مارنے پیٹنے کا ارادہ کیا -

مین " تم عجب طرح کے لوگ ہو جب مین تمہارے حکم کی پوری تعمیل کر رہی ہون تو تم کیون لڑنے مارنے پر تیار ہو - اسکے علاوہ طرح طرح کے فائدے تم سب کو میری ذات سے پہونچتے رہے ہین کیا اونکا یہی عوض ہے "

ایک " تو بیگم جو کچھ ہم کہین وہ کرو - ذری کوٹھری مین چلی چلو وہ کوٹھری جسمین مار رہتی ہے

تمہارے لیئے تجویز ہوئی ہے۔"

مجبوراً یہ حکم بھی ماننا پڑا۔ کوٹھری کے دروازے بند کردیئے گئے۔ مگر ابھی تک قید و بند کی وجہ سمجھ مین نہین آئی۔ اوسوقت مجھے اتنا غصہ تھا کہ مین بیان نہین کرسکتی دل ہی دلمین عہد کر رہی تھی کہ ادہر چھوٹی ادہر ایسا بدلہ لیا کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے پاؤ گھنٹہ کے بعد سر جمیس صاحب تشریف لائے اور انکے ساتھ ایک خدمتگار بھی تھا خدمتگار تو بہرہ پر کھڑا ہوا اور وہ کوٹھری مین آیا۔

سر جمیس "کہیئے راتون کو باغ مین چھپ چھپ کے جانے اور رمزے اوڑانے کا پھل پایا۔ اسے تو سہی جو اسی قید و بند مین سسکا سسکا کے نہ مارون۔ کوئی میرا کیا کریگا"

مین "پھر جب تمہاری بیہودگیان حد سے بڑھ گئین تو مینے بھی جو جی چاہا کیا۔ مین کوئی تمہاری نکاحی نہ تھی جا بیجا کیون سہتی۔ اور سسکا سسکا کے مارنا ہنسی ٹھٹھا نہین قانون بھی کوئی چیز ہے۔"

سر جمیس "اچھا دیکھین قانون مسخرا ہمارا کیا بگاڑتا ہے۔ اب تو لارڈ ایلڈرٹین کی فرشتہ خانی بھی تمھین نہین پا سکتے بندے نے یہی تو چال کھیلی ہر یونیورسٹی کا وہ ایک ایک مکان چھان ڈالے مگر تمکو نہین ڈھونڈ سکتا۔ تمہارا نشان نہ پائیگا تو مجبوراً کہین اور چلا جائیگا۔ مجھسے پوچھے گا مین کہونگا صاحب حسب وعدہ تیسرے روز مس لمبرٹ ہوٹل مین آپ سے ملنے چلی گئین۔ آگے کا حال مجھے نہین معلوم۔ اوسے میرے شریفانہ چال چلن کا تجربہ ہو چکا ہی جو کچھ مین کہونگا قبول کریگا۔"

مین "یاد رکھو پھر اپنے نصیبون کو روؤگے۔ خدا نہ کرے جو میری طبیعت بدی پر آجائے۔"

سر جمیس "اچھا یا تم ہاتھ جوڑوگی یا ہم۔ ابھی یہ ارادہ ہے آیندہ سب بھول جاؤگی۔ جب تمہارا عاشق تمہارے ملنے سے مایوس ہو کے چلا جائیگا تو اسی لباس مین تیسرے فاقے بے ایک حبہ دیئے تمکو گھر سے نکال باہر کرونگا۔ اب بھی خیریت ہے میری قدمونپر گر کے معافی مانگو۔"

مین "دور ہو یہان سے۔ بس اسی مین خیریت ہو کہ مجھے جانے دے اپنی شامتین

نہ بلا۔ ذری اپنی نوابیت کے بھلاوے مین نہ رہنا "
بوڑھا زہرخند کرتا ہوا چلا گیا۔

جو شخص عمر بھر آزاد رہنے کے بعد اسیر بلا ہو وہ میری بے اطمینانی کا بخوبی اندازہ کرسکتا ہے سچ تو یہ ہے کہ مین نے اپنی طمع بیجا کا خمیازہ اوٹھایا اگر مین زیور کا لالچ نہ کرتی تو کبھی بڈھے کے جال مین نہ پھنستی۔ جو شخص روپیہ کی قیمت مین اپنی آبرو فروخت کرتا ہو اکثر خسارہ مین رہتا ہو اسی قسم کے ناگوار مصائب جھیلنا پڑتی ہین ابتدا طبیعت عادی نہین ہوتی رفتہ رفتہ خوگر ہو جاتا ہے۔ آبرو کی تجارت کھوٹا سودا ہے مین اپنے سوانح عمری صرف اسی غرض سے لکھ رہی ہون کہ میرے بعد کی خلقت میرے کارنامون کو دیکھے اور عبرت حاصل کرے دنیا کا ظاہر کچھ ہو باطن کچھ ایک جواری شرابی لچا لفنگا مین شریر و بدنفس دکھائی دیتا ہو مگر اوسکے افعال اکثر ملایان ظاہری لمبی داڑھی والے۔ زنار وسبحہ گردان بزرگوارون سے از روے تجربہ نیک ثابت ہوے ہین۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

غرض مین اوسکے جانے کے بعد اپنی صعوبت پر آٹھ آٹھ آنسو رونے لگی بظاہر کسیطرح صورت رہائی معلوم نہوتی تھی۔ باوجود یاس خیال انتقام کا چھینٹا میرے غم کی آگ پر پانی کا کام دیتا تھا۔ یہ بھی خیال ہوتا تھا کہ یہان سے اگر دیر مین رہائی ملی تو کیا ہوگا میرے ہاتھ مین ایک کوڑی نہین نا تجربہ کار للہ الحمد واقعی اس گرگ باران دیدہ کے دہوکے مین آ جائیگا اور ضرور مایوس ہوکے چلا جائیگا۔ پھر مین کیا کرونگی کون ہے جس پہ بھروسا کرون۔

اکثر اوقات مین اس زور سے روتی تھی کہ گھر کے تمام رہنے والے سنتے ہونگے۔ رات جیون تیون کٹی۔ صبح کو آٹھ بجے دو ماماٸین کچھ دودھ اور روٹی لیکے آئین مینے نہین لیا دن بھر کڑاتک فاقہ گزرا شام کو صرف دو تین روٹیون پر قناعت کی۔ اسوقت ہوا کچھ ایسی موافق تھی کہ بے اختیار مینے کمرے کی کھڑکیان کھولدین سرمیں صاحب باغ مین مٹر گشتی کر رہے تھے مجھے دیکھ کے اسطرح خوش معلوم ہوئے جیسے کوئی چڑیمار ایک خوبصورت چڑیا کو پھنکی مین بند کرکے خوش ہوتا ہے۔ مین بھی یہ دل مین سمجھ کے چپ ہو رہی کہ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی رات۔

چھ بجے کے بعد سن سن کی آواز مجھے سنائی دی - اور کوئی چیز کھٹ سے کھڑکی کے پاس آگری - دیکھتی کیا ہون کہ ایک تیر مین چھوٹا سا پرزا کاغذ کا لپٹا ہوا ہے اوسمین لکھا پایا -

"بیگم - آپکا وفادار سائیس ٹھامس آج بارہ بجے شبکو آپ کے رہائی کی کوشش کریگا بشرطیکہ آپ مستعد رہین"

یہ ایک ایسی غیر مترتب خوشی تھی جسکا ضبط مشکل سے ہوسکا کھڑکی سے جھانک کے مینے ٹھامس کو اپنے خبردار رہنے کا اشارہ کیا اور وہ چلا گیا -

جس امید وبیم مین دوپہر کٹے کسیطرح اوسکی سچی حالت زبان قلم سے ادا نہین ہوسکتی - دس بجے مینے کھڑکیان بند کردین اور ساڑھے دس بجے شمع گل کردی آہستہ سے کھڑکیان کھولکے لطیفۂ غیبی کی منتظر ہو بیٹھی - جب ٹھائین ٹھائین بارہ بجے کھٹ پٹ کی آواز سنکے مینے کھڑکی سے گردن باہر نکالی دیکھا ایک سیاہ پوش رسے کا سرا کھڑکی کیجانب پھینک رہا ہے جسمین ایک لکڑی بندھی ہوئی ہے لکڑی کھڑکی مین اٹک گئی - پہلے تو اتنی بلندی دیکھ کے میرے حواس مین ہلچل پڑ گئی مگر پھر سنبھلی اور آہستہ آہستہ رسے کے ذریعے سے نیچے اوتری تہامس نہایت استقلال کے ساتھ میرے بوجھ کو سبنھالے رہا -

تھامس "بیگم دروازہ باہر سے بند ہے یا تو دیوار پھاندنا پڑے گی یا دروازہ توڑا جائے گا -"

ابھی گفتگو تمام نہین ہونے پائی تھی کہ بوٹ کی چرمر سنائی دی جیسے کوئی ادہر آتا ہے - یہ آہٹ سر جمیس کی تھی جو چاندنی کی بہار دیکھ رہا تھا جون ہی اوسنے ہم دونکو صحن مکان مین دیکھا مارے غصے کے تھر تھر کانپنے لگا -

مین "تہومس جلدی دوڑ بڈھا غل نہ مچانے پائے ورنہ سب محنت اکارت ہو جائیگی"

یہ کہکے مینے جھپٹ کے اوسکا ریشمی کوٹ پھاڑا اور تھامس نے ایک پچنی دی رومال منھ مین ٹھونس دیا اور کوٹ کی دہجیون سے ہاتھ پاؤن جکڑ ایک درخت کی جڑ مین باندہ دیا یہ سب بہت ہی پھرتی سے کام ہوا -

مین "بڑے میان اب کہو تمہاری کیا درگت کردن - اب بھی مین رحم کھاتی ہون

ورنہ وہ مزا چکھاتی کہ عمر بھر یاد کرتے یہ رومال جو آپکے حلق مین ٹھونسا ہوا ہے بغیر دوسرے کی مدد کے نکل نہین سکتا ہے تجھے شیطان کے حوالے کیا مین جاتی ہون تو رات بھر باغ کی تازہ ہوا سے دماغ تازہ کر"

بڑھے کی صورت غصّے کی وجہ سے لنگور کی سی ہوگئی اتنے مین تھامس آیا اور اوسنے دروازون کے توڑ ڈالنے کی خبر دی۔"

تھامس "(باہر نکلکے) بیگم گاڑی حاضر ہے۔"

مین "مگر کرایہ کہان سے ادا ہوگا۔ اور بسر اوقات کی کیا صورت ہو"

تھامس "آپ گھبرائیے نہین بارہ پونڈ میرے پاس موجود ہین۔ سات پہلے سے جمع تھے اور پانچ سر جمیس کے عطیہ مین جو اوسنے براہ خوشامد مجھے دیئے تھے۔"

مین "کیا لارڈ الڈرٹین کو اسکی خبر ہے"

تھامس "نہین حضور۔ جب سے آپکو سر جمیس نے قید کیا مجھے حکم دیا کہ دس بارہ روز تک باہر قدم نہ نکالون میرے چال چلن سے وہ باخبر ہو چکا تھا مگر ازراہ مکاری میری خطا معاف کی سمجھا کہ کہین یہ جاکے لارڈ الڈرٹین سے نہ لگا دے۔ پانچ پونڈ انعام کے دیئے اور آیندہ بھی امیدوار کیا۔ مجھے خواہ مخواہ اس سے نفرت پیدا ہوئی جسکا نتیجہ حضور پر بخوبی روشن ہے۔"

غرض مین جائے مقررہ پر لارڈ الڈرٹین سے جا ملی۔

# اکیسوان باب

## عوض

میری سرگذشت ایسی نہ تھی جو الڈرٹین کو غیظ نہ دلاتی۔ مگر ہمارہ ہی کیا تھا۔ تھامس کا عوض ادا کرنے اور انعام دینے کے بعد اوسنے مجھے دلاسا دیا کہ جو کچھ تمہارا اسباب اوس ملعون کے یہان رہگیا اوس سے بہتر مین منگا دونگا تم کڑھتا نہین۔

مین "پیارے الڈرٹین تم بیشک جو کہتے ہو پورا کروگے مگر سر جمیس کے منھ مین گودڑ ٹھونسنے اور راوسے اولٹا لٹکا آنے سے میری تسکین نہین ہوئی ابھی مین اپنا اسباب اوس سے ضرور لونگی اس ترکیب سے لونگی کہ وہ بھی یاد کرے کان لاؤ مین تمسے

تدبیر بتا دون۔"

تھوڑی دیر سرگوشی کے بعد اوسنے میری رائے پر تحسین و آفرین کی اور وعدہ کیا کہ ابھی بندوبست ہوا جاتا ہے۔ پاؤ گھنٹے کے بعد لارڈ الڈرٹن کے حسب حکم ہوٹل کی خادمہ ایک ہوشیار درزی کو اپنے ہمراہ لائی۔

الڈرٹن "میم صاحب کے پوشاک کی پیمائش کرو اور اسی پیمانہ پر ایک پتلون ایک کوٹ۔ اوورکوٹ۔ وسٹ کوٹ۔ شرٹ تیار کرکے لاؤ۔ ایک تماشے مین میم صاحب کو مردانہ روپ بھرنا ہے۔"

پہلے وہ درزی گھبرایا مگر جب دام پائے تو خپ ہو رہا اور دوسرے دن شام کو ڈریس لانے کا وعدہ کر گیا۔ پھر ہم دونون ایک چھاپے خانے سے "لفٹنٹ فریڈرک لیمبرٹ ۱۷ لائٹ ڈریگون" کے کارڈ چھپوا لائے۔

دوسرے دن کپڑے تیار ہو کے آگئے اور ہم سب سامان لیکے براہ کاوز نیوپورٹ جاکے ایک ہوٹل مین ٹھہرے تھامس ساتھ تھا الڈرٹن اور تھامس دونون کو ہوٹل سے باہر نکلنے کی ممانعت کر کے مینے مردانے کپڑے زیب تن کیئے بالون کو اسی ترکیب سے آراستہ کیا کہ زنانے پن کو ذرا بھی دخل نہو۔ ایک کوڑا ہاتھ مین لیکر سر پہ مردانی ٹوپی رکھی۔ مصنوعی گل مچھے باندھے آئینہ دیکھنے سے مجھے خود شبہ ہوا کہ مین مرد ہون یا عورت۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر میری مان بھی اسوقت دیکھتی تو مجھ نہ پہچانتی۔

مین "پیارے اگر آدہ گھنٹے سے زیادہ مجھے وہان دیر ہو تو تم اور تھامس فوراً پہونچنا۔"

الڈرٹن "تم خاطر جمع رکھو۔"

اور دل کڑی کیئے مین جو ہوٹل سے باہر نکلی سرائے پاسبان متحیر ہوئے کہ یہ نوجوان کب یہان آیا اور میرے پیچھے دوڑے مینے کوڑے پر رکھ لیا ایک بوڑھا شخص قریب تر تھا اوسکی ناک پر کوڑا پڑا ہائے کہکے بیٹھ گیا۔

بوڈھا "ٹھہر تو سہی تجھے مجسٹریٹ کے پاس پکڑے لیئے جاتا ہون۔"

مین "تم تو واہی ہو بندہ اچھے کام کو جاتا ہے پھر دیکھا جائیگا۔"

کچھ دور آگے بڑھی تھی کہ دو بیگمین نہایت حسین و جمیل جاتی ہوئی ملین۔

ایک "دیکھنا پیاری جین - کیا طرحدار جوان ہے اگر یہ مجھسے جان تک مانگے تو مین نذر کرون کسی فوج کا افسر معلوم ہوتا ہے۔"
دوسری "ٹلڈا پیاری میری بھی اسکو دیکھکے یہی حالت ہوئی۔"
دو تین قدم آگے چلنے کے بعد ایک بڑی بی ملین مین تیز چل رہی تھی لیکن اونکے دہکا لگ گیا۔
بڑی بی "تعجب کی بات ہے کہ تم سا نوجوان تہذیب سے بے بہرہ ہو - بڑی شرم کی بات ہے۔"
مین "(التجا آگا) افسوس ہے کہ نادانستہ مینے آپکو تکلیف پہونچائی - اسوقت مین بہت ہی ضرورت سے جاتا ہون اسوجہ سے ہوش ٹھکانے نہین بڑی بی امید ہے کہ آپ مجھے معاف کرینگی۔"
بڑی بی "(مسکراکے) کچھ پروا کی بات نہین اگر ایک لائق اور خلیق نوجوان سے نادانستہ ایک حرکت ہوگئی۔"
مینے سلام کیا اور آگے بڑھی - یہان سرجمیس کا ایک آدمی کھڑا ہوا تھا اسنے مجھے بالکل نہین پہچانا مین قریب گئی اور پوچھنے لگی۔
مین "کیون صاحب الیبٹن ہوس کو کسطرف سے جانا چاہیئے۔"
خدمتگار "حضور مین اوس مکان سے تعلق رکھتا ہون سیدھے چلے جائے دس منٹ مین آپ پہونچ جائینگے۔"
مین "ہان تو مہربانی فرماکے یہ بھی بتائیے کہ سرجمیس اسوقت کہان ملینگے۔"
خدمتگار "غالباً وہ مکان ہی پر ہونگے۔"
مین اوسکا شکریہ اداکرکے الیبٹن ہوس پہونچی اب یقین کامل ہوگیا کہ کوئی مجھے شناخت نہین کرسکتا - اتفاق سے سرجمیس پائین باغ کے دروازے سے باہر نکلتے تھے شاید چہل قدمی کرنے جاتے ہونگے - صورت بیماری کیوجہ سے بالکل مسخ ہوگئی تھی پورا افریقہ کا لنگور لنگور بھی وہ جیسے سوکھے کا آزار ہو معلوم ہوتا تھا - لپک کے مینے اوس سے دریافت کیا۔
مین "مہربان الیبٹن ہوس کہان ہے۔"
سرجمیس "(تعجب) یہی ہے - آپ کسے دریافت کرے ہین۔"

مین "مسٹر جمیس سے ملنا چاہتا ہون (مینے دھوکا دینے کی غرض سے اندر جانا چاہا)
مسٹر جمیس "ٹھہریئے ٹھہریئے جمیس یہین موجود ہے"
مین "(غضبناک ہوکے) اخاہ آپ ہی مسٹر جمیس ہین - اچھا یہ کارڈ لیجیے تاکہ آپ کو میرا نام معلوم ہو"
بوڈھا عجب تلاطم مین تھا وحشت دہشت اضطراب چہرے کے جلد جلد متغیر ہونے سے ظاہر ہوتا تھا اوسی گھبراہٹ مین باواز بلند کارڈ کی عبارت پڑھی "لفٹنٹ فریڈرک لیمبرٹ ۱۶ - ڈریگون"
مین "جی ہان یہی اس حقیر کا نام ہے (آواز سے تندی اور ترشی پائی جاتی تھی)"
مسٹر جمیس "یہ نام ہے یہ عہدہ ہے یہ نام ہے یہ عہدہ ہے یہ نام ہے یہ عہدہ ہے........
مین "ہان صاحب اب کتنی مرتبہ رٹیے گا - مین افسوس کے ساتھ ظاہر کرتا ہون کہ اوس کمبخت نوجوان لڑکی کا بھائی ہون جسکا نام روز المبرٹ ہے جسکے برے چال چلن نے ہمارے نامی گرامی خاندان کی ناک کاٹ ڈالی - لیکن وہ ہزار بری ہو قدرتی سلسلہ رشتہ داری کسیکے برے یا بھلے ہونے سے ٹوٹ نہین سکتا نہ فطری جوش خون کم ہو سکتا ہے جب سے مینے سنا کہ آپ کے یہان اوسکی بری گت ہوئی چھڑیان اوسکے پھول سے بدن پر ماری گئین - ناجائز طریقے سے قید کی گئی میری آنکھون مین خون اتر آیا ہے - مین بازپرس کے لیئے حاضر ہوا ہون جواب دیجئے (بلند آواز سے) کیا آپ نے اوسے بالکل لاوارث خیال کیا تھا"
مسٹر جمیس "(مری ہوئی آواز سے) ہان مین... مین... مین.. سنتا ہون... لیکن... کیا... معلوم تھا کہ اوسکا بھائی.....
مین "بس چپ رہ او شریر بڈھے ورنہ سزا ابھی اپنے کنارے مین دیکھیگا - کوئی شریف لڑکی ہرگز اپنی برائیون کے ساتھ اپنے خاندان کا نام شامل نہ کریگی - جب ایسی شرمناک حالت مین وہ تھی تو کیونکر میرا نام لیکے بیتری لگا ہون مین تجھے ذلیل کرتی - یاد رکھ کہ مین تین مرتبہ جنگ ڈیول لڑ چکا ہون اور فتحیاب ہوا موقع پر بدمعاش بھی بنجاتا ہون آپ کا جی چاہے تو کوڑے یا ازی مین امتحان لے لیجئے - آئیے -
ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گوے

سر جمیس ”صاحب مین بہرا نہین ہون چیکو چیکو بولیئے - اور اپنی شکایت بیان کیجیے“
مین ”ارے صاحب ایک شکایت - آپ نے اوسکو مارا - ظلم کیا - گستا پانا کیہرا لتا لوٹ لیا - قید کیا - سوکھی روٹی اور ایک گلاس پانی کے سوا کھانے کو نہین دیا (اور بلند آواز سے) یہ سب باتین میرے ہیجان مین لانے کو کافی ہین -
سر جمیس ”مگر پورا واقعہ شاید آپ کے گوش گزار نہین ہوا“
مین ”(کڑک کر) تجھ مین یہ جراءت ہی کہ مجھے جھوٹلائے - یہ دوسری توہین ہے - اچھا بتا اپنے کسی دوست کا نام جس سے مین انتقام لون تجھ پیر فرتوت کو کیا مارون اسوقت بھی دو پستول میرے پاس بھرے ہوے موجود ہین یاد رکھنا کہ اگر کچھ بھی ٹرایا تو دھوان پار ہوگا -“
سر جمیس ”(لرز کے) اچھا اچھا صاحب مین اب کچھ نہ کہونگا - کیا تدبیر کرون - کہ آپکا غصہ فرو ہو -“
مین ”ابے بہر دی مردون کو سوائے جان لینے اور جان دینے کے کوئی اور بھی تدبیر درکار ہوتی ہے اوٹھ چل میدان مین -“
سر جمیس ”نہین صاحب یہ مطلب نہین اگر آپ کچھ مالی جرمانہ کے ذریعے سے خاموش ہو جائین تو انسب ہے -“
مین ”صاحب مین کوئی جرمانہ قبول نہین کرونگا صرف جو کچھ اسباب میری بہن کا آپکے پاس ہی وہ مرحمت ہو اور ایک معذرت نامہ لکھ دیجئے“
سر جمیس ”مگر پیارے لفٹنٹ اوسمین بہت کچھ جواہر میرا دیا ہوا ہے -“
مین ”پھر دی ہوئی چیز پر کیا دعویٰ اوس کمبخت نے بھی تو جی توڑ کے خدمت کی ہی بہر نوع اگر دینا ہو دیجئے ورنہ پستول سے اُسکا جواب دیا جائے -“
بڈھے کا تمام خون جسم مین جم گیا گویا وہ ملک الموت کے سامنے کھڑا ہی -
سر جمیس ”مین ایک ایک حبہ حاضر کرتا ہون گو اوسنے میری خدمت نہین بلکہ مرمت کی ہی مین مریض تھا میرے مُنھ مین گودڑ ٹھونستا شبنم مین درخت سے باندھ کے چلی گئین -“
مین ”کچھ مضائقہ نہین تم اسی لائق تھے - اور اگر دعویٰ انتقام ہو تو خود اوٹھو

یا اپنے کسی دوست عزیز کو بلا کے مقابلہ کرالو“

مسٹر جیمس ”صاحب مین ایک بوڑھا آدمی بھلا مقابلہ کیا کسی سے کرونگا“

مس ”تو بہتر ہے کہ اسباب مسٹر جیمس کے نام فلان ہوٹل مین روانہ کیجئے۔ اور معذرت نامہ بھی صرف ایک گھنٹہ کی مہلت آپکو دیجاتی ہے“

بوڑھے کی جان پر بنی ہوئی تھی میرا مہلت دینا غنیمت ہوگیا بخت و تیزہ کرکے بندی بنی فرودگاہ کی طرف لوٹی جھاڑی مین چھپا ہوا الڈرمین کھڑا تھا اوسکو مینے ساتھ لیا اور گھر واپس آئی۔

یہ کہنے کی ضرورت نہین کہ ایک ساعت کے بعد تمام اسباب مسٹر جیمس کے پاس (الڈرمین کا یدلاہوانام) پہونچگیا اور ایک معذرت نامہ بھی جسکا مضمون یہ تھا۔

”مسٹر جیمس بعد ادب و التجا معزز مس لیمبرٹ صاحبہ کی خدمت مین اپنے گذشتہ برے برتاؤ کی نسبت معذرت کرتا ہے اور امیدوار معافی ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف“

جو جواب معذرت نامہ کا دیا گیا درج ذیل ہے ”نواب سر جیمس صاحب۔ مسٹر فریڈرک لیمبرٹ ایک عجب طلسمی خاصیت رکھتا ہے کبھی مرد بنتا ہے اور کبھی اپنی بہن مس لیمبرٹ کا سا ہو جاتا ہے یاد رہے کہ جب کبھی سر جیمس سے انتقام کی ضرورت ہوگی دفعۃً بجاے مس لیمبرٹ کے وہ مسٹر فریڈرک لیمبرٹ کو کوٹ پتلون ڈانٹے اپنے سر پر دیکھینگے۔ او احمق بوڈھے خوب یاد رکھ کہ جوان ناکردہ کار عورت کے چلتر ایک بوڈھے جہاندیدہ فریبی مکار مرد کے چلتر سے کہین بڑھے چڑھے ہوتے ہین اوسکے سامنے تجسا پیرفرتوت طفل نابالغ نظر آتا ہے“

اس تمام کارروائی کے بعد لندن کے جانب شمال ایک مکان سے مارلو مینز نامے ینڈ منشن کے قریب نہایت شاندار پائین باغ سمیت کرایہ پر لیا اور اوسمین اٹھ گئے ناظرین میرا ساتھی نہایت فیاض جری خوش خلق باحمیت عاقبت اندیش منتظم آدمی تھا اور ابھی تک اتنا معتدل المزاج شخص مجھے کوئی نہین ملا۔

# بائیسوان باب

## ”مسر مخفی“

یکم ہفتے سے زائد زمانہ گزرا کہ مارلو مینز مین ہم لوگ مقیم ہین۔ آفتاب جسطرح طلوع

طلوع ہوتا ہے طلوع ہوتا رہا اور جسطرح غروب ہوتا ہے غروب - کوئی جدید بات سوانح عمری مین درج کرنے کے قابل نہین پیش آئی -
البتہ ایک واقعہ - رات کے کوئی بارہ بجے ہونگے چارون طرف سناٹے کا عالم تھا شجر حجر مدر بشر سب ساکت وصامت مگر مجھے اور لارڈ الڈرٹین کو اتفاق سے نیند نہین آئی اس مکان کے گرداگرد زراعت ہوتی تھی اور قرب جوار مین کوئی دوسرا مکان نہ تھا - غرض ہمنے کھڑکی کھول لی اور ویرانگی کے مہیب تاریکی کا سمان دیکھنے لگے - اتنے مین اک بگھی کی گھنگھناہٹ سنائی دی جو کھیتون سے گزرتی تھی اور پھر وہ آواز موقوف ہوگئی -
الڈرٹین "ہائین یہ کھیت مین روشنی کیسی "
مین "شاید بگھی کا پہیہ کیچڑ مین دھنس گیا "
الڈرٹین "نہین جی وہان کیچڑ کا نام نہین - اور دیکھو وہ سامنے ایک آدمی لالٹین سے ہرطرف دیکھ رہا ہے "
خدا معلوم الڈرٹین کے ذہن مین کیا آیا کہ اوسنے کمرے کی سب شمعین گل کردین - اور چپ چاپ تماشا دیکھنے لگا انداز سے معلوم ہوا کہ کئی آدمی ہین - دوری کی وجہ سے یہ نہ محسوس ہوا کہ کیا کرتے ہین البتہ انکی احتیاط اور بار بار لالٹین کو بجھانے اور روشن کرنے سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی امر عظیم بلکہ گناہ شدید ہورہا ہے - ایک گھنٹہ کے قریب یہ لوگ رہے پھر جدھر سے آئے تھے چلے گئے -
الڈرٹین "ضرور یہ لوگ کسی لاش کے دفنانے کو آئے تھے ورنہ آدھی رات کو اسطرح کھیت مین آنا اور چلے جانا کیا معنی "
مین "(ڈر کے اوسکے سینہ سے چمٹ گئی) خدا نہ کرے "
الڈرٹین "اونہہ ہمین اس سے کیا غرض آؤ چلکے سورہین اس امر کو پوشیدہ ہی رکھنا مناسب ہے کہین ایسا نہو کہ فوجداری مین گواہی دینی ہو مجھے اپنا نام ظاہر کرنا نہین منظور ہے "
رات بھر عجب مخوف خواب مین دیکھا کی خدا خدا کرکے صبح ہوئی مگر بدخوابی کا اثر میرے بشرے پر نمودار تھا - حوائج ضروری سے فارغ ہوکے مین بیٹھی تھی کہ الڈرٹین آیا

اور اوسنے کہا۔

"الڈرمین وہ شب کا واقعہ ضرور کچھ نہ کچھ گل کھلا ئیگا ابھی مین باغ مین چہل قدمی کرنے کو رچرڈ (خادم) کیطرف جا نکلا تو اس کھیت کا مزارع اوس سے کہتا تھا کہ مین رات کو جاگتا تھا جب گاڑی آئی اور اوسمین سے چند آدمی نکلکے ادہر اودہر پھرتے رہے صبح کو کھیت مین جو جاکے دیکھتا ہون تو تازی زمین کھدی ہوئی معلوم ہوئی مینے مجسٹریٹ کو جاکے اطلاع کی وہان سے پولیس کے سپاہی آئے اونہون نے مٹی سرکائی نیچے سے ایک نوجوان حسین عورت کی لاش نکلی لاش بالکل برہنہ صرف ایک لبادے مین لپٹی تھی پولیس والون نے لاش کو ایک [illegible] مین لیجاکے رکھی ہے خفیہ مخبر قاتل کا پتہ لگانے نکلے ہین لاش کا وارث کوئی نہین ملا۔ گردن پر ایک تسمے کی پھانسی موجود ہے کسی بے رحم نے اسطرح گلا گھونٹا کہ تسمہ گوشت کے اندر پیوست ہوگیا ہے"

اس خبر سے مجھے بہت وحشت ہوئی مگر چارہ ہی کیا تھا چند روز تک اخبارات کے اڈیٹرون نے خوب خوب خامہ فرسائیان کین مگر لاش کا وارث کوئی نہ ملا نہ قاتل ہی کا پتہ چلا۔ آخر ایڈمنٹن چرچ مین لاش دفن کردیگئی۔ واقعہ پرانا ہوگیا لوگون نے تذکرہ کرنا چھوڑ دیا مگر میری ایسی کمبخت عادت تھی کہ کسی بات کو جلدی نہین بہولتی تھی۔

ایکدن کا ذکر ہے کہ الڈرمین میرے لیئے گھوڑا خریدنے لندن گیا میرا جی گھبرایا ٹہلتی ہوئی دور جا نکلی کہ سامنے سے ایک سوار آتا دکھائی دیا جیسے ہی میرے اوسکے نگاہ چار ہوئی میرے اندام مین تھرتھری پڑگئی ناظرین شاید اسی سوانح عمری کے جزو اعظم آرتھر براعتیین سے بخوبی واقف ہونگے - گو اوسکی نیکی اور اپنی بدراہی کا مقابلہ کرنے کیوجہ سے اوسکی صورت مجھے ڈراتی تھی تاہم سچی الفت اور پاک محبت نے مجبور کیا کہ مین اوس سے ملون ہائے میرے کرتوتون نے مجھے کہین کا نہ رکھا اگر آج اپنی نیک چال چلن اختیار کرلیتی تو مین سے اس وفاشعار پاک باطن کا پہلو آباد کرتی۔ مگر نہین بدراہی کے بعد مجھے حجاب آیا کہ ایک فرشتہ صفت شخص کی زندگی کو آلودہ کرون۔

آرتھر نے کہا پیاری روز تمہین میرا آنا ناگوار گزرا"

مین نے کہا نہین ناگوار نہ کہو بلکہ باعث حجاب"

آرتھر "کیون کیا تمنے شادی کرلی" (انتہائے اضطرار اسکے چہرے سے پایا جاتا تھا)

مین "تم خوب جانتے ہوکہ باوجود آوارگی دغا و فریب سے کسی نوجوان شریف زادہ کو جا پھنسانا میری شان سے دور ہے۔ نہ یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص میری سوانح شرمناک کو سُنکے برضا و رغبت مجھے قبول کرے"

آرتھر "پیاری وہ مین ہون جو باوجود علم شادی کی درخواست کرتا ہون اور پہلے بھی بارہا کر چکا۔ اور خدا شاہد ہے کہ برضا و رغبت"

آہ ان لفظون نے نشتر سے میرے دل و جگر فگار کیا۔ اور آخر مین رونے لگی؛

آرتھر "پشیمانی کے بعد توبہ گناہون کا کافی کفارہ ہے۔ روز میری پیاری میرے دل کی مالک اب نہ ترسا رحم کر اپنے پورانے شیدا کی درخواست رد نہ کر مین تیری محبت کے بحر ناپیدا کنار مین ڈوبتا ہون ہاتھ تھام لے۔ مسٹر مورنیر میرے عم بزرگوار کو مرے ہوئے دو مہینے گزرے اونکی جائداد کا تنہا مین ہی وارث ہون۔ افسوس تم مفلسی کی حالت مین تو تمنے میری مدد کی اور اب چھوڑتی ہو یہ کیا غضب ہے۔ آٹھ پہر مین ایک وقت بھی تمھاری یاد فراموش نہین ہوتی مگر تمھین رحم نہین آتا"

مین "تمھین شاید مسٹر مورنیر نے میری حالت سے باخبر نہین کیا"

آرتھر "نہین۔ اور اگر وہ کہتے بھی تو کیا تھا۔ پیاری میری التجا کو غور سے سُن اب بھی وقت کو ہاتھ سے نہ دے توبہ کر اور زندگی بآرام کاٹ دے۔ مین تجھے ویسا ہی بے عیب و بے گناہ خیال کرونگا جیسا کہ ایک دودھ پیتے بچے کو۔ تیری محبت کا نقش لوح دل پر اسطرح جما ہے کہ کوئی آلہ اوسے حک و محو نہین کر سکتا میرا فرض ہے کہ آیندہ بدچلنی سے اپنے محسن اپنے مالک کو روکون"

جتنا طول اوسکی تقریر کو ہوتا اوسیقدر جوش بڑھتا جاتا تھا اسکے ہر ایک لفظ سے وفا و صدق کی بو آتی تھی مجھے اختلاج و خفقان نے کچھ ایسا گھیرا کہ سوائے رونے کے کوئی جواب نہ دیسکی۔ لیکن جب اوسکی الحاح وزاری انتہا کو پہونچی اور اوسنے وعدہ وعید کرنا شروع کیے کہ اگر تمھین وطن مین آرام میسر نہ آئے تو چلو کسی دوسرے ملک مین جہان کوئی اپنا بیگانا نہو چل نکلین دیکھو مجھے مایوس نہ کرو اور پھر کہتا ہون کہ شادی کرلو"

میں (اب میں متنبہ ہوئی) سبنھلو سبنھلو کیا کہتے ہو جو کچھ میں بیان کروں اوسے اچھی طرح سن لو ابتدائی راہ و رسم سے آجتک میں تمہاری راست گوئی ایمانداری کی مقر ہوں کیونکر ہو سکتا ہے کہ جان بوجھ کے تم سے مقدس شخص کی آبرو کو خاک میں ملاؤں۔ ایک ایک لمحہ تمہاری موجودگی میں مجھپر شاق گذر رہا ہے شرم اور غصہ سے میرے دل کی عجب حالت ہے جہنم کے دروازے سامنے کھلے ہوئے ہیں اور میں اوسمیں جاتی ہوں یہ ننگ تمہارے لیئے مجھے ہرگز گوارا نہو گا کہ تسبیح و زنار کا گٹھ بندھن ایک میں کروں تمہاری بی بی کو بے گناہ صاف و صادق ہونا چاہیئے نہ کہ مجھ سی کمینہ طبیعت اگر تم اپنی نیک نیتی سے مجھے اچھا خیال کرتے ہو تو دنیا نہیں خیال کریگی اور میں بھی اپنی آوارگی و سیہ کاری پر تمہاری نیک خیالی سے پردہ نہیں ڈال سکتی اور ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں زندگی بآرام و آسایش دینا تو دنیا جنت میں بھی نہیں کٹ سکتی۔ مجھے اپنی جان دینا گوارا ہے مگر تمھیں برباد کرنا گوارا نہیں۔ خیر خدا حافظ اب رخصت۔ میرے خیال کو بالکل نکال ڈالو جو کچھ مینے کہا ہے طرفین کے لیئے موجب امن و آسایش ہے یہ نہ سمجھنا کہ تمہاری الفت کا دریا جو میرے سینے میں موجزن تھا پایاب ہو گیا۔ نہیں میں سچ کہتی ہوں کہ روز بروز بڑھتا رہیگا۔ غالباً یہ آخری ملاقات ہے میری عین آرزو ہے کہ تم ہمیشہ با امن و آسایش خوش و خرم و آباد رہو۔"

آرتھر براجیز نے مردہ دلی کے ساتھ ہاتھ ملایا اور [illegible] کچھ کہتا ہوا گھوڑے پر بیٹھکے چلا گیا۔ اسکے جاتے ہی آندھی غم و اندوہ کی چلنے لگی سینے میں عجیب تلاطم و طوفان کی ہوا۔ دلگرفتہ تو ہو ہی رہی تھی منھ ہاتھوں سے چھپا کے زار زار رونے لگی۔ آہ جیسا صدمہ اپنی عصمت کی تاراجی کا آج مجھے ہوا کبھی نہیں ہوا تھا۔

میں رو رہی تھی کہ دور سے چند بیگمیں گاڑی پر سوار ادہر آتی معلوم ہوئیں اس خیال سے کہ میری روتی صورت وہ نہ دیکھنے پائیں ایک بھوسے کے ڈھیر کے پیچھے میں چھپ گئی۔ ارادہ تھا کہ جب یہ بیگمیں نکل جائیں تو دوسری راہ سے میں بھی گھر چلوں۔ ابھی اوٹھی نہیں تھی کہ ڈھیر کے پاس دو آدمیوں کی چاپ سنائی دی اور میں سٹ مارے پڑے رہنے پر مجبور ہوئی۔

ایک آواز آئی "ڈک یار اب تو میں تھک گیا ہوں ذرا دیر اس بھوسے کے ڈھیر پر بیٹھو

سمجھتا ہیں تو چلیں گے۔"

اس آواز کو مینے شناخت کیا کہ ٹوبی گرلیس قزاق کی ہے مینے ڈر کے مارے اپنے تئیں زیادہ پوشیدہ کر لیا۔ اور وہ دونون کے دونون ایک جانب بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اونھون نے سلسلۂ تقریر یون چھیڑا۔

ٹوبی "ڈک بھئی تمہاری جیب مین مینے مدت سے کوئی قیمتی مال نہین دیکھا اسکی کیا وجہ"

ڈک "یہ بھی بات ہے کہ تم فن قزاقی کے اوستاد ہو وار تمہارا کبھی خالی نہین جاتا۔ اور مین جو کام کرتا ہون ہاتھ پاؤن بچا کے۔"

ٹوبی "ہان یہ کہنا تمہارا کسیقدر درست ہے میری مشق بھیس بدلنے اور گھات لگانے مین بڑی ہوئی ہے۔ ایک مہینہ ہوا ہوگا کہ مین لندن مین ٹہل رہا تھا مال دنیا مین سے صرف میرے پاس ایک پوالی ٹوٹے جوتے کی اور ایک گدڑی پھٹی چتھڑا اکندھے پر تھی۔ مگر ڈک یہ بہت ہی قابل اخفا راز ہے۔"

ڈک "ارے میان تم کہے جاؤ۔ بھلا تمہارا راز اور زبان پر آئے۔"

ٹوبی "ہان یہ تو مجھے یقین ہے۔ خیر جو واقعات مین بیان کر رہا ہون عجب حیرت انگیز افسانہ ہے۔ یہ تم ابھی سن چکے کہ مین کس ہیئت سے کوچہ گردی کر رہا تھا اور فاقے سے حیران پھرتے پھراتے پانچ بجے شام کو پالمال اسٹریٹ مین مجھے ایک شخص اوسی جیوان کی وضع کا ملا۔ اسکی گھڑی کی زنجیر نہایت قیمتی تھی اور اوسی پر میرا دانت تھا ہر چند کہ میرا شیوہ ایسی چھوٹی چیزون پر توجہ کرنے کا نہین مگر ضرورت بڑا سے بڑا ہے۔ یہ شخص ادھیڑ تھا پوشاک صاف۔ اسکی چتون سے توحش اور تفکر ہویدا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اسنے کسی ایسے کام پر بیڑا اوٹھایا ہے جسکا سر انجام نہین ہو سکتا مین اسکے پیچھے ہو لیا۔ جاتے جاتے یہ خانساماں ایک مصور کی دوکان پر کھڑا ہو کے ایک تصویر کو محویت کے ساتھ دیکھنے لگا۔ مینے موقع کو غنیمت سمجھ کے زنجیر پر دست درازی کی مگر اتفاق سے ہاتھ بھٹک گیا اور اوسے خبر ہو گئی۔ بجائے اسکے کہ وہ مجھے پولیس کے حوالے کرتا یا غل و شور مچاتا آہستہ بول اوٹھا کہ اے شخص کیون ایسے ہیچ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اگر تجھے روپیہ کی خواہش ہے تو میرے ساتھ آ مین وہ کام تجھے بتاؤن کہ تو مالا مال ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ مجھے شبہ و شک کی گنجایش باقی نہ تھی مین ساتھ ہو لیا

چیرنگ کراس میں ہوتے ہوئے ہم دونوں پہلے ایک پبلک ہوس میں گئے - وہان تنہائی تھی - اوسنے میرے آگے دونان پاؤ اور تھوڑا پنیر رکھکے کہا کہ پہلے شکم پُر کر لو پھر معاملے کی گفتگو ہوگی - روٹیوں کو دیکھتے ہی میں لوٹ پڑا اور خوب تن کے کھایا مگر اتنی دیر برابر وہ مجھے بغور دیکھتا رہا - جب میں کھا چکا تو معاملے کی باتیں چھڑیں میں نے الفاظ کے ذریعے سے یقین دلایا کہ میں ایک عجیب فوق العادت قوت کا شخص ہوں محض اپنی فطرت پر بسر کر رہا ہوں حکام و پولیس کی مجھ سے روح کانپتی ہے برسوں اونھیں پریشان کیا اور ابھی تک ہاتھ نہیں لگا - جب اوسنے اپنا اطمینان کر لیا تو پانچ پونڈ میرے ہاتھ میں دئیے اور کہا کہ سو پونڈ اوسوقت دونگا جب تم میرے خاطرخواہ کام کو انجام دے چکو گے - رات کو دس بجے ٹرفلگر اسکوائر میں آجانا -

غرض میں نے اون پانچ اشرفیوں کو اپنے ڈب میں رکھا - اور رات کو دس بجے حسب وعدہ ٹرفلگر اسکوائر میں جا دھمکا - مزید اطمینان کی غرض سے اوسنے تجدید عہد چاہی میں نے جواب دیا کہ اگر آپکا ارادہ سو پونڈ عطا کرنیکا مستحکم ہے تو بندہ بھی اپنے قول پر برقرار پھر وہ مجھے اپنے ساتھ لے چلا تھوڑی دور پیادہ روی کے بعد ایک گاڑی پر سوار ہوئے - خانساماں نے چپکے سے گاڑیبان کے کان میں کچھ کہا جسے میں نہیں سنا پھر میری طرف مخاطب ہو کے بولا کہ صاحب میں آپکی آنکھوں پر پٹی باندھنا چاہتا ہوں - اندیشہ نہ کیجیے میں آپکا دوست ہوں دشمن نہیں - لو یہ پچاس اشرفیاں اور بھی لے لو باقی ماندہ رقم پھر دونگا - اب بھلا مجھے انکار کیوں ہوتا -

ڈاکٹر - لاتانا تھیریا اگر کوئی تیری سوانح عمری لکھے تو واقعی خوب لکھی ہو -

لوبی - ہاں بھی میں ہر وقت سر ہتھیلی پر لئے پھرتا ہوں اور ذرہ برابر نہیں ڈرتا - خیر اوس خانساماں نے اپنے ریشمی رومال سے میری آنکھوں پر پٹی باندھی اور کچھ اس احتیاط سے باندھی کہ میں بالکل دیوار ہو گیا اگر دھوپ میں بیٹھے کوئی کھڑا کر دیتا تو شعاع میری آنکھ تک نہیں پہونچ سکتی تھی - آدھ گھنٹہ راہ پیمائی میں صرف ہوئے اور چلتے چلتے یکایک گاڑی رک گئی - پھر اوسنے میرا بازو تھاما اور میں اوسکے سہارے گاڑی سے اترا پانچ قدم تو چلے پھر گیا وہاں ایک دروازہ تھا وہ کھولا گیا پھر دس پندرہ قدم کے بعد ایک دروازہ اور ملا یہاں زینہ تھا اوسپر ہم چڑھے

ہوئے چڑھنے لگا اور ایک کمرے مین پہونچکے اوسنے پٹی کھول ڈالی۔ کمرے کا ساز سامان رئیسانہ تھا اور ایک کوچ پہ کوئی چیز مستطیل چادر سے ڈھکی ہوئی تھی۔

ڈک "وہ کیا شئے تھی"

ٹوبی "خاموش۔ دیوارہم گوش دارد مین خود ہی بتائے دیتا ہون۔ اصل مین یہہ ایک لاش تھی۔ خانساماں نے پہر تجدید عہد کی اور میری آنکھون پہ پٹی باندھی سر کی طرف سے اوسنے لاش کو اوٹھایا اور پاؤن کی طرف سے مینے۔ اور زینے سے اوترکے گاڑی مین لاش پہونچائی مگر چلتے چلتے رُک جانے سے معلوم ہوا کہ وہ پٹی سے بہت خبردار ہے۔ اب مین نہین جانتا کہ گاڑی کدہر چلی جارہی ہے آدہ گھنٹہ کے بعد ایک مقام پہ بگھی رکوا کے وہ اوترا اور پھر ہم دونون نے ملکے اوس لاش کو اوتارا یہ شخص اپنے ساتھ کدال بھی لایا تھا اوترتے وقت اوسنے مجھے دھمکایا کہ خبردار اگر پٹی کھولنے کا ارادہ کیا تو تم بھی اسی لاش کے ساتھ دفن کیئے جاؤ گے۔ غرض پہلے لالٹین سے اطراف و جوانب کو اوسنے دیکھا اور پھر گڑہا کھودنا شروع کیا۔ ایک گھنٹے مین یہ کام پورا ہوگیا اور لاش دفن کردی گئی پچاس اشرفیان میرے ہاتھ مین دی گئین مجھے ہدایت کی گئی کہ ہرگز ادہر اودہر نہ دیکھون اور چپ چاپ چلا جاؤن چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا۔ گاڑی تک نہ دیکھنے پایا کہ کس وضع کی ہے۔ بلکہ یہ بھی نہین معلوم ہوا کہ لاش عورت کی ہے یا مرد کی۔ جب تیسرے دن اخبارات مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ عورت تھی اور نہایت ہی حسین۔ یقین ہے کہ قاتل کا سراغ نہ ملے کیونکہ پھر مینے اُس خانساماں کی جستجو کی تو کہین نہ پایا۔ خدا معلوم زمین کھا گئی یا آسمان"

ڈک "یہ تو عجیب قصہ ہے۔ اب تو تمکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ گاڑی تمکو کسطرف لے گئی تھی"

ٹوبی "اب کیون نہ معلوم ہوتا۔ مین خود موقع واردات پر گیا تھا وہان اور ایک سوتے کی چڑیا دیکھی ایک مس کو باغ مین ٹہلتے ہوئے پایا جسکو ایک مدت سے مین جانتا ہون"

ڈک "وہ کون ہے؟"

ٹوبی "اوسکا نام روزالمبرٹ ہے اگر حُسن کی کوئی تصویر تمنے نہ دیکھی ہو تو اُسے

جا کے دیکھ لو۔ سچ تو یہ ہے کہ مین اوسکا عاشق ہون مگر کچھ اوسنے میرے ساتھ ایسا بُرا برتاؤ کیا ہے کہ مین اوسے سزا دینا چاہتا ہون۔ وہ اپنے مکان مین ایک نوجوان لارڈ کے ساتھ رہتی ہے۔ آج شبکو میرا قصد ہے کہ گھر مین گھسکے جسقدر مال مارا جاسکے اوٹھالاؤن۔ گو میری عادت ہے کہ تنہا رہون مگر اسمین تھوری سی مدد تمھاری درکار ہے کیونکہ وہ ایک جرأت والی عورت ہے۔"

ڈک "اچھا تو میرے لیئے کونسا کام تمنے تجویز کیا ہے۔"

ٹوبی "تم ایک فقیر کی شکل بنکے دروازے پر جاؤ فاقہ کشی کی شکایت کرتے اندر چلے جانا اور آمد و رفت کے دروازے کو غور سے دیکھ لینا مکان کے رہنے والون کی تعداد کا اندازہ کرنا اور اونکے رہنے کی جگہ بھی۔ باقی باتین تمھین کیا سکھاؤن تم کوئی اناڑی تو ہو نہین۔ بعد کام ہو چکنے کے آدھا آدھا حصہ مال کا بٹ جائیگا۔ لارڈ والڈرٹین اوسکا آشنا ایک بہادر آدمی ہے مگر مین اوسکی صورت سے بیزار ہون آج رات کو بچا اگر ہاتھ لگے تو مار ہی ڈالونگا۔ اچھا آؤ اب کسی ہوٹل مین چلکے ناشتہ کرین پھر دیکھا جائیگا۔"

جب یہ دونون غارتی دفان ہو چکے تو مین کانپتی ہوئی اپنی جگہ سے اوٹھی اور گھر کی طرف چلی۔

# تیئیسوان باب

## مارلومینر۔ نقل مکان

مین دیکھتی ہون کچھ دنیا کا انتظام اسیطور سے ہے کہ ایک مصیبت کے بعد دوسری اذیت ضرور پہونچتی ہے آرتھر ہرجیز کی ملاقات اور ملاقات بھی دل دکھانے والی کیا کم تھی کہ ان حرامیون کے منصوبے نے رہے سہے حواس میرے گم کر دیئے۔ مجھے مکان پر الڈرٹین منتظر ملا اور تخلیہ مین من وعن مینے اوس سے کہدیا کہ جسقدر انتظام جلد ہو سکے کیا جائے۔ اب عجب ڈھب مین جان تھی بالفرض مینے اون دونون کو گرفتار کرکے پولیس کے حوالے کیا تو اخبارات مین ہم دونون آدمیون کا نام بھی شائع ہوگا اور تعلقات بھی ظاہر ہونگے جنکے پوشیدہ کرنے کا اول ہی سے ارادہ کر لیا گیا تھا۔ اور اگر پولیس کی کارروائی نہ ہوئی تو گرفتار کب تک کیئے رہینگے اور فائدہ کیا ہوگا۔

یہ خیالات ذہن مین تھے کسی بات پر دلجمعی نہوتی تھی آخر الدڈین نے ایک رائے قائم کی جسکا نتیجہ ناظرین کو معلوم ہوگا ۔

ہمارے یہان ایک چپراسی ایک پہرا دینے والا ایک کوچبان ایک سائیس تھامس اور ایک باغبان ۔ الہ دڈین سمیت چھ ہوئے آدمیون کی تعداد کافی تھی ۔ الدڈین نے سب نوکرون کو بلا کے کہا کہ مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ رات کو ہمارے یہان دو چور آئینگے تم لوگ مستعد اور ہوشیار رہنا ۔ غالباً ان دو قزاقون مین سے ایک بھوکے فقیر کی صورت مین بھید لینے آتا ہوگا تم لوگ اوسپر یہ ثابت ہونے دینا کہ یہان سب ہوشیار ہین ۔

جب کل بند و بست ہو چکا تو میز پر چاندی کی پلیٹین اور گلاس چنوا دین کہ ڈک کو زیادہ اطمینان ہماری غفلت کا ہو جائے ۔

آدھ گھنٹے کے بعد ایک شخص میانہ قد مضبوط اندام چہل سالہ عمر مزدور وضع باغ کا دروازہ کھول اندر آ باغبان کے پاس گیا ۔ اور کہا ۔

فقیر ۔ کیا ممکن ہے کہ تم ایک بھوکے مزدور کو ایک دو پہر کا کام دو ۔"

مالی ۔ بھئی کام وام تو خیر علاج ہے ہان اگر تم بھوکے ہو تو سامنے دیکھو وہ جو میان (تھامس) بیٹھے ہین اونسے کہو تھوڑی گوشت روٹی ملجائیگی ۔ ہمارا آقا نہایت فیاض ہے اوسکا حکم کسی سائل کو محروم پھیرنے کا نہین ہے ۔"

ڈک ۔ اللہ بھلا کرے ۔"

ڈک بھیک مانگتا جاتا اور کنکھیون سے دیکھتا جاتا تھا کہ میز پر بیش قیمت پلیٹین رکھی ہوئی ہین ۔ تھامس نے جیسے ہی ڈک کو دیکھا کچھ روٹیان اور تھوڑا گوشت اسکی طرف پھینک دیا گویا یہ مکار تو سیر ہو کے ہوٹل مین زہر مار کر چکا تھا مگر روٹی پہ اسطرح گرا جیسے کئی دن کے فاقے سے تھا ۔

ڈک ۔ تھامس آجکل زمانہ پر آشوب ہو رہا ہے اچکے اور قزاقی گروہ سیکڑون پیدا ہوگئے ہین مگر تمہارے یہان کچھ ہوشیاری نہین میز پر ایسا قیمتی سامان یون پھیلا رکھا ہے"

تھامس ۔ ابھی کالی کا کھانا ہوا آج تین روز سے یہ سامان صاف کرنے کے لیے نکالا ہے مگر کچھ بھی نہین لگتا اب کہ دیکھا جائیگا اور چور اچکے یہان کبھی آئے

نہین کچھ خدا کا کرم ایسا ہے۔"

اتنے مین صدر دروازے کے پٹ ہوا کی وجہ سے چرچرائے اور ٹھامس نے کوچوان سے کہا۔ "میکی دیکھو حضور نے پرسون سے اِن دروازونکی مرمت کا حکم دیا ہے۔ مگر تم نے کچھ توجہ نہ کی۔"

میکی: "امان یہ تو دربان کا کام ہے مجھے کیا مطلب۔"

ٹھامس: "خیر اب پرسون دیکھا جائیگا۔"

میکی: "کیون آج کا کام کل کے حوالے کیا جائے۔"

ٹھامس: "کیون تمھین شاید اپنا وعدہ یاد نہین آج تو ہم تم دونون ٹہلنے چلینگے۔"

میکی: "ہان۔ مین بھول گیا تھا۔ خوب یاد دلایا۔ بس کام سے فراغت کر لو۔ تو ہم تم غائب ہو جاتے ہین۔"

ڈک: "تو کیا تمہارا آقا ایک دن دونون کو اجازت دیدیگا۔"

ٹھامس: "امان یہان دن عید رات شب برات ہے کچھ روک ٹوک ہی نہین روز دیگ الُلّے تلّلے اور اپنا آئے ہین کوئی پوچھتا بھی نہین خدا ہمارے حضور کو سلامت رکھے بڑے عیش [illegible] ہین۔ ہنس مکھ ایسے کہ کبھی خفا ہی نہین ہوتے چاہے جو کام بگڑ جائے۔"

ڈک: "اچھا بھائی خدا کرے پھلو پھولو آباد رہو۔ تمھارا مالک تم پر مہربان رہے خوب جی بھر کے کھانا کھایا اب جاتے ہین۔"

چلتے وقت ایک شلنگ سائیس نے اسکو اور دیا اور ڈاک نے مجھ سے کل کیفیت بیان کی یقین ہو گیا کہ نقرہ پورا ہے ضرور یہ دونو اندر پہنچینگے۔

باورچی خانے [illegible] جو ان میز پر کل بیش قیمت اسباب [illegible] رکھا گیا تھا [illegible] سلح و مسلح ہو کے تیار رہے پہر رات گئے تک [illegible] کل کر دیا گیا صرف ایک چراغ میری خوابگاہ میں روشن تھا مگر دروازہ ایسا ٹھیک ٹھیک بند تھا کہ روشنی باہر سے معلوم نہین ہوتی تھی۔

بارہ بجے رات کو آہستہ سے مکان کا صدر دروازہ کھلا اور دونون مفسد سیدھے باورچی خانے کیطرف چلے۔ وہان بالکل اندھیرا تھا مگر اندر جو لوگ بیٹھے تھے وہ

عادی ہو گئے تھے جب یہ دونوں اندر داخل ہوئے تو انکو کچھ سُجھائی نہ دیا اور وہ پانچوں آدمی اُنکے لپٹ پڑے ایک کی دو اور دو کی دو چار آخر دونوں کو بیقابو کرکے گرفتار کر لیا ادہر سے روشنی لیئے ہوئے مین پہونچی اور طمنچہ لیئے الڈرٹین۔

الڈرٹین ''(پستول سامنے لیجا کے) خبردار او ٹوبی گریسن اگر ذرا بھی تونے ہاتھ پاؤں ہلائے تو تیری جان کی خیر نہین کیا باپ کا سا گھر بنا یا ہے جب دیکھو موجود۔

(نوکروں سے) اس دوسرے نمکحرام ڈاکو کی تلاشی لیکے اسے چھوڑ دو چھرا پستول جو کچھ اسکے پاس ہو لے لو۔ سُن بے بھاک منگے اگر تونے پھر کے دیکھا تو وہ سزا دونگا کہ یاد ہی تو کرے گا۔ ڈبل چال یہان سے چلا جا۔''

تھامس نے تلاشی لیکے چھرا اور پستول اُس سے چھین لیا اور کسکے ایک لات رسید کی۔ وہ خوشی خوشی چلدیا کہ جان بچی مگر دونوں حیرت زدہ تھے کہ ہمارے آنے کی پہلے سے اطلاع کیونکر ہوئی۔ پھر ٹوبی گریسن کی تلاشی لی گئی اسکے پاس سے کنجیوں کے گچھے پستول چھرے سیند دینے کے اوزار بہت سی چیزین ملین۔

مینے اشارے سے نوکرون کو باہر بھیجدیا اور میان ٹوبی گریسن صاحب دست وبستہ کرسی پر تشریف فرما ہوئے غصے مین لال ہو رہے تھے بس نہ تھا کہ سبکو مار ڈالین۔

الڈرٹین '' اوکتے اگر تیرے ہاتھ پاؤن نے ذرا بھی جنبش کی تو لاش تیری یہان پڑی ہوگی۔ کیون بے شریر بدذات تیرا اس لیڈی نے یا مینے کیا بگاڑا ہے جو ہر وقت درپئے آزار ہے۔ اور آج تو غضب ہی ڈھانے کا ارادہ تھا۔''

ٹوبی گریسن '' جی مین تو کسی ارادۂ فاسد سے یہان نہین آیا تھا۔''

الڈرٹین '' کیون نہین ؟ آپ صرف میرے قتل کے لیئے تشریف لائے تھے۔''

ٹوبی گریسن '' مجھ بیچارے کے ہاتھ سے تو آجتک کسی کی نکسیر بھی نہین پھوٹی قتل تو چیز دیگر ہے۔''

الڈرٹین '' اور راوس مظلومہ حسین لڑکی کو چوری سے سامنے والے میدان مین دفن کر گیا تھا۔''

ٹوبی '' جی۔جی۔ مین۔مین۔.....۔

الڈرٹین '' ہان ہان آپ.....

ٹوبی ” مین جانتا ہون کہ شاید آپ ہی اوسکے قاتل ہین اور دفن کرانے کا کام آپ ہی نے لیا ہو ورنہ میرا حال آپکو کیونکر معلوم ہوا “
الڈرمین ” درحقیقت تو بڑا ہی دلیر اور حاضر جواب ہے مگر میرے پاس اسکا ثبوت بخوبی موجود ہے کہ یہ کام تیرا ہی ہو۔ دن کو بھوسے کے ڈھیر پر تونے خود ہی ڈک سے سب حقیقت بیان کی ہے “
اتنا سنتے ہی قزاق کے ہوش اوڑ گئے اور وہ گھگیانے لگا۔
ٹوبی ” رحم کیجیے اے میرے لارڈ رحم !! “
الڈرمین ” صحیح ارشاد ہو۔ کیون نہ رحم کرونگا اگر روز کے قدمونپر میری لاش اسوقت پڑی ہوئی تو واقعی آپ مجھپر بڑا رحم کرتے ۔ اب مسفد دیکھ تو کیا حال کرتا ہون “
ٹوبی ” حضور مس لمیرٹ سے مجھے امید ہو کہ وہ بخش دینگی۔ جو کچھ مینے ڈک سے بیان کیا ہے اوس سے زائد حال مقتول لیڈی کا مجھے معلوم نہین “
الڈرمین ” اچھا وہ معاملہ تو گیا گزرا۔ اس چوری اور سرزوری اور اقدام قتل کی کیا تلافی ہوگی “
ٹوبی ” (دانت نکالکے) جو فرمایئے مجھے منظور ہے “
الڈرمین ” تم جانتے ہو کہ اسوقت تم میرے اختیار مین ہو جوگت تمھاری چاہون بنا سکتا ہون مگر خود مجھے اپنا نام اور اس لیڈی کا (یعنے مین) مشتہر کرنا پسند نہین ہو۔ اسوجہ سے تمکو مین چند اقرار لینے کے بعد چھوڑ دونگا۔ اسوقت تمھارے پاس کتنا روپیہ ہے “
ٹوبی ” جی پچاس اشرفیان “
الڈرمین ” اور پچاس کیا ہوئین “
ٹوبی ” خرچ ہوگئین “
الڈرمین ” خیر۔ مین تمکو پانچسو پونڈ اور دیتا ہون اور یہ رقم تمکو نیوساؤتھ ویلیس سے حاصل ہوگی وہان کے خزانچی کے نام چک لکھے دیتا ہون ۔ اب تم کسی دوسرے مقام کو چلے جاؤ خبردار خبردار یہان نہ رہنا اور اس لیڈی کا پیچھا نکرنا ورنہ یاد رکھو بہت پچھتاؤگے تمھاری چالبازی مجھ سے نہ چلیگی دو مرتبہ تمھین تجربہ ہوچکا ہو “
ٹوبی ” مین بحلف اقرار کرتا ہون کہ ایسا ہی کرونگا۔ بلکہ نیوساؤتھ ویلس تو کیا اگر

آپ فرمائین تو اسٹریلیا چلا جاؤن "
الڈرٹین " وہ مقام گرم بہت ہے تم وہان رہ نہ سکوگے وسعت امکان کے خلاف مین پھیر دیا ؤ ڈالنا نہین چاہتا - جب تم سڈنی پہونچنا تو وہان کے بنک کے خزانچی سے روپیہ لیکے اپنا خط رسید کا اوسے دینا - جو اقرار تمنے کیا ہے اگر تم اسکے خلاف کروگے تو سزا پاؤگے "

اوسکے بعد الڈرٹین نے نوکرون کو بلا کے قزاق کو رہا کیا اور وہ چلا گیا - ملازمین کو اس خدمت کا قرار واقعی صلہ عطا کیا -

باوجود اتنے انتظام کے اس ملعون کا خوف دل سے نہ نکلا اور مناسب یہی معلوم ہوا کہ اس مقام کو چھوڑ کے کہین اور جا رہین - ریمنگٹ کوئی نیا مقام نہین ناظرین کو بہت سے واقعات میری زبانی وہان کے معلوم ہین -

# چوبیسوان باب

## سیر دریا

جب سے مارکولس آف بیلویر غرق ہوا تھا مین دریا کے نام سے خائف ہوگئی تھی ہر چند کہ سیر دریا کا لپکا مجھ مین بھی تھا علے الخصوص ریمنگٹ سے شاداب مقام مین - یہی وجہ تھی کہ جسوقت الڈرٹین نے اپنا شوق ظاہر کیا فوراً مارکولس کا نقشہ میرے پیش نظر ہوا مگر فال بد زبان سے نکالنے کو جی نہ چاہا اور بلطائف الحیل سے الڈرٹین کو اوسکے قصد سے باز رکھنا چاہا - اصرار بھی کیا لیکن مفید نہوا اور وہ ایک جہاز تمام فصل کے لئے کرایہ کرنے کی فکر مین چلا گیا - مین بھی ادہر اودہر ٹہلنے نکلی اوسوقت بیوشنگ اور بیلویر کے واقعات بہت دماغ کو اذیت پہونچا رہے تھے - اتنے مین سامنے سے ایک پہیون دار کرسی پر ایک مریض بیگم آتی ہوئی دکھائی دی -

جب چہرے اوسکے آنکھ چار ہوئی میںنے پہچان لیا کہ یہ لوسیا ہے - افسوس مرض نے اسکی صورت کو ایسا تہس نہس کیا تھا کہ پہچانی نہ جاتی تھی - حسن ظاہری تیر باد کہہ چکا تھا اور بجائے اوسکے مردنی چہرے پر چھائی ہوئی تھی - میری عمر اسوقت ستائیس سال کی تھی اور یہ مجھ سے بہت چھوٹی تھی مگر اسوقت وہ بڑی معلوم ہوتی تھی - میری صحت اور میرے

حُسن مین بال بھر فرق نہ آیا تھا۔

مرض کی حالت مین میری ملاقات اسکے لیئے اچھی نہ تھی اسوجہ سے مینے چاہا کہ نگاہ بچا کر نکل جاؤن مگر اوسنے اشارے سے روکا۔"

لیڈی لوسیا" شاید تمنے میری موجودگی کی خبر پائی ہو اور میری حالت زار پر خوش ہونے آئی ہو"

مین "بیگم یہ کیا تمہارا خیال ہی تم خوب جانتی ہو کہ مین سنگدل نہین ہون - کیونکہ تمہین سب سے زیادہ میری طبیعت کے اندازہ کرنے کا موقع ملا ہے۔"

لیڈی "خیر مینے تمہین اسلیئے روکا ہی کہ اب میرا چل چلاؤ ہے چراغ سحری کیطرح ٹمٹما رہی ہون اب کبھی اور جب کبھی بمشکل ایک ہفتہ ٹلیگا - یا نہ ٹلے تمسے یہ امید ہی کہ میرے یہان ہونے کا کسی سے تذکرہ نکرنا۔"

مین "ایسا ہی ہوگا - مگر تمہاری بیوی اور تمہارے والد"

لیڈی "آہ دو برس کا زمانہ ہوا کہ والد نے انتقال کیا اور پھوپی لندن مین بیمار ہین - مین لارڈ پولی اپنے بھائی کے ساتھ یہان آئی ہوئی ہون"

مجھے گمان تھا کہ اس آخری وقت مین شاید اسکا جی اپنے بچے کو دیکھنے کو چاہتا ہو مگر جب مینے اشارۃً پوچھا تو اوسنے کھنگیانا شروع کیا اور کہا کہ مجھے زیادہ اذیت نہ دو اوسکی پرورش کے لیئے روپیہ ہمیشہ بھیجا جاتا ہے"

غرض مین دل ہی دل مین اس عبرت انگیز نظارے پر روتی ہوئی آگے بڑھی - بصورت ظاہر مجھے بھی خیال تھا کہ وہ تین ہفتے اسکی زندگی اور ہے مگر تیسرے ہی دن اخبار مین اوسکے موت کی خبر شایع ہوگئی - ؎

افسوس کہ گلرخان کفن پوش شدند
وز خاطر یکدگر فراموش شدند

ایک زمانے تک مجھے اس اندوہناک واقعے کا سخت صدمہ رہا - اسی اثنا مین ایک روز راہ مین کیرولائن سمپر سے بھی ملاقات ہوئی - یہ نیک نہاد لڑکی اوس زمانے سے بے انتہا مجھپر فدا تھی جب سے کہ مینے اسمین اور اسکی [illegible] مین صلح کرائی تھی -

سمپر "واہ واہ پیاری روز ہم تو تمہارے دعاگو ہین بھلا وعدہ کرنا ہی کیا ضرور اگر نہ آنا مقصود تھا - امید تو ہے کہ تم بخیریت اور خوش و خرم ہوگی"

میں "نہ ملنے کا باعث تم پر بخوبی روشن ہے - یہ بتاؤ تمہارے والد کیسے ہیں"
سمیبر "اونہوں نے ڈھائی برس کا زمانہ ہوا کہ انتقال کیا - اب میرے پاس ایک کثیر دولت ہے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ میں تجھے یاد نہ کرتی ہوں - (شرما کے) مینے شادی کر لی"
میں "ہاں مبارک ہو - مجھے تمہارے دیکھتے ہی خیال ہوا تھا کہ تمہاری شادی ہو گئی"
سمیبر "لیکن مینے مناسب نہ سمجھا کہ اپنے خاوند مسٹر منیٹر کو دھوکا دوں قبل شادی کے سوائے اوس خوفناک نظارے کے (یعنے خودکشی) اپنا کل حال مینے مسٹر منیٹر سے بیان کر دیا اور اس صفائی پر میرا خاوند بجائے دل گرفتہ ہونے کے بہت خوش ہوا - دو مہینے سے میں رمیگیٹ میں ہوں آج سہ پہر کو ڈوور چلی جاؤنگی اور وہاں سے فرانس کا قصد ہے افسوس ہو کہ تمسے اچھی طرح مل بھی نہ سکی"
میں "نہیں پیاری کوئی افسوس کی بات نہیں جہاں رہو خوش رہو آباد رہو - خدا حافظ"
یہ کہا اور جلدی سے بھاگی کہ کہیں مسٹر منیٹر نہ تعاقب میں آتے ہوں تو اونسے ملنا پڑے - مگر اس لڑکی کے حسن اخلاق کا موازنہ جب میں لیڈی لوسیا سے کرتی ہوں تو حیرت ہوتی ہے - غرض اس سے ملکے مجھے بہت خوشی ہوئی اور گھر واپس آئی - لارڈ الڈرٹین نے چھوٹا جہاز اپنے پر لے لیا تھا - وہ خود جہاز رانی کے فن میں کامل تھا اب روز بلا ناغہ جہاز پر سوار ہوتا اور سیر کرنا ورد ہو گیا - صرف ایک لڑکا اور ایک ملاح اس جہاز میں ملازم [illegible]

دو مہینے [illegible] نہایت آرام اور خوشی سے کٹے - ایک روز ملاح بیچارہ ہیضہ میں مبتلا ہو گیا [illegible] مینے الڈرٹین سے کہا کہ جب تک دوسرا ملاح نہ ملے دریائی سیر [illegible] ہر چند دوسرا ملاح تلاش کیا مگر نہ ملا - لیکن [illegible] ہوا آہستہ چلتی تھی اور دریا بھی ساکن تھا الڈرٹین نے ضد کی کہ ملاح ہو گا بھی تو کیا کریگا آج میں خود ہی جہاز چلاؤنگا - مارکوئس کا واقعہ ہر وقت [illegible] کھٹکتا تھا مینے باصرار منع کیا کہ مصلحت کے خلاف ہے - مگر اونسے نہ مانا لڑکے نے الڈرٹین کا ساتھ دیا ہوا نرم نرم چل رہی تھی اور ہمارا بجرا نارتھ فورلینڈ کی طرف جا رہا تھا - کہ یکایک آندھی چلی اور دریا میں تلاطم ہوا میری آنکھیں بند ہو گئیں اور پانی کی لہر کے سا

غڑاپ سے دریا مین جا رہی دیر تک مجھے ہوش نہ آیا کہ مین کہان ہون جب آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ الڈرٹین ایک ہاتھ سے مجھے سنبھالے ہے اور دوسرے ہاتھ سے تختہ پکڑے ہوئے کھڑی پاؤن لگا رہا ہے - لڑکا جو ہمارے ہمراہ تھا اس واقعے سے کچھ ایسا حواس باختہ ہوا کہ وہ بھی پانی مین کود پڑا -

الڈرٹین "- روز پیاری جرات کرو صرف ہمت ہی قائم رکھنے پر سب کھیل بن سکتا ہے - اک ذرا جرات درکار ہے - مین اسے بچا لونگا تم رسا پکڑو "

لڑکے کی عمر مسافر کے کوئی پندرہ سال کی ہوگی افسوس بیچارہ پانی مین ڈبکیان کھانے لگا مینے تو جیون تیون رسا پکڑ لیا - مگر وہ چلانے لگا کہ جلدی خبر لو مین ڈوبا جاتا ہون الڈرٹین پیرنے مین مشاق تھا وہ لڑکے کی جانب لپکا مگر اتنے عرصہ مین اوسنے کئی غوطے کھائے اور پانی کی موج اوسے خدا معلوم کہان لیگئی الڈرٹین بھی جہاز سے بہت دور نکل گیا تھا مجھے یاس ہوئی کہ انسان مین اتنی طاقت کہان جو اتنی دیر تک پانی کا مقابلہ کرسکے - الڈرٹین بھی کوئی دم کا مہمان ہے کوئی مدد اوسکے قریب نہین پہونچ سکتی بالکل مارکولس بیلمور کی سی حالت تھی - سوانح عمری لکھتے وقت میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین بلکہ جب مین اس واقعہ کو یاد کرتی ہون اندام مین رعشہ پڑ جاتا ہے ہائے کیا ڈبلی کی موت ہوتی ہے - لوگون نے ہمت ہمت کہکے چلانا شروع کیا مین رسے کو پکڑے لٹک رہی تھی سر چکرایا جاتا تھا اور ہوش و حواس جواب دیچکے تھے - اتنے مین الڈرٹین نے ہاتھ اوٹھا کر کچھ کہا مگر سنائی نہ دیا اور چند ہچکیان لیکے نیچے بیٹھ گیا - مین غافل ہو گئی اب نہین خبر ہے کہ کسنے مجھے پانی سے نکالا جب ہوش آیا تو مین تختہ پر تھی اور کچھ لوگ تیمار داری مین مصروف تھے -

ہوش کی حالت دیر تک قائم نہ رہی اور پھر مین غافل ہو گئی - دس روز تک کامل سخت بیمار رہی کبھی بیہوش ہو جاتی اور کبھی ہوشیار -

الڈرٹین کا اصلی نام اور پتہ تھامس سائمس نے لوگون کو بتایا مرنے والے کے ماں باپ بھائی بہن سب روتے پیٹتے آئے اور لاش لیکے لندن مین دفن کی - الڈرٹین کا باپ مجھسے اچھی طرح ملا اور کئی مرتبہ عیادت کو آیا - ایک مرتبہ ایک سربمہر خریطہ رکھ گیا جسمین دو سو پونڈ کے نوٹ تھے -

میری صحت مجھے جواب دے چکی تھی اور بہت ہی آہستگی سے ترقی کرتی تھی - مدت تک ایک قسم کا جنون مجھپر مستولی رہا آنکھ بند کی تو اسی کی تصویر پیش نظر کھولی تو وہی سامنے آخر کب تک رفتہ رفتہ صبر آنے لگا اور خیال آیندہ مین متفکر ہوئی - ریمیگیٹ مین رہنا خلاف مصلحت سمجھکے براڈاسٹیرز مین (جہان جارج ہیومانٹ کے ساتھ رہتی تھی) اقامت کا قصد کیا ارل آف مرتھائر (بدرالدین) کو ایک شکریہ کا خط لکھکے تمام اسباب اور کاغذات مرنے والے کا اونکے پاس بھیجدیا تھامس کو بھی رخصت کیا - صرف ایک خادمہ کو اپنے ساتھ لیکے براڈاسٹریٹ مین ایک عمدہ قیام گاہ مین رہنے لگی اسوقت میرے پاس تین سو پونڈ نقد اور کثرت سے قیمتی جواہرات تھے —

جب اطمینان سے آبیٹھی تو گزرے ہوئے واقعات یکے بعد دیگرے حافظہ کے البم نے نگاہ کے سامنے پیش کئے ہر ایک سانحہ اسطرح کا اثر دل پہ ڈالتا تھا گویا ابھی گزرا ہے دل کا البم میری کارگزاریون کے مرقعے سامنے پیش کرتا کبھی مین گریان ہوتی کبھی خندان ایک سمت فرحت وطرب تو دوسری جانب اندوہ والم متضاد آثار سے متاثر ہوتی غم خیز واقعہ کے بعد فرحناک واقعہ ایسا معلوم ہوتا جیسے اطبائے یونانی کڑوی دواؤن کے استعمال کے بعد مریض کو ایک مصری کی ڈلی کھلا دیتے ہین

نیو جیہ نامۂ اعمال کی دلاویزی

تمام عمر کا قصہ لکھا ہوا پایا

تنہائی مین سوچی کہ اپنا روزنامچہ لکھون مگر دو اعتراض ذہن مین آئے ایک تو یہ کہ اپنی رسوائیون کو تمام عالم مین شائع کرنا پڑیگا اور اگر شائع نہ بھی ہو تو بعد اپنے اپنے افعال قبیحہ کی ایک دستاویز دوسرون کے ہاتھ مین دینی ہوگی کہ مرنے کے بعد بھی وہ لوگ بہ نیکی یاد کرین - دوسرے یہ کہ اپنے ساتھ امرائے انگلستان کی بھی جنسے مجھے عمر بھر سابقہ رہا چال چلن ظاہر کرنے ہونگے - اول اعتراض کا یہ جواب خودبخود سوجھا کہ مجھپر تو جو کچھ گزرنا تھی گزر چکی چہ آب ازسر گزشت چہ یک نیزہ چہ یک دست زندگی مین تو اپنی حالت ہر ایک پر ظاہر ہو گیا مضائقہ ہے بعد مرگ بھی سہی - اپنے بنی نوع کو فائدہ تو حاصل ہوگا اور دوسرے کا یہ جواب دعیان ہو آیا کہ امرا کے نام بدل ڈالونگی اور نقلی نام اونکی جگہ تحریر کردونگی تو کوئی ہرج نہوگا -

لکھنے بیٹھی - اور جو کچھ اس نو برس کے عرصے مین مجھپر بیتی تھی سب لکھ ڈالا اور اسکا ہر جگہ خیال رکھا کہ انصاف سے تجاوز نکرون جتنی باتین لکھون اونمین جھوٹ کا شائبہ نہو اپنے عیوب کو ہنر کا لباس نہ پنہاؤن کہ کم عقل پڑھنے والے (عورتین ہون خواہ مرد) برائیون کو اچھا سمجھکے اونکی عادت ڈالین - اپنے خیالات مین اصلیت سے عدول نہونے پاے - غرض دفتر اعمال سیاہ ہونے لگا - جب کوئی کام نہ ہوتا تو ویرانے مین سیر و تفریح کی غرض سے جاتی اور اس شغل سے غم دل کو خالی کرتی رہتی -

ایک روز کا ذکر ہے کہ ابر گھر آیا اور ہوا زور شور سے چلی چھپنا وقت تھا کہ تل دھارا و بہ دھار مینھ برسنے لگا تمام جہان مین اندھیرا ہو گیا مین کھڑکی کھولے بیٹھی تھی کہ یکایک دل بیٹھنے لگا بلا وجہ عبرت و غیرت کا ہجوم ہوا ؎

دلمین اک درد اوٹھا آنکھو نمین آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانئے کیا یاد آیا

برق کی چمک سینۂ نازک خاطر رنجیدگان تیغ بلا کی سوزش کو دوبالا کرتی داغ جگر کو تازہ کرتی - نوجوان اللہ ڈہین کا غم فراموش نہین ہوا تھا پانی کی لہرین دیکھکے وہ غریق لجۂ فنا شہید شمشیر ظلم چرخ کجرفتار یاد آیا اور بیساختہ زبان پہ جاری ہوا - ؎

نہ تھا ایجاد یاران سے کوئی مطلب مگر یہ تھا
قیامت تک فلک رویا کرے خاک شہیدان پر

افسوس زمانہ بھی بیسان ہر وقت نیا رنگ بدلتا رہتا ہے - یکسان حالت نکسی کی رہی ہے نہ رہیگی بہتر ہوگا کہ چند روزہ زندگی کسی نیک کام مین صرف کرون مگر ؎

صلاح کار کجا و من خراب کجا
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اس واقعے کے لکھتے وقت کیا لکھون جو حالت میری ہوئی جاتی ہے کاش مین دنیا میں پیدا نہوتی کاش مجھے یہ حسن نہ دیا گیا ہوتا یہ نعمت تو کسی ایسے شخص کو ملنی چاہیے جو خزانے کا مالک ہوتی وائے ناکامی مین کس لیے پیدا ہوئی اور کیا مجھسے ؎

یکس لیے آئے تھے ہم کیا کر چلے
تہمتین چند اپنے ذمے دھر چلے

جو شخص اس کتاب کو دیکھیگا اپنے دلمین مجھے کتنی لعنت ملامت کریگا کہ ایک میری وجہ سے کتنے گھر برباد ہوئے اور کہان کہان صف ماتم بچھی۔

مگر صورت آفرین کو کون الزام دلیسکتا ہی اور صانع ازل پر کسکا اختیار ہے کاتب قسمت کا قلم کسیکی مرضی کے تابع نہین ہی۔ بندہ اگر مختار ہی تو مجبور بھی۔ دیکھنے والا جہان میرے واقعات پر غور کریگا مجھے پورا اختیار نہ پائیگا۔ ابتدا سے انتہا تک کوئی وجہ ایسی نہین پیدا ہوئی کہ مین باعصمت رہ کے زندگی کے دن پورے کرتی جب مینے قصد کیا دوسرون نے قولاً نہین بلکہ فعلاً مزاحمت کی۔ رفتہ رفتہ اتنی عمر اسی سیاہ کاری مین بسر ہوئی گو ابھی چندی چہرے کا رنگ روغن زائل نہوگا مگر تا بکے ؎

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند

ہزارون عورتون کو دیکھا ہی کہ جوانی مین پرستش کے قابل ہر ایک کی نظر مین سمجھی جاتی تھی مگر جب خنجر ابرو کند ہو گیا شمشیر نگاہ زنگ آلود ہوئی آئینہ رخسار کی قلعی چھوٹی سنان مژگانی بتان ٹوٹی عمل تسخیر کی نکسیر پھوٹی۔ گوہر دندان کل چھوٹتے ہوئے لب نازک مثل برگ گل مرجھائے شب زلف مین سپیدہ سحر شیب نمودار ہوا سنبل پیچان پہ کہولت کی برف پڑی گلہائے حسن جیسے مرست پہ [illegible] کھلی اوسمین بڑھاپے کی مکڑی نے جالا لگایا قد تیر آسا کمان چلہ شکستہ کیطرح زہ سے گر گیا کتاب حسن کرم خوردہ اور شیرازہ گسستہ ہو کے ناقدری کی ردی کی ٹوکری مین ڈالنے کے لائق ہو گئی چتون متوالی نہ رہی بینک کا دور دورہ ہوا بانکپن کا نام جو چھیلا چھورا غمزہ نشتر غمزہ کا سا پھیکا پن دکھانے لگا۔ تو کوئی قدردان نہ رہا۔ نہ گھر دکھائی دیا نہ یار نہ ہمدم نظر آیا نہ یار نہ بستر نرم نہ طعام گرم۔ نوکر چاکر گھوڑا گاڑی دوست اسباب روپیہ پیسہ غرضکہ تمام نعمتین ایک ایک کرکے جاتی رہین جو لوگ جان نثار رہتے تھے خون کے پیاسے ہو گئے جو لوگ اولش کے خواستگار تھے ہاتھ سے کوڑی نہین چھاتے۔ جنکے سوا گزر اوقات کی سبیل نہین افلاس کے بغیر کوئی کفیل شب و روز آستانہ نیاز پہ جبین سائی کرتے تھے اب ٹھوکر نہین مارتے رتکم بہم ہو گیا۔

ایک وہ زمانہ کہ مین بھی انہین دہاڑون پھوٹتی مگر نہین مین کاہیکو لگی جو یہ نوبت آئے۔

ابھی مین یہی خیال کر رہی تھی کہ رعد کی گرج برق کی چمک خدائے قہار کی غضبناکی ظاہر کرنے لگی پانی موسلادھار پڑنے لگا اور مین سہم گئی اسوقت غضب کا اور اس منظر تھا گویا یہ قہر و غضب صرف میرے لیئے نازل ہوا ہے مینے غور کیا کہ اگر تمام گزشتہ مکروہات کی معافی اسوقت خداوند عالم کی درگاہ مین مانگون اور آیندہ بہ نیکی گزر زندگی کا عہد کرون تو کیا وہ غافر الذنوب میری توبہ قبول کریگا۔

ہزار حیف کہ اسکا وقت بھی جاتا رہا۔ شرم گناہ سے خدا کے سامنے جانیکا چہرہ نہ تھا آخر بڑے بڑے گناہ اگر بغیر سزا کے معاف کر دیئے جائین تو نظام عالم درہم و برہم ہو جائے نہ مظلوم کی دادرسی ہو نہ ظالم کو سزا ملے۔ دوسری جوانی مین جب کبھی رب بے نیاز کو یاد نہ کیا تو پیری مین کیا مُنھ لیکے اوسکے سامنے جاؤن چاہیئے تھا کہ شبہائے جوانی طاعت معبود مین بسر کرتی کہ بڑھاپے مین سرخرو ہوتی اب یہ روئے سیاہ قابل اسی کے ہے کہ جہنم کا ایندھن بنے ؎

بشتاب ای پسر کہ بطاعت کنی قیام ۔ زان پیش کافتاب جوانی کند غروب
پیرانہ سر مزن در طاعت کہ اسپ پیر ۔ در عرصۂ دعا نبود لائق رکوب

خدا جانتا ہی اسقدر خوف مجھپر طاری ہوا کہ ایک لمحہ کھڑکی کے پاس نہ ٹھہری اور کوچ پر آکے مُنھ لپیٹ کے پڑ رہی تمام رات تڑپ تڑپ کے کاٹی صبح نمودار ہوئی جیسا کہ ہر روز نمودار ہوتی تھی آفتاب نکلا۔ مطلع صاف ہوا بادل بریان بستر سے اوٹھی اور رات کے خیالات کا اثر بادِ صبا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکون سے زائل ہوا۔ یہ اکتوبر کا مہینہ تھا الڈرٹین کو مرے ہوئے دو ماہ سے زیادہ گزر چکے تھے دریا ساکن تھا اور اوسکی بے شکن سطح پر اگن بوٹ اِدھر اُدھر پھر رہے تھے۔ جی سیر کو للچایا اوٹھی کپڑے پہنے آئینہ لیکے صورت دیکھی یہ چیز تو خودنمائی کا آلہ ہی مجھے معلوم ہوا کہ ہنوز میرے حسن کو غازہ کاری مشاطہ کی ضرورت نہین ہی۔

پہلے کی سی تڑپ جھڑپ آن بان بھی باقی تھی قوت بھی زائل نہین ہوئی۔ گونہ اطمینان ہوا جب پھر پھرا کے اپنے قیام گاہ مین واپس آئی تو طبیعت بحال تھی اپنی سوانح عمری لکھنے بیٹھ گئی۔

اکتوبر کا مہینہ گزرا اور نومبر بھی نصف کے قریب تمام ہوا ابھی تک میرا قیام براڈ اسٹریٹ ہی

مین تھا-کیونکہ لندن کا موسم خراب تھا-
ایک روز ہوا خوری کے وقت مسٹر ایلون لی سے ملاقات ہوئی معمولی صاحب سلامت کے بعد اوسنے میرا شکریہ ادا کیا کہ خوب وقت پہ تمنے ایک ہزار پونڈ میرے پاس روانہ کیئے میری حالت بہت نازک تھی -
مین "مجھے تمہارا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ باوجود تنگدستی تمنے میری اعانت حوالات مین کی اچھا اب یہ بتاؤ لیڈی ہڈرلوٹن کس حال مین ہے "
مسٹر ایلون "آہ تمنے ایک جانفرسا واقعہ یاد دلایا -جب تک میرے پاس دولت تھی وہ گڑ چیونٹی رہی اپنے پہلے شوہر سے طلاق بھی لے لی مجھے خیال تھا کہ اب یہ میرے پاس رہیگی مگر چند روز کے بعد مکان کے پاس ایک کپتان رہتا تھا اوس سے میل جول کر لیا میرا کیا اختیار تھا قہر درویش بر جان درویش -چپ ہو رہا -مین صرف ایک روز کے لیئے براڈ اسٹریٹ مین آیا ہون -تمہارے لارڈ ایلڈرٹمین کے مرنیکا حال مینے اخبارات مین دیکھا تھا -اب تو تم تنہا رہتی ہوگی "
مین " ہان مقدرات مین کیا اختیار ہے - اچھا اب آپ اپنے کام کو جائیے - خدا حافظ "
پندرہ دن کے بعد مینے براڈ اسٹریٹ کو ترک کیا اور لندن مین الیٹن اسکوائر مین ایک مکان لیکے اوٹھ گئی میرا کام صرف یہی تھا کہ جب گھر مین رہتی اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرتی اور جب دل اوکتا جاتا تو ویرانون مین ماری ماری پھرتی - دو مہینے اور گزرے -
مین ایک روز ہائیڈ پارک مین کھڑی ہوئی تھی کہ بڑھیا عورت نے سوال کیا - غور جو کرتی ہون تو میڈم ہاربروٹ ہے یعنے وہ عورت جسکے مکان مین ایلون لی مجھے لیکے رہا تھا اور جس سے کپتان سے آشنائی تھی - آہ کیا قدرت خدا ہے اس عورت کا کیا زمانہ تھا اور اب کس حال مین ہے سہ

بڑھاپا آتے ہی کایا پلٹ کچھ ایسی ہوئی
کمان ہو گیا وہ قد جو تھا شباب مین تیر

اس بیچاری کا کون یار و مددگار ہے اسکے دوست غمخوار حالت امارت مین تھے اب کوئی کام نہین آتا اصل تو یہ ہے کہ جب اپنی دولت جو اپنے قبضہ مین تھی بیوفائی کی تو ہری چگ دستون کی بیوفائی کیا چیز ہے - اپنی قوت اپنا حسن اپنے ہاتھ پاؤن جو جزو بدن تھے

جب اپنے کام نہ آئے جواب دے گئے تو پھر کس سے امید کیجائے - در در بھیک مانگتی ہو کوئی پرسان حال نہین نہ کوئی آنکھین بچھاتا ہو نہ جان فدا کرتا ہو -

## فاعتبروا یا اولی الابصار

میڈم ہاربروئے بیگم تم نے مجھے نہین پہچانا تو تمہاری خطا نہین، میرا حال ہی ایسا سقیم تھا جتنے مجھے امارت مین دیکھا تھا - اب فلاکت و افلاس مین دیکھ رہی ہو لیکا یک اتنی مدت کے بعد مجھے دیکھکے میری ماں بھی مجھے نہین پہچان سکتی - یہ خدائی قہر یا نصیبون کی گردش ہے بہت کم بندگان خدا ہین جو اس سے بچے ہر ایک پر کچھ نہ کچھ اسکا اثر ہوتا ہو جو گھڑی آسائش سے بسر ہو جائے وہی غنیمت ہو - جب وقت فرصت ختم ہو جاتا ہے تو اوسکی قدر ہوتی ہے میری یہ نصیحت یاد رکھو کہ نفع نقصان جو کچھ تمہارے مقدر مین ہو دونون مین سے جسکی تم خواستگار ہو جتنا جلد ممکن ہو اوسے حاصل کر لو - ایک ایک لمحہ مین زمانہ ہزارون رنگ بدلتا ہو کیا معلوم کیا ہو ؎

من نمی گویم زیان کن یا بکار سود باش
اے ز فرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش

اسکی صورت اور تقریر نے جو اثر مجھپر ڈالا شاید مین کبھی نہ بھولونگی - جلدی سے مینے چند سکے چاندی کے اوسکے حوالے کئے اوسنے شکریہ کے ساتھ لے لیئے اور مینے اپنا راستہ پکڑا - کوئی کام تو گھر مین تھا نہین باغ ہی ادھر اُدھر ٹہلتی رہی -

اتنے مین میری توجہ ایک جوان نوخیز پر ہوئی جو میرے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا جدھر مین جاتی اُدھر وہ بھی جاتا اسکی صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ میری توجہ کا متمنی ہو مین البینی سٹریٹ اور وہان سے پھر ہائیڈ پارک واپس آئی مگر ابھی تک وہ دُم چھلا بنا ہوا تھا اس تعاقب و تجسس مین بے تہذیبی کو دخل نہین تھا صرف اسوجہ سے کہ یہ جوان الڈرمین متوفی سے بالکل مشابہ تھا مجھے بھی اسکی طرف التفات ہوا - چہرے کی ساخت نہایت نازک - آنکھون مین شرمیلا پن چھریرا بدن عمر بھی کوئی بائیس برس کی ہوگی -

بالکل چھچھورا پن تھا اگر مین اس سے پوچھتی کہ تم ارل آف مرتھا ئر یا لارڈ الڈرمین سے کوئی تعلق رکھتے ہو - نہ کوئی ایسا امر پیش آیا جس سے گفتگو کا موقع ملتا - اسلیئے اک بے تعلقی کے ساتھ مین اپنے گھر واپس آئی لیکن گھنٹون اوسکا تصور رہا -

دوسرے دن ریجنٹ پارک مین پھر یہ شخص مجھے ملا۔ اتفاق سے اوسوقت ایک شخص بدمعاش گھوڑے پر سوار تھا جسنے دولتیان اوچھال اوچھال کے اوسے گرا دیا مین اوسکی مدد کے لیئے دوڑی۔ اور یہ شخص بھی میرے ساتھ آیا مینے گھوڑے کی لگام پکڑنی چاہی اور اوسنے ایک لات رسید کی اگر یہ شخص بیچ مین نہ آجاتا تو میرے بہت چوٹ لگتی۔

غرض اسنے آتے ہی گھوڑے اور اوسکے سوار کو سنبھالا وہ شکریہ ادا کرکے چلا گیا۔

مین "آپ نے اسوقت مجھے بڑی آفت سے بچایا۔"

وہ "بیگم۔ مین خود ہی اپنی اس خدمت پر ناز کر رہا ہون آپکے شکریہ اور تعریف کی ضرورت نہین۔ اگر آپکا کہین رو یان بھی میلا ہوجاتا تو خدا جانتا ہے مین اپنے تئین دُنیا کی تمام ملامتون کا سزاوار سمجھتا۔

مین "آپ ایک ایسے شخص سے مشابہ ہین جو مجھے بہت ہی عزیز تھا۔"

وہ "وہ کون صاحب ہین۔"

مین "ہین نہین بلکہ تھے۔ کیا آپ ارل آف مرتھائر یا اونکے صاحبزادے لارڈ الڈرمین سے کوئی عزیزداری رکھتے ہین۔"

وہ "نہین جناب مگر کیا آپ ہی ... مس ..... لیمبرٹ ......

مین "ہان میرا نام یہی ہے۔"

وہ "آہ (تھوڑی دیر کے بعد) اس حقیر کا نام فرڈی تنڈ بنٹیلے ہے۔ رینڈہ ایک سفارت کا سکرٹری ہے۔"

غرض یہ نوجوان اسیطرح باتین کرتا ہوا میرے ساتھ چلا اسکی دلکش ادائین مجھ بہت بھائین مگر قرائن سے دریافت ہوا کہ اسکی آمدنی بالکل قلیل ہے اگر میرا اسکے ساتھ تعلق ہو تو ہرگز بسراوقات کے لیئے کافی نہین۔

کچھ ہی ہو مین اس سے ایک حبہ نہ لونگی تب بھی اسکی خواہشین پوری کردونگی یہ تصفیہ مینے اپنے دل سے کرلیا۔ ناظرین ایک مرتبہ اور مجھے اسیطرح کی محبت ہوچکی ہے۔ کپتان سیڈنم شاید بھولے نہونگے۔

نہ ولا جیکل گارڈن ریجنٹ پارک وغیرہ مین اکثر مجھسے او راس سے ملاقات اور وعدہ

وعدہ ہوئے قریباً ڈیڑھ مہینہ اس سے ربط ضبط اور خالی خولی میں جوان رہا میں اسپر شیفتہ تھی اور سے مجبیر فریفتہ - ایک دن سہ پہر کو اپنے مجھسے کہا
فرڈی نینڈ "کیا کہون میرا تو جی چاہتا ہے کہ نوکری چھوڑ چھاڑ بس تمہارے پاس آکے بیٹھ رہون - سفیر (نام نہین لیا) کے پاس مین بہت کم آتا جاتا ہون جی تو لگتا ہی نہین - بیگم موسم بہت ہی فرحت خیز ہے اگر تم سل میلباٹ ہوٹل رچا ونڈ مین میری دعوت قبول کرو تو گویا بے دامون مجھے مول لے لیا ۔"
مین "تمہاری خوشی مجھے ہر طرح منظور ہے "
دوسرے دن مین فرڈی ننڈ بیٹھلے کے ساتھ رچا ونڈ گئی ہوٹل مین اسنے سامان وقت بہت ہی فراخ حوصلگی کے ساتھ مہیا کیا تھا گو اسکی اوقات بہت ہی کم تھی - مجھی کو نہ افسوس ہوا مگر وہ خوش تھا -
کھانے پینے سے فراغت ہوئی دور جام چلنے لگا خانہ خالی از اغیار شب کا وقت لطیف وقیمتی اغذیہ کا ابخرہ دماغ پر چڑھا اور مین دین دنیا فراموش کر بیٹھی بھلا مین تو جوان تھی اگر کوئی کھوسٹ بڑھیا ہوتی تو وہ بھی بغیر مرے ہوئے حوصلے نکالے نہ ملتی - جب نشہ نے زور دکھایا پھر کیسی پاکبازی اور کیسی پارسائی
بدل کردم بمستی عاقبت زہد ریائی را
رسانیدم بآب ازمین مرمنیاد تقوی را
نتیجہ یہ ہوا کہ مین شب بھر اوسکے پاس رہی اور دونون کی محبتین مدغم ہوگئین -
دراصل یہ ایک کمینا کام تھا مگر طبیعت کا حال یکسان نہین رہتا ایک وہ وقت تھا اور ایک یہ وقت ہے کہ اپنی حرکتون پر مجھے خود شرم اور غصہ آتا ہے بعض سے ایسے کام انسان سے سرزد ہوتے ہین کہ بعد کو پچھتاتا ہے - ع
ماجرائے نوجوانی عہد پیری مین نہ پوچھ
شرم آتی ہے اب اُس قصے کو دُہراتے ہوئے
اصول مذہبی گناہ کرنے کو اسی واسطے منع کرتے ہین کہ آخر مین پشیمانی ہوتی ہے تلافی مافات پہ دسترس نہین ہوتا وہی غم جان کو تحلیل کردیتا ہے - اگر غور سے دیکھیے تو میری سوانح عمری ایک ایسا عبرت نامہ ہے جس سے مقیدان طلسم ہستی کو بہت اچھا

سبق ملسکتا ہی۔

اب فرڈی ننڈ چلنے کی آمد ورفت اور طریقے سے قائم ہوگئی۔ پندرہ دن بالکل فراغت کے ساتھ ختم ہوئے اس اثنا میں فرڈی ننڈ نے بطور تحفہ مجھے کچھ دینا چاہا مین تو پہلے ہی سے راے قائم کر چکی تھی غصے کے ساتھ انکار کر گئی۔

خرچ ختم ہو چکا تھا تین سو پونڈ مین دس مہینے بنے کاٹے۔ گہنا بیچنے کو جی نہ چاہا۔ قرض سے ہمیشہ نفرت تھی۔ البون لی براڈ اسٹریٹ مین کہہ چکا تھا کہ میرا دیوالہ نکل گیا۔ دوسر تا بہ کے قرض پر دارو مدار رہسکتا تھا۔ لازم ہوا کہ کوئی تدبیر کرون اور نیا محافظ تلاش کرون۔ فرڈی ننڈ اگر خفا ہو جائیگا تو اوسے راضی کر لونگی اگر نہ بھی راضی ہوا تو کوئی اوسکا دباؤ مجھپر نہین ہی۔ مینے یہ خیال کیا ہی تھا کہ فرڈی ننڈ نے آکے کہا کہ مجھے دس روز کے لیے اسکاٹ لینڈ مین اپنے ایک عزیز کے موتے مین جانا ہے۔ یہ موقع قدرتی مجھے حاصل ہوا کہ نیا محافظ تلاش کرون۔

حسب معمول مین بن سنور کے نکلنے لگی۔ ابھی تک لوگون مین سحر حسن مین آب وتاب باقی تھی لوگ ریجھنے لگے۔

ایک دن زولاجنگل گارڈن مین گئی ہفتے کا دن تھا۔ بینڈ باجے کے اشتیاق مین خلقت زرق برق پوشاکین پہنے جوق جوق چلی آتی تھی معمول سے مجمع بھی زیادہ تھا کیونکہ شہزادہ ایران میرزا محمد خان سفیر ہوکے آے تھے اور آجکل سیاحت کرتے پھرتے تھے اونکے آمد کی خبر تھی۔

یہ شہزادہ کئی ماہ سے لندن مین موجود تھا۔ اور بے انتہا متمول اور سخی تھا۔ سیکڑون مصاحب اسکے ہمراہ تھے گورمنٹ انگلستان نے پورٹ مین اسکوائر مین اسکو اوترنے کی جگہ دی مگر اسنے بطور خود ایک شاندار مکان ریجنٹ پارک مین بھی کرایہ پر لیا۔

# پچیسوان باب

"ہز ہائنس میرزا محمد خان شاہزادہ ایران"

نئے آدمی کے دیکھنے کا اشتیاق ہر شخص کو ہوتا ہے مجھے بھی ہوا اور شاہزادہ مذکور کے آنیکا انتظار کرنے لگی۔ میرا بیان کھڑے ہونا کہ ہر نوجوان کی نگاہ میری طرف پھر گئی۔ مجھے

خوشی ہوئی کہ ابھی تک میرے حُسن مین فرق نہین آیا ہے اور ابھی تک خلقت کا رجحان میری جانب اوسیطرح ہی۔ لیکن نئے شخص کی آمد کا انتظار کچھ ایسا تھا کہ تماشائیون کی طرف مینے توجہ نہین کی اتنے مین بھیڑ چھٹی اور ہٹو بچو کی صدا آئی۔

شاہزادہ ایک کندنی رنگ حسین ہنس مکھ قوی الجثہ بیست و چہار سالہ جوان تھا سیاہ پتلی اور بچھوئی آنکھ جسمین شوخی کے ساتھ خودمختارانہ وقار جھلکی دیتا تھا لبنی لبنی زلفین عمامہ کے اندر سے نکلکے کندھون پر بل کھا رہی تھین ڈاڑھی چدون سے درست سینہ پر پڑی تھی دامنون کی قبا بیت ہی مزیب معلوم ہوتی تھی ایک شمشیر آبدار با قبضہ مطلا و مرصع جواہر نگار رڈاب مین پڑی ہوئی زمین سے کبھی رگڑ کھا جاتی تھی اسکے ساتھ چھ آدمی تھے تین مصاحب اور تین حبشی غلام اور ایک انگریز رہنما۔

مجھے معلوم ہوا کہ شاہزادہ صاحب کی نظر التفات کچھ میری جانب زیادہ ہی مینے سر جھکا لیا اور ادنکی راہ کترا کے دوسری طرف چلی مگر وہ بھی اسی سمت تشریف لائے کئی مرتبہ مین نے کنا لی کاٹی جب خوب مجھپر ظاہر ہوگیا کہ وہ میرا تعاقب کر رہے ہین تو ایک سنسان رستہ پر روانہ ہوئی اور اسقدر جلد راہ پیمائی کی کہ شاہزادہ کی آڑ ہو گئی۔

تھوڑی دور چلی ہونگی کہ پیچھے سے پاؤن کی چاپ سنی مڑکے دیکھتی ہون تو وہی انگریز جو بطور راہ نما شاہزادہ کی اردلی مین تھا چلا آتا ہی۔

اس مقام پر بالکل تنہائی تھی۔ اور مین نے دانستہ یہ راہ اختیار کی تھی کہ علانیہ کوئی بات ظاہر نہونے پائے۔ متعاقب کی عمر کوئی چالیس سال کی ہوگی بیہ نفیس اور صاف کپڑے پہنے تھا۔

انگریز ”بیگم صاحب بندگی عرض کرتا ہون۔ معاف کیجیے گا اسوقت مین آپکو خیالات مین دراندازی ہوا مجھے کچھ عرض کرتا ہی۔ شاید حضور کا نام نامی مس روز المبرٹ ہی؟“

مین ”تعجب ہی کہ آپکو مجھسے کوئی کام ہو۔ میرا نام تو یہی ہی مگر آپ کو کیونکر معلوم ہوا“

انگریز ”میرا نام میٹرسن ہے۔ لارڈ ابویلے کے یہان خانساماں تھا جب حضور لیڈی لوسیا کے بارے مین گفتگو کرنے تشریف لیگئی تھین جب سے مین آپکو جانتا ہون۔“

مین ”لیکن وہ کام تو بتایئے جسکی وجہ سے آپ میرے پاس آئے ہین“

انگریز ”آجکل مین شاہزادہ فارس کے ساتھ ہون اور انھین کا ملازم ہون۔

معاف کیجیے گا اگر مین کہون ؎

ناوک نے تیرے صید نچھوڑے زمانے مین
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے مین

علے الخصوص مشرقی لوگ جنکی گھٹی مین عشق و عاشقی ہے -
مین ''پھر اس سے کیا مطلب ؟'' (تجاہل عارفانہ)
انگریز ''حضور شاہزادہ کا طائر دل آپکی نگاہ ناز کا شکار ہوا اب بغیر آپ کے اونکو قرار نہین مجھکو اسی لیے بھیجا ہے کہ ذریعۂ ملاقات پیدا کرون ''
مین ''تمھارے شاہزادہ نے آج کے سوا مجھے شاید نہ دیکھا ہوگا تعجب ہے کہ وہ اسقدر بیتاب ہون ''
انگریز ''ہان آپ اپنے حُسن کے اثر سے باخبر نہین - اگر حکم ہو تو آج شام کو سواری لیکے مین حاضر ہون - شاہزادہ نے ایک علحدہ مکان (سینٹ جانس ویلام کرایہ پر لیا ہے وہ خالی از اغیار ہے) اور اونھون نے آپکی دعوت کی ہے - نہایت شان وشوکت سے آپکا استقبال ہوگا - اور جو اسمین تامل ہو تو خود ہز ہائنس ہی آپ کے دولت خانے پر تشریف لائین ''
مین ''نہین صاحب اسکی ضرورت نہین مین خود ہی چلنے کے لیے وقت نکال سکتی ہون میرا مکان اسٹین اسکوائر مین ہی فلان مقام پر - اچھا رخصت ''
پیٹرسن تو گیا اور مین اپنی قسمت پر نازان فرحان وشادان گھر واپس آئی - چلنے کی تیاری کرنے لگی - اسوقت ذرا بھی فرڈی نند کا خیال مجھے نہ تھا -
غرض خوب زرق برق کپڑے پہنے گہنے پاتے سے اپنے تئین سجا ٹھیک وعدہ پر پیٹرسن ایک شاندار گھاڑی جوڑی لیکے آیا - جب مین سوار ہو چکی تو اُس سے کہا کہ مین چند سوال تمسے کرنا چاہتی ہون - ؟
پیٹرسن ''فرمائیے ''
مین ''شاہزادہ انگریزی بول سکتا ہی ؟ اوسکی شادی ہوگئی ہے ؟ - اوسکے ساتھ کچھ عورتین ہین ؟ وہ یہان سے کب جائیگا ؟ ''
پیٹرسن ''شاہزادہ کو انگریزی مین یدطولی حاصل ہی - ایک جنٹلمین اوسکا استاد ہی

اوسکی شادی کے متعلق صرف مین یہ کہہ سکتا ہون کہ کوئی عورت ہمراہ نہین ہے نہ یہی معلوم ہوکہ عورتونکے ساتھ اوسکا کیا برتاؤ ہے۔ شاہزادہ کی سفارت مین جتنے امور ہین وہ چھ ہفتہ مین اندازاً ختم ہوجاینگے اورجب تک اونکے شاہ کا پروانہ طلب مین اونکی نہ آئیگا وہ لندن سے نہ جائینگے ۔"

یہ باتین مینے خوب کان لگاکے سُنین اتنے مین شاہزادہ کا کاشانہ عالی آگیا نصف درجن حبشی غلام میری پیشوائی کو کھڑے ہوئے تھے اونہون نے ہاتھون ہاتھ مجھے اندر پہونچایا۔ بھلا ساز وسامان کی تعریف کیا ہوسکتی ہے وہ وہ قالین جنمین گھٹنون تک پاؤن دھنسے جاتے تھے وہ وہ جواہر نگار کرسیان اور میزین کہ سبحان اللہ دیکھنے سے بھوک پیاس جائے۔ کوچون پر کاشانی مخمل کے گدّے اور اون مین موتیون کی جھالرنگی ہوئی مشرقی رنگ کا کھانا میزون پر خوش سلیقگی سے چنا ہوا شیشہ آلات اعلیٰ درجے کے نفیس۔ بلورین کنٹرون مین آب آتش رنگ جس سے صاف واضح تھا کہ شاہزادہ پابند مذہب مسلمان نہین ہے جب مین کمرے مین پہونچ چکی تو شاہزادہ صاحب تشریف لائے اور بے انتہا شوق کے ساتھ میرا ہاتھ تھام کے اوسپر بوسہ دیا۔ رعب وداب اس شخص کا دیکھ کے میری جرات تو جواب دے گئی۔

کھانا اچھی طرح نہین کھا سکی۔ البتہ بادۂ ناب کے دور مین شریک رہی۔ اس صحبت مین بالکل تخلیہ تھا۔ جب نشہ نے حجاب دور کیا تو شاہزادہ نے مجھسے کہا۔

شاہزادہ "بیگم مین تمہارا احسان مند ہونگا اگر تم میری یکجائی ہمیشہ کے لیے قبول کرو گی۔ اگر یہ بات منظور نہ ہو تو کم سے کم تاقیام لندن مجھے اپنی صحبت سے محظوظ رکھو۔ نعمات دنیا کی میرے پاس کمی نہین صدہا لونڈی غلام تمہاری خدمت مین شب وروز حاضر رہینگے۔ کرورہا روپیہ کی تم مالک ہوگی۔ مین تو یہانتک منظور کرتا ہون کہ تم مسلمان ہوجاؤ اور جائز طریقے سے میری زوجہ ہو۔"

مین "ہمیشہ آپکی خدمت مین رہنے کا وعدہ مین بغیر سوچے سمجھے کسطرح کر سکتی ہون۔ البتہ آپ جب تک یہان ہین مین حاضر رہ سکتی ہون۔"

شاہزادہ "تو پھر دیر کیون بیٹھے کل ہی تشریف لے آئیے۔"

مین "بسر وچشم۔"

گھر مین دس بجے واپس آنے کے بعد مینے روانگی کا سامان کیا خادمہ سے کل واقعہ بیان کر دیا اور اوس سے وعدہ لے لیا کہ کسی پر اسکا اظہار نہو گا۔
علی الخصوص فرڈی ننڈ پر۔ خادمہ میرے ساتھ چلنے پر راضی نہوئی کیونکہ اوسکی شادی ہونے والی تھی۔
دوسرے روز سے مین نے پوری طور سے شہزادے کی حفاظت مین رہنا شروع کیا۔
پرنس میرزا محمد خان آدمی عیاش تھا اور آسائش نفس کا کوئی سامان بہتر سے بہتر ایسا نہ تھا جو اوسنے مہیا نہ کیا ہو۔
اس مکان مین دو یوروپین ماما ئین تھین ایک باورچن اور ایک پیش خدمت (یہ میری نوکر رکھی ہوئی تھی) آٹھ حبشی غلام تھے۔ تمام گھر کا دہندا انھین کے سپرد تھا۔ ان سبکا افسر پیٹرسن تھا۔ دو یوروپین کوچبان ایک سائیس اور دو گراسکٹ تھے۔ یہ سارا عملہ سوائے ان کلموہون کے مکان کے باہر شاگرد پیشہ مین رہتا تھا۔
گویا مین حراست مین تھی۔ کوئی ملاقاتی میرا اگر مجھسے ملنا چاہتا تو ہرگز مل نہین سکتا تھا۔ بخلاف اسکے پردہ نشینی پر ایماءً اور اشارۃً اکثر شاہزادہ نے اپنی راے ظاہر کی۔ مجھپر کوئی فاوقیت اوسکو حاصل نہ تھی ورنہ شاید مجبور وہ پردہ مین بٹھاتا۔ مین تنہا ایک سائیس کو ساتھ لیکے کبھی کبھی گھوڑے پر یا گاڑی پر سیر کرنے جایا کرتی۔
جو جو زمانہ ہمنشینی کو گزرتا جاتا شاہزادے کی محبت استحکام پکڑتی جاتی تھی۔ صدہا اور ہزار ہا پونڈ کے بیش قیمت جواہرات روزانہ میری خاطرداری کے لیئے خریدے جاتے اور مین پہنکے شاد ہوتی۔
ایک مرتبہ دن کو روز وہ میرے پاس آتا دو گھڑی دل بہلاتا اور چلا جاتا تھا کبھی کبھی شب باش بھی ہوتا۔ بہر نوع اسکے پاس مین اگر خوش نہ تھی تو ناراض بھی نہ تھی۔ تنہائی مین سوانح عمری لکھنے کا خوب موقع ملتا تھا۔ حبشی غلام کبھی بلا ضرورت بات چیت نکرتے تھے اگر انسے کسی بات کو کہا تو سینے پر ہاتھ رکھکے سر جھکا کے چلے گئے اور فوراً حکم کی تعمیل کی۔
دو مہینے کا زمانہ یکسان بسر ہوا۔
ایک روز شاہزادہ نے مجھ سے کہا۔
پرنس۔ بیگم اتنی مدت تم میرے پاس رہین کوئی تکلیف تو معلوم نہین ہوئی تھا۔

میں "تکلیف کیسی اپنی عمر میں ایسی آسائش مجھے کبھی نصیب نہیں ہوئی۔"

پرنس "اور میری محبت میں کسی قسم کی کمی تو نہیں ہوئی۔"

میں "میں روز بروز آپکا التفات اپنی جانب بڑھتا ہوا دیکھتی ہوں۔"

پرنس "مگر میں تمسے کہتا ہوں کہ یہ محبت اور یہ آسائش اوس محبت اور سامان آسائش کے مقابلے میں کوئی چیز نہیں جو تم میرے ساتھ میرے وطن چلنے کے بعد دیکھو گی میں تمکو اپنی بی بی بناکے رکھونگا اور جان سے زیادہ عزیز جانونگا۔"

میں "تعجب ہے کہ حضور میرے حالات سے کلیتہً ناواقف نہیں اور اوسپر اپنی بی بی بناکے مجھے محل میں رکھنا چاہتے ہیں۔"

پرنس "ہاں ہاں صاحب بی بی بناکے رکھونگا میں مسلمان ہوں اگر تم مسلمان ہو جاؤگی تو میرے عقیدے کے موافق گویا پھر سے پیدا ہوئیں اور عالم کفر کے گناہ سب معاف ہوگئے پھر مضائقہ نکاح کرنے میں کیا ہوگا۔"

اب مجھے ششش وپنج نے گھیرا نہ اقرار کرسکتی ہوں نہ انکار اگر اقرار کروں تو ایک دور دراز ملک میں نہ جانے کیا گزرے نہ کوئی شناسا نہ عزیز پرائی حکومت پرایا ملک۔ باپ دیوانہ اور ابھی زندہ ہے شاید اچھا ہو جائے تو مجھے کہاں ڈھونڈے گا۔ بھائی گو ملک بدر ہوگیا مگر کبھی کبھار ملنے کی توقع تو ہے۔ سب درکنار آرتھر براجبیس کا دیدار کیونکر میسر ہوگا۔ قید وبند پردہ نشینی کی مصیبت کس سے سہی جائیگی۔ سوتوں کی ریوڑ کون دیکھیگا اور چپ رہیگا۔ معلوم نہیں کہ یہی اطوار شاہزادہ کے وہاں پہونچنے پر رہینگے یا بدلجائینگے۔ اگر انکار کرتی ہوں تو شاہزادہ کی دلشکنی ہوگی یہ نعمتیں جو میسر ہیں مفقود ہو جائینگی اسمیں شک نہیں کہ اتنا زرکثیر صرف کرنے پر ایک سے ایک خوبصورت اوسکو مل سکتی ہے۔ اسکو چھوڑدوں تو گویا دودھ بھری تھالی میں خود ہی لات ماری۔"

پرنس "صاحب تمنے کوئی جواب میرے بات کا نہ دیا۔ غور کرو کہ جب سفارت کے تمام کام ختم ہوچکے تو میں وطن چھوڑے کب تک بیٹھا رہوں۔ یہ صرف تمہاری محبت ہے جو میں دو ہفتے اور رہنے کا اقرار کرتا ہوں اور اتنی مدت تمہیں قطعی جواب دینے کے لیئے کافی و وافی ہے۔ اچھا پھر تنہائی میں اسکو سمجھنا سوچنا میری جان زندگی چند روزہ ہے ہرجائی پنا چھوڑدو اور ایک کی ہو رہو۔ دنیا میں کوئی اپنا نہیں ہوتا۔ یہ سب کہنے کی

باتین ہین اگر کوئی بُرا وقت پڑ جائے تو معلوم ہو۔ تم سمجھتی ہو کہ میری زندگی گوناگون واقعات سے بھری ہوئی ہے کیا تجربہ کاری نے اتنا وقوف بھی تمھین نہین دیا۔ مین تو نیز اسقدر رفدا ہون کہ تمھارے تنہا رہنے پر مجھے افسوس ہوا اور اپنے ملک کی طرز معاشرت اور رویّہ کے خلاف مینے اپنے اتالیق لائق فائق جنٹلمین کو جو تمھارے ہی ہم وطن ہین تمسے ملاقات کرانے کے لیئے انتخاب کیا ہے۔ اچھا اب مین تمھین تنہا چھوڑتا ہون آٹھ بجے شام کو اونھین لیکے آؤنگا"

مینے اِس عنایت بے غایت کا شکریہ ادا کیا اور اوسکے چلے جانے کے بعد غور کرنے لگی کہ کیا کرون۔ جہانتک مینے دیکھا طبیعت کا رجحان اسکی ہمراہی کی طرف تھا۔

سات بجے شام کو امیرانہ ٹھاٹھ۔ مینے کیا آٹھ بجے شاہزادہ صاحب اپنے اتالیق کے ساتھ تشریف لائے۔ ناظرین کو یہ سُنکے تعجب ہوگا کہ اتالیق صاحب ہمارے قدیم عنایت فرما مسٹر فرڈی ننڈ بیلے تھے۔ مینے اور اونسے بہت مشکل سے تعجب کے آثار کو چھپایا۔ فرڈی ننڈ نے بادب سلام کیا اور تہذیب و متانت کے ساتھ کرسی لیکے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر تک ادہراُدہر کی باتین رہین اوسکے بعد میخواری شروع ہوئی اور شاہزادہ اپنے رفیق کو تنہا چھوڑ گیا مجھے فرڈی ننڈ سے آنکھ ملانے مین شرم تو ضرور معلوم ہوئی مگر کرتی کیا مجبور تھی تاہم اسکی صورت دیکھکے مین بجین ہوگئی۔ اور بے اختیار اس سے ملنے کو جی چاہا۔ وقت مناسب پر اِس خیال کو اُٹھا رکھا۔ کہ ہواخوری کے وقت کسی باغ مین ملاقات ہوہی جائیگی۔

رات زیادہ آگئی تھی سو رہی۔ صبح کو اوٹھی حوائج ضروری سے فارغ ہو کے بیٹھی ہی تھی کہ حسب معمول پیٹرسن نے آکے دریافت کیا۔

پیٹرسن "حضور کے لیئے گھی تیار کرائی جائے"

مین "آج میرا جی چاہتا ہے کہ پاپیادہ سیر کرون"

پیٹرسن "(تھوڑی دیر تامل کے بعد) حضور شاید شاہزادہ صاحب ناراض ہون یہ خیال ہے۔"

ہرچند کہ مین شاہزادہ کی جورو نہ تھی جو اوسکی جا بیجا حکومت اوٹھاتی مگر یہ خیال دلشکنی چپ ہو رہی۔ اور یہ کہکے ٹالدیا۔

"اسوقت میرا جی سیر کرنے کو نہین چاہتا۔ سہ پہر کو دیکھا جائیگا"

# چھبیسواں باب

تیوری چڑھائے تیغ کو عریاں کیے ہوئے
بیٹھے ہیں میرے قتل کا ساماں کیے ہوئے

رسے کے تیار کرنیکا حکم دیا اور سوار ہوکر ہائڈ پارک مین سیر کرنے یا فرڈی نند سے ملنے گئی۔ یورپین سائیس کاتب اعمال کی طرح ساتھ ساتھ تھا اتنے مین فرڈی نند بھی افسردہ خاطری کے ساتھ برابر سے ہوکے گزرا۔ اور مجھے دیکھ کے ٹوپی اوتاری۔

مین "اسطرح برتاؤ کرو کہ گویا نئی شناسائی ہے"

فرڈی "ہان۔ غیریت تو ہے ہی"

مین "حالانکہ مین خاص تمسے ملنے کیلیے آئی ہون"

فرڈی "اگر میری اتنی ہی محبت تھی تو مجھے چھوڑ ہی کیون دیا"

مین "جلدبازی نہ کرو پہلے سُن لو۔ افسوس ہو کہ تمھارے پاس ایک عورت کے بہ آسائش رکھنے کے وسائل نہین ہین۔ ورنہ مین ہرگز شاہزادہ کے پاس نہ رہتی۔ جب تم اسکاٹلینڈ گئے ہو تو میرے پاس ایک حبہ خرچ کا نہین تھا۔ قرض وام پر تابہ کے بسر اوقات ہوتی۔ یا گہنا پاتا کتنی مدت کو کافی ہوتا پھر آخر جدائی رکھی ہوئی تھی"

فرڈی "بیشک یہ تم ٹھیک کہتی ہو۔ سانے دنیا نے مجھے زردار نہ بنایا ورنہ دکھادیتا اور اب تو ــــ

اختیار اپنا جہان ہو نہ وہان اُلفت کیا
بے زری مین ہوا گر عشق تو ہین لاکھ ضرر

مین "مگر مین تمھین یقین دلاتی ہون کہ ابتک میرے دل مین تمھاری محبت ہی تعجب ہو کہ تمنے صاف صاف مجھ سے نہ بیان کیا کہ تم شاہزادہ کے ملازم ہو"

فرڈی "پیاری روز بات یہ تھی کہ شہزادہ کا گھر عجائب خانہ ہے اور ہر کس وناکس مشرقی اشیا کے دیکھنے کے لیئے وہان جاتا ہے اگر تم مجھسے تقاضا کر بیٹھتین کہ مجھے دکھالاو اور شاہزادہ رنگیلا ہے تمپر لٹو ہو جاتا تو مین کہین کا نہ رہتا۔ بس اسی خودغرضی نے مجھے مجبور کیا۔ حالانکہ جسکا ڈر تھا وہی ہوا"

مین ”کیا شاہزادہ کو ہماری تمہاری قدیم ملاقات کا شبہ ہے“
فرڈمی ”نہین ہرگز نہین - گو مجھے قبل اوس مکان مین آنے کے معلوم تھا کہ تمسے ملنے جاتا ہون اوسنے تمہارا نام بھی لیا تھا“
مین ”خیر اب تو کسی طرح ممکن نہین کہ تم سے ملاقات ہو سکے - بالکل قید و بند مین ہون“
فرڈمی ”کیون - اجی سے

نہین روزن جو قصر یار مین ہو وا نہین ہمکو
نگاہ شوق رخنہ کر لی ہو دیوار آہن مین

اگر تم چاہو بہت آسانی سے مجھے بلا سکتی ہو“
مین ”کیونکر - یہی ایک ترکیب ہو کہ اوس سے قطع تعلق کیا جائے“
فرڈمی ”نہین مین تو ایسی رائے نہ دونگا بیچارہ غریب آدمی ہون تمہارا بار سنبھال نہین سکتا - یہ بتاؤ - تمہارے کمرے کی کھڑکی کسطرف ہے ........“
مین ”دیکھو یہ بڑی اندیشناک بات ہو“
فرڈمی ”کچھ اندیشناک نہین“
مین ”خیال سے رونگٹے کانپتے ہین - اگر کسی کمبخت نے دیکھ لیا تو قیامت ہو جائیگی“
فرڈمی ”احتیاط سے کام لیا جائیگا تو کچھ نہوگا دوسرے کوئی روزمرہ تو یہ کام کیا نہین جائیگا کبھی کدہاریون بھی سہی“
مین ”دیکھو تم اسوقت اپنی محبت مین اندھے ہو رہے ہو ذرا بھی دوراندیشی سے کام نہین لیتے“
فرڈمی ”مین تو اپنی جان پر کھیل جاؤنگا“
کیا کرتی دو عملے مین اپنا آشیانہ تھا ایک طرف خوف دوسری طرف شوق تیسری جانب طمع و ہوس - طوعاً کرہاً اوسکی تجویز منظور کر لی - اور مکان پر آکے غور کرتی رہی کچھ نتیجہ نکال نہ سکی - اتنے مین شام ہوئی اور شاہزادہ کا رقعہ مع ایک قیمتی تحفے کے آیا (اوسکا قاعدہ تھا کہ بغیر تحفہ کے رقعہ خالی نہین بھیجتا تھا) اوسمین لکھا تھا کہ آج رات کو مین تمہاری صحبت سے حظ حاصل نہین کر سکتا -
جس کمرے مین میری خوابگاہ تھی بالکل گوشہ مکان مین تھا - اسمین دو دروازے تھے ایک پائین باغ کی طرف دوسرا صحن مکان کیجانب کمرے کے دونون سرون پر ایک ایک

صحنچی تھی ایک صحنچی حمام کا کام دیتی تھی اور دوسری مین روزمرہ کے کپڑے رہتے تھے حمام والی کوٹھری مین ایک کھڑکی باہر کو تھی اوسمین ایک رستا لٹک رہا تھا یہ رستا حمامی کے چڑھنے اوترنے کی غرض سے تھا۔

جب کامل تخلیہ میرے خوابگاہ مین ہو گیا نوکر چاکر بھی قرینے قرینے سے ہو گئے مینے اپنے کمرے کی آمد و رفت کا دروازہ اندر سے بند کر لیا اور حمام کی کھڑکی کھول دی روشنی بجھا کر انتظار مین اپنے دلکے چورکے ہو بیٹھی۔ چوری اور چھنالے کا ساتھ ہے۔

یہ سب کچھ کیا مگر دل کا اللہ ہی مالک تھا کہ دیکھیے کیا ہونی ہے انجام کار ذلت و رسوائی ہی۔ مگر اپنے پرائے کی شرم اور محبت دونون مین۔

عشق تا خام است باشد بستۂ ناموس و ننگ
پختہ مغزان جنون را کے حیا زنجیر پاست

آدھی رات ادھر آدھی رات اُدھر سوتا سنسار جاگتا پاک پروردگار کہ کھڑکی مین سے فرڈی ننڈ کا سر دکھائی دیا۔ اور آناً فاناً مین اور وہ ہم آغوش..............

ایک مہینے مین آٹھ دس مرتبہ موقع مناسب پر یہ کام ہوتا رہا۔ اور کسی کو کھٹکا تک نہین ہوا۔ شاہزادہ کا التفات روز افزون۔ فرڈی ننڈ بھی راضی و خوش۔

ایک شب شاہزادہ نے میرے پاس آرام کیا صبح کو جب اوٹھا تو اوسنے کہا کہ مین دو تین دن کے لئے ایک کام کو باہر جانے والا ہون تم اپنا جی تنہائی مین بہلاؤ گی تو مین شکر گزار ہونگا۔ یہان خدا سے یہی چاہتے تھے کہ کہین دفان ہو۔ مگر بظاہر منہ لٹکا لیا گو یا جدائی شاق ہے اب کسکا ڈر تھا آدھی رات کو پھر وہی مشغلہ شروع ہوا۔ لیکن جیسے پہلے سے کسی کو آگاہی ہوتی ہے دل آپ ہی آپ سہما جاتا تھا۔ اسکا اظہار بھی مینے فرڈی ننڈ سے کیا مگر اوسنے "وہم ہے" کہکے ٹالدیا۔ اور مشغول عیش و عشرت ہوا۔

اتنے مین ارد گرد کچھ غیر معمولی کھٹ پٹ سنائی دی۔ اندھیرے مین اور تو کچھ معلوم نہوا اتنا دیکھا کہ توشہ خانے کا دروازہ کھلا اور کئی آدمی اندر چلے آئے۔ تاریکی مین بھی ان کلموہے حبشیون کی ڈراونی شکلین پوشیدہ نہ رہین۔ ایک نے بڑھکے آمد و رفت کا دروازہ کھولا۔ آگے پیٹرسن روشنی لیے ہوئے اور پیچھے پیچھے شاہزادہ مع چند غلامون کے وارد ہو پھر کنواڑے بند کر دیے گئے۔

بچھین لبستر اور ہم دونون کی عریانی نے کون سی بات چھپا رکھی تھی - اور عذر خواہی یا حیلہ حوالہ کا کیا موقع تھا - اوسوقت جو حالت میرے خوف کی تھی اوسکا بیان زبان قلم سے غیر ممکن ہے - ناظرین خود ہی تصور فرمالین - البتہ فرڈی ننڈ کو توحش اور ضطراب تھا خوف کچھ ایسا نہین پایا جاتا تھا -

شاہزادہ ؎ گرچہ با آدمی بزرگ شود - عاقبت گرگ زادہ گرگ شود "

جب غلام اوسکے اشارے سے دوسرے کمرے مین چلے گئے - تو اوسنے کہا -

" دیکھو تم دونون جس حالت مین دیکھے گئے ہو - خیر اسکا عوض - کیا ہو سکتا ہے - مگر مین یہ مناسب نہین سمجھتا کہ اپنے مکان مین غل و شور برپا کراؤن - اوٹھو اور کپڑے پہنو مین توشہ خانے مین کھڑا ہون جب کپڑے پہن چکو تو زنجیر کو آہستہ سے جنبش دینا مین نکل آؤنگا "

جب وہ چلا گیا ہمنے کپڑے پہنے -

فرڈی " کچھ پروا نہین پیاری مین نوکری ڈھونڈونگا اور تیرا من مناؤنگا "

مین " پیارے تمسے یہی امید ہے "

ہمنے زنجیر ہلائی اور وہ تنہا پھر موجود ہوا -

شہزادہ " جو نمک حلالی اور خیر خواہی مسٹر فرڈی ننڈ تمنے آپ سے ظاہر ہوئی اسکی توقع نہ تھی - آپ اس لائق نہ تھے کہ میرے یہان ملازم ہوتے کیونکہ ناتجربہ کار اور بچے تھے محض آپکی اور آپکے خاندان کی عسرت پر رحم کھاکے مینے آپ ہی کو منتخب کیا - یہ بھی آپ کا نفس بخوبی جانتا ہے کہ ہر ایک خدمت کا آپکو سہ چند معاوضہ اور انعام دیا گیا ہے "

فرڈی " بیشک حضور مین ہر ایک بات کا اقرار کرتا ہون - اور یہ بھی قبول کرتا ہون کہ یہ کام جو اسوقت سرزد ہوا نمک حرامی اور احسان فراموشی کا تھا - مگر شاید حضور کو علم نہین کہ مس لیمبرٹ سے اور مجھسے دیرینہ رسم و راہ ہے "

شہزادہ " صاحب جب آپ سے مس لیمبرٹ کو تعلق تھا تو کیون اوسنے میری درخواست کو منظور کیا - اگر آپ سے قطع تعلق گوارا نہین تھا تو کیون میرے یہان آئی - وہ اپنی خوشی سے یہان آئی تھی - اور جب بطیب خاطر میرے محل مین آگئی تو آپ کا کیا دعوی رہا - مگر جو نیک مین وہ بدی کے عیوض بھی نیکی کرتے ہین - سُنو تمہارے معزز اور موقر باپ کے کان مین جب تمہارے افعال شنیعہ کی بھنک پہونچیگی تو وہ کتنا رنجیدہ ہوگا "

فرڈی "بیشک اوسکو بڑا صدمہ ہوگا"

شہزادہ "تو پہر کیا یہ نہین ہوسکتا کہ تم میری عمدہ رائے پر کاربند ہو اور یہ معاملہ ڈہنکا رہے"

مین "ضرور۔ میرے لارڈ۔ ایسی رائے کے تسلیم کرنے مین ذرا بھی عذر نہوگا"

شہزادہ "خوشی کی بات ہے کہ تجھے میری شرم نہین تو دنیا کی تو ہے مجھے معلوم ہے کہ جہان انسان مجبور ہوتا ہے وہان ایسی ہی ترکیبین مطلب برآری کے لیئے عمل مین آتی ہین۔ مین ایک غیر ملک کا باشندہ یورپین عورتین میرے یہان کے رواسم سے قطعی ناواقف دوسرے اگلی محبت کا لگاؤ۔ یہ سب کافی اور قابل معافی عذر ہین۔ ورنہ ہرگز درگذر نہ کیجاتی۔ مجھے اب بھی تجھسے محبت ہے۔ کیا کرون ظالم تیری صورت ہی ایسی ہے کتنا ہی بڑا گناہ تو کرے بخشوا لیتی ہے۔ اب اس جرم کی تلافی یونہین ہوسکتی ہے کہ تم دونون ہمیشہ کے لیئے جدا ہو جانیکا عہد کرو"

اسوقت مسٹر ہنٹلے کچھ عجب کشش و پیچ مین تھے اونکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا کہ ہر ایک بات شہزادے کی اونکو نامنظور ہے۔ مگر میرے ہان مین ہان ملانے سے اونہین کچھ بن نہ پڑا سر جہکائے چپ سنتے رہے۔ مجھے کامل اعتماد تھا کہ شاہزادہ جو کہہ رہا ہے وہی کریگا۔ صورت حال اسیکی مقتضی تھی کہ اوسکی بیرضدی نہ کیجائے۔

مین "بہتر ہو کہ حضور اپنے خاص ارادہ سے وضاحت کے ساتھ مطلع فرمائین"

شہزادہ "سنو صاحب مسٹر ہنٹلے میرے پاس اوسوقت تک ملازم رہینگے جب تک مین یہان مقیم ہون۔ میرے اطوار الفامات طرز ملاقات مین کسی طرح کا فرق نہ آئیگا جو دیکھنے والا شک کرے۔ اسکے بعد مین انکو لبنی چوڑی سند حسن خدمت کی دونگا اور وزیر الوزرائے انگلینڈ سے انکی سفارش کرتا جاؤنگا۔ اور تم مس لیمیرٹ اپنی خادمہ اور پٹیرسن کو ساتھ لیکے اسیوقت سیدھی پیرس چلی جاؤ اور جب تک مین وہان نہ پہونچون کہین جانے کا قصد نکرنا وہان تمہارے اور میرے امور تصفیہ طلب طے ہو جائینگے اوسوقت اگر تمکو منظور ہوگا اپنے وطن چلی آنا نہ منظور ہوگا میرے ساتھ چلنا جو وعدہ وعید مینے تمسے کئے ہین بشرط عہد وفاداری اونکو پورا کرونگا۔ یہ میرا مختتم حکم ہے۔ اگر اسکی تعمیل تم دونون کر سکتے ہو تو کرو اور یہی اتنے بڑے گناہ کی تلافی و سزا ہے کہ تم دونون ہمیشہ کے لیئے ایک دوسرے سے جدا کر دیئے جاؤ۔

مجھ مین وحشت تو ہے نہین جو کسی وحشیانہ طریقے سے جدا کرون ۔ اسمین سانپ بھی مریگا اور لاٹھی بھی بچیگی اب مین چند منٹ تمکو اس بات پر غور کرنے کو دیتا ہون ۔"
اتنا کہکے اوسنے جواب مانگا۔

**مین** نے "حضور کی یہ راے دونون کے حق مین بہتر ہے اور مین اسکو منظور کرتی ہون ۔"

**فرڈمی** نے "آن ........."

**مین** نے "(اشارے سے) چپ ۔"

وہ بیچارہ خاموش ہو رہا ۔ شاہزادہ صاحب نے کہا کہ اچھا آپ دونون ایک دوسرے سے مصافحہ کرکے رخصت ہو لین اور خود کمرے سے ایک منٹ کے لیئے چلے گئے کہ شاید راز و نیاز ان عاشق و معشوق مین ہون تو اسکا بھی آخری موقع دیدینا چاہیئے ۔

اس شاہزادے کی کریم النفس رعایت و مروت کو دیکھتے ہوئے مجھے تعجب ہوتا تھا کہ ایک مسلمان (جو بالعموم ان معاملات مین سخت گیری سے کام لیتے ہین) کیونکر اتنی انسانیت برت سکتا ہے ۔

ایک تند نظر سے مینے فرڈمی نند کو دیکھا اور وہ مجبوراً ہونٹ چباتا پیرس کی حراست مین باہر بھیجا گیا ۔

شاہزادے نے میرا ہاتھ تھاما اور باریک اندوہناک آواز مین مجھسے کہا کہ اس کمرے سے جسمین ایسے شرمناک افعال ہوئے ہین باہر چلو تو کچھ باتین تمسے کرون ۔ اپنے دل مین خوش ہوتی ہوئی اوسکے ساتھ باہر نکلی ۔ ایک بلا ٹل گئی ۔ چاندنی خوب چھٹکی ہوئی تھی اور پائین باغ جو کچھ سہانا تھا ۔

**شاہزادہ** نے "دیکھو مین تمھین کتنا چاہتا ہون کہ اتنی بڑی خطا سے درگذر کی ۔ کیون چاہتا ہون یا نہین ۔"

**مین** نے "بیشک اس محبت اور فیاضی کی تعریف ہو نہین سکتی ۔"

**شاہزادہ** نے "جب تم پیرس پہونچ جاؤ تو مجھپر رحم کھاکے اس طفلک نامعقول فرڈمی نند سے پیام سلام نکرنا ۔ تم کو اگر ذرا بھی میرا پاس ہوگا تو میری اس ندعا کو قبول کرلوگی ۔"

اب ہم دونون باتین کرتے ہوئے اوپر چلے گئے اور وہان دو حبشی ملک الموت کی صورت نظر آئے مین ڈر کے پیچھے سرک گئی ۔ شاہزادہ مجھے ہاتھ پکڑے ہوئے ایک تنگ کمرے مین

لایا اسکی دیواریں بہت بلند تھیں۔

**شاہزادہ** "کیوں روز کیا ہے" (یہ ایک غضبناک آواز تھی)

جواب دینے نہ پائی تھی کہ ایک غلام نے زور سے میرا منھ دبایا اور دوسرے نے ڈیل سنبھالا میری آواز بند ہوگئی یہ دونوں کندۂ آبنوس مجھے کمرے میں لیگئے۔

**شاہزادہ** "اگر او ملعونہ تیری آواز نکلی تو سینہ پر رکھکے تیری بوٹیاں اڑا دونگا"

میری کیا مجال تھی جو غل مچاتی۔ حبشی نے میرا منھ چھوڑا اور اپنا پیار انگل چوڑے پھلے والا تیغہ نیام سے نکالا۔ اسکی چمک سے آنکھوں میں چکاچوند سی چھاگئی اور نظام عصبی میں بوجہ خوف کے ایک تہلکہ برپا ہوا۔ کیا ظالم گھڑی تھی جسوقت میں عالم ہستی میں آئی۔ اور پھر اتنی مصیبتوں کے بعد بھی آرام میسر نہیں جو آفت آتی ہے وہ پہلی آفت سے کچھ بڑھ چڑھکے ہوتی ہے۔ موت میرے سامنے کھڑی ہوئی تھی اور نجات صرف مرگ کا نام تھا۔ ہول کے مارے میں نے شاہزادے کے قدموں پر اپنا سر رکھدیا۔

**شہزادہ** "ٹھکرا کے او حرامزادی بدر سوختہ۔ ملعونہ۔ فاحشہ۔ کیا تو یہ نہ جانتی تھی کہ انجام اس فعل کا خراب ہے۔ اصل یہ ہے کہ اگر میں تیرے یار کے سامنے کچھ چون و چرا کرتا تو وہ یہاں سے نہ ٹلتا اور راز طشت از بام ہوتا۔ تیرے لئے قبر کھد چکی ہے ایک گھنٹے میں تیرا وجود صفحہ ہستی پر نہ رہیگا۔ اور دنیا پاک ہو جائیگی۔ تو ڈرسی نہ جانے لگا کہ تم پیرس میں ہو اور پھر خیال کریگا کہ ایران میں ہو۔ الحاح و زاری کے ذریعے سے رحم کی التجا کرنا چھلنی میں پانی بھرنا ہے اب وقت بہت کم ہے اٹھ اور اپنے گناہوں کی توبہ کر کہ شاید بعد مرگ کچھ نفع پہنچائے"

**میں** "ہائے میں مری ہوں۔ افسوس میری جوانی شاہزادے صاحب اپنے ہاتھ پیروں کا صدقہ میرے بڈھے پاگل باپ پر رحم کرکے مجھے چھوڑ دیجئے"

**شہزادہ** "بس چپ رہ کیا ٹر ٹر لگائی ہے۔ میری محبت میرے اخلاص میرے احسان کا تو نے کچھ لحاظ کیا تھا جو مجھسے رحم کی خواستگار ہوتی ہے۔ دنیا کا ایسی نجس عورتوں سے پاک ہونا ہی بہتر ہے"

جو سامان پیش نظر تھا۔ اس سے امید زیست منقطع ہو گئی تھی۔ سیے والی و وراثت۔ نہ یہی کہہ سکتی تھی نہ دوسرے کی سن سکتی تھی ہزار طرح سے منت کی مگر اوس ستمگر کا

پیچھے سے ... میری گردن مین ایک ریشمی رسن کا پھندا پڑا تھا اور سر پر ایک حبشی تلوار لئے منتظر تھا۔ التجا و الحاح سب بے سود۔ آخر بیساختہ بلند آواز سے چیخ کر کہا۔
”بابا لال! اے ... ہو تو قتل سے بچا نہین سکتا“
یکایک دروازہ زور سے کھلا اور فرڈی نند دکھائی دیا۔ قریب تھا کہ مین شادی مرگ ہو جاؤن۔ مجھے بیہوشی نے آدبایا۔

# ستائیسوان باب

## زوال حسن

زوال حسن سے عاشق کنارہ کرتے چلتے ہین
بہار باغ ہوئی تو خزان موسم ہے چہرہ کا

ایک مرتبہ میری آنکھ کھلی تو مین عمدہ کوچ پر لیٹی ہوئی تھی اور فرڈی نند میرے سامنے کھڑا ہے۔ پھر بیہوش ہو گئی۔ ایکی معلوم نہین کب تک غافل رہی جب آنکھ کھلی تو مینے اپنی طبیعت ... کے واقعات اب یاد کیا میرزا کی نقاب اور اسکے حبشیون کا دھیان آیا۔ بمشکل آنکھون سے کام لیا کہ دیکھون اب مین کہان ہون۔ اہا یہ تو وہ مقام ہے جہان سے شاہزادہ کے یہان مین اٹھائی گئی تھی۔ مین بچ گئی اور زندہ ہون۔ اتنے مین ایک بڑھیا عورت ٹہلتی ہوئی قریب آئی یہ میری تیماردار تھی۔

بڑی بی ”مبارک ہو تمہین ہوش تو آیا۔ مگر تم کمزور ہو ابھی کچھ فکر نکرنا“

مین ”بتاؤ تو کہ مین کب سے یہان پڑی ہون“

بڑی بی ”پورا ایک مہینہ گزرا“

پہلے میرے جی مین آئی کہ واقعات پوچھون مگر پھر چپ ہو رہی کہ شاید یہ ناواقف ہو۔ اتنے مین فرڈی نند آیا اسکا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ بڑی بی بی چلی گئین۔

فرڈی ”آہ پیاری خدا نے یہ دن دکھایا کہ تمہین تندرستی کیصورت نصیب ہوئی“ ڈاکٹر روز آتا تھا۔ اب مین برابر ہوش مین تھی۔ دو تین دن کے بعد فرڈی نند نے واقعہ بیان کیا کہ تمہاری جدائی کا رنج ظاہر ہے کہ میرے لیئے کتنا تکلیف دہ ہونا چاہیے مگر تمنے کچھ اس ڈھب سے میری طرف اوس روز دیکھا کہ مجھے عذر و انکار کی گنجائش

نہ رہی اور چپکا کمرے سے باہر نکل گیا مگر دل یہی کہتا تھا ؎

بر تواضعہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست
پای بوس سیل از پا افگند دیوار را

پٹیرسن میرے ساتھ تھا جب مین مکان کے باہر چلا گیا تو وہ کھڑا ہوا دیکھا کیا کہ مین لوٹ کے آتا تو نہین ہے اسکی نگاہداشت سے مجھو اور بھی کھٹکا پیدا ہوا کہ اگر سچ مچ شاہزادہ نے وعدہ کیا ہے وہ سچ ہے تو اوسپر اطمینان کیون نہین اور تاک جھانک کی کیا وجہ۔ دوسرے شاہزادے کو مہین پہلے سے پیرس بھیجنے کی اور مہینہ بھر تک انتظار کرانے کی ضرورت کیا ہے کیون وہ فیصلہ نہین کرتا۔ ضرور یہ تفرقہ ہے اور اوسکی میٹھی میٹھی تقریر مکر و زور سے بھری ہوئی ہے۔ بس اب انتشار ہوا اور مین وہین سے واپس پھرا۔ ابھی تک پٹیرسن دروازہ پر تھا شبہ یقین سے بدل گیا

پٹیرسن "کیون تم پھر کیون چلے آئے"

مین "مجھے شاہزادے سے کچھ کام ہے"

پٹیرسن "اسوقت حضور عالی کسی سے نہ ملینگے"

مین "تو جب تک مین یہ نہ دیکھو لونگا کہ روزا تمھارے ہمراہ پیرس چلی گئی ہرگز اس دہلیز کو نہین چھوڑونگا"

اُسکے چہرے پر ہوائیان اوڑنے لگین۔ اب گویا مجھپر صاف ہویدا ہو گیا کہ تمھاری ساتھ کوئی ظلم ہورہا ہے۔ اور مینے لپک کے ایک مکا اوسکی گردن پر رسید کیا وہ گر پڑا مین آگے بڑھا مین نہین سمجھ سکتا کہ کس نے راہبری کی جو مین تمھاری قتل گاہ تک سیدھا زینہ پر چڑھتا ہوا پہونچ گیا۔ اور وہان تمھاری آواز سنی۔ چٹ پٹ دروازہ کھولا تم اوسوقت اپنے ہوش مین نہ تھین شاہزادے نے مجھے دیکھا طیش وغضب اوس پر طاری ہوا مگر مینے پروانہ کی رسی تمھاری گردن سے نکالی اور تیغہ اوس حبشی بچہ سے چھین لیا"

مین "شاہزادہ صاحب بس اگر آپ نے ٹیڑھی نگاہ سے اس صید خائف کیطرف دیکھا تو آنکھین نکال لونگا"

اوسکو اور زیادہ غصہ آیا تلوار ابھی نصف ہی نیام سے نکالی تھی کہ پٹیرسن دوڑتا ہوا

آیا اور کان مین کچھ کہا۔ یکایک شاہزادہ صاحب رُکے اور تلوار رکھدی۔
شاہزادہ " صاحب یہ کارروائی صرف ڈرانے کے لیئے کی گئی تھی ہرگز یہ مقصد نہ تھا کہ ضرور مار ڈالی جائے "
مجھے یہی غنیمت معلوم ہوا کہ تم پر قابو حاصل کرلیا اسباب کا کچھ جواب منہ نہین دیا۔ اور کہا۔
مین " اگر آپ اپنی بہتری چاہتے ہین تو ایک گاڑی منگا دیجئے اور بخیریت مجھے جانے دیجئے۔ مین وعدہ کرتا ہون کہ آپکا راز ہمیشہ محفوظ رہیگا "
تمہارے نجات پانے کی خوشی مین اسباب اور جواہرات کا مجھے خیال نہین رہا ورنہ جو کچھ مین اوس سے کہتا وہ سب منظور کرتا۔ پیرسن گاڑی لے آیا اور تمہارے سنبھالنے مین اوسنے مجھے مدد دی مین تمہین یہان اوٹھا لایا۔ دو روز تک تمہاری غشی خوفناک تھی مجھے فرصت نہ ملی کہ شاہزادے کے پاس بغرض طلب اسباب جاؤن تیسرے روز جب مین اوسکی تلاش مین گیا تو معلوم ہوا کہ شاہزادے صاحب دوسرے دن صبح کو روانہ ہوگئے۔ آج ایک مہینہ دو دن تمہین گذرے ہین۔
یہ حال وہ بیان کرچکا مینے اوسکا شکریہ ادا کیا۔
فرڈی " تم اپنے دل مین ذرا رنج نکرنا ابھی میرے پاس روپیہ ہے جب نہ ہیگا تو مزدوری کرونگا اور تمہین دونگا "
مین " افسوس ہے کہ شاہزادہ بچکے نکل گیا ورنہ ایک اور بے گناہ لڑکی کا قصاص اُس سے لیا جاتا۔ ضرور یہی شاہزادہ اوسکا قاتل ہے "
فرڈی " کون لڑکی "
مین " کچھ عرصہ ہوا کہ ایک نہایت خوبصورت لڑکی کی لاش کا حال اخبارات مین تمنے دیکھا ہوگا جو ایک مدت تک پولیس مین پڑی رہی کوئی اوسکا وارث نہ پیدا ہوا "
فرڈی " ہان وہ ایک فرانسیسی لڑکی جسکے گردن پر رسی یا تسمے کا نشان بھی تھا "
مین " ہان ہان وہی وہی "
پھر مینے تمام حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا کہ کیونکر ٹولی گرلیسن کے ذریعے سے اسی ظالم نے اوسکو کھیت مین دفن کرایا۔ مگر اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہی جو کہین مجھی اوسی روز ہوش آجاتا تو دوسرے ہی دن عدالت مین شاہزادے صاحب پا بزنجیر کھڑے ہوتے

اظہار لکھاتے ہوتے ۔

میری صحت مجھے جواب دے چکی تھی - اٹھائیس برس کی عمر تھی اور دوگنی معلوم ہوتی تھی ۔ رنگ روغن سب جاتا رہا - پیری کے علامات نمایاں ہو گئے ۔ گالون پر جھریان پڑ گئین گویا فرد حسن پر بڑھاپے نے نظری کا خط کھینچ دیا - اعضا و جوارح کا تناسب خاک مین ملا - سرخی اور شادابی کی جگہ زردیان برسنے لگا ۔

ہائے وہی آئینہ جو پہلے آلہ خود بینی و خود نمائی تھا اب میرے عیوب کو ظاہر کرنے لگا - اتنے دنون کی یک لخت بیماری اور پھر ایسی سخت - مین تو کہتی ہون کہ کیون اس خوف شدید نے میرے بالون کو سپید نہ کر دیا ۔

فرڈی نںڈ کی چاہت مین میرے زوال حسن نے کوئی فرق نہ ڈالا وہ اسی طرح گرویدہ رہا - البتہ اب تنگدستی نے آگھیرا میرے پاس ایک حبہ نہ تھا جو خرچ کرتی ۔

ادھر فرڈی نںڈ کے بڑے بھائی نے تفتیش کی اور اپنے باپ کو اطلاع دی کہ فرڈی نںڈ اسطرح ایک عورت پر جان دیتا ہے اور دنیا و مافیہا سے بیخبر ہو گیا ہے ۔

باپ اپنے بیٹے سے بہت محبت رکھتا تھا - وہ فوراً فرڈی نںڈ سے ملنے میرے مکان پر آیا ہر چند کہ بیٹے کبھی اوسے دیکھا نہ تھا مگر طریقہ سے پہچان لیا - اور دونون کو علیحدہ چھوڑ کے مین میرے کمرے مین چلی گئی مگر گوش برآواز کہ معلوم تو ہو دونون مین میرے متعلق کیا باتین ہوتی ہین ۔

باپ "بیٹا بے نکاحی عورت سے واسطہ رکھنا گناہ کی بات ہے تمھین نہین چاہیے تمام کنبے مین تمھین لوگ رسوا کرینگے اس بیگم سے میل جول ترک کر دو بیٹے ایک نوکری گورنمنٹ کے دفتر مین ٹھہرائی ہے اگر تم میرے کہنے پر چلو گے تو تمھین نوکر رکھا دونگا "

بیٹا: "(تامل کے بعد) اگر ایک روز کی مہلت مجھے عنایت ہو تو اس پر غور کر لون - بعد غور کرنے کے قطعی جواب عرض کرونگا "

باپ "اچھا کیا مضائقہ ہے - تو مین جاتا ہون اور تم ہر ایک پہلو کو سوچ لو مگر یاد رکھو جوانون کی عقل انجام تک بمشکل پہونچتی ہے - اور جب تک اپنی بربادی اسکا خمیازہ نہ نہین اٹھا چکتے باز نہین آتے ؎

آنچہ دانا کند کند نادان  لیک بعد از خرابی بسیار

بعد اوسکے جانے کے مین فرڈی ننڈ پاس آئی اور اوس سے کہا ۔
مین نے پیارے جو خدمتین اور احسان تمنے میرے ساتھ کیئے ہین اوسکا اقتضا یہ
نہین ہے کہ مین عمر بھر تمہارے آزادی کی راہ مین حائل ہون ۔ تمہاری آگے زندگی پڑی ہے
شادی ہے ابھی نوجوان ہو کھیلنے کھانے پینے کے دن ہین ۔ عورتون کے چھیر مین
پڑکے عمر عزیز کو ضائع نکرو ۔ شاید ہم تم ہرگز مقدر کی بربادی نفرت پاتی ۔ سچی
اور الفت کبھی گندہ نہ تعلق کا نام نہین ہے جو الفت ہے ۔ عزت تمہاری سیر تر ہے
ہے کبھی قطع تعلق سے زائل ہوگی میری خدا سے دعا ہے کہ تم جیتے ہو اور خوش رہو
مجھے معلوم ہے کہ تم بہانہ بازی کرکے چند روز تک پوشیدہ تعلق مجھسے قائم رکھ سکتے ہو مگر
کاٹھ کی ہانڈی سدا نہین چڑھتی کاغذ کی ناو ہمیشہ نہین چلتی ایک نہ ایک دن حال
کھلیگا اوسوقت تمہارے باپ کو تمہارا اعتبار نہ رہیگا وہ تمکو حیلہ ساز اور مکار سمجھے گا
آیندہ تمہین مدد نہ دیگا اور ہمیشہ کے لیئے خفا ہو جائیگا ۔ اوسکی خفگی تمہین ہر قسم کا
نقصان پہونچا سکتی ہے ۔ اس بارے مین اپنا قطعی فیصلہ مین سُنا
چکی ۔ رہا یہ کہ مین اپنی آیندہ زندگی کیونکر بسر کرونگی سنو میری
جان جس نے پیدا کیا ہے وہ رزق کا ضامن ہے خدا بھوکا اُٹھاتا ہے
بھوکا سُلاتا نہین ؎

بے مگس ہرگز نماند عنکبوت
رزق را روزی رسان پر میدہد

تم اطمینان رکھو میرے پاس کافی وسائل ہین صرف ایک شب میری اور تمہاری
جدائی مین باقی ہے ۔ اسکا رنج بیکار ہے ؎

طبیعت کو ہوگا قلق چند روز
بہلتے بہلتے بہل جائے گی

اس نیک نیت نوجوان نے بہت حیل حجت کی مگر میرے دلائل ایسے قوی تھے کہ اوسے
کچھ بن نہ پڑا اور دوسرے روز بہزار گریہ وزاری ہم دونون مین مفارقت دائمی ہوگئی ۔
چلیئے آنکھ پھوٹی پیر گئی ۔ اب دُنیا مین میرا کوئی نظر نہین آتا نہ تو زر ہے نہ بل ہے ۔
صرف دس پونڈ جو چلتے وقت فرڈی نند نے مجھے دیئے میرے پاس رہگئے ۔ شاہزادہ صاحب

میرا تمام جواہرات لیکے راہی ہوئے۔ اور مجھ محتاج و زبون کر گئے۔
اس خیال سے کہ کوئی نیا دوست پیدا کرون مین مغربی گوشۂ لندن مین اوٹھنے اور
بیٹھنے عام صحبتون مین جانے لگی۔ نئی بات تھی کہ مجھ سی عالم فریب عورت کی طرف
کوئی بھی نگاہ اوٹھا کے نہ دیکھتا تھا ؎

ان تلون مین تیل ہی نہ تھا گویا

وقت اور زمانے نے مجھے ایسا نظرون سے گرایا کہ نگاہ مین ایسا کوئی چھوٹا موٹا بھی توجہ
نہین کرتا۔ وہ سو پونڈ تو بہت صرف ہو گئے اچھتا پچھتا کے پھر مسٹر ایلوون لی کو لکھا
اونھون نے پچاس پونڈ بھیجے اور معذرت کی کہ میری مالی حالت بہت ابتر ہے اور زنانی
صحت بھی خراب ورنہ اڑ کے تمھارے پاس پہونچتا" وائے قسمت جہان جاے پہونکا
وہان پڑے سوکھا"
زمانہ جلد جلد مصیبت کے استقبال کے لیئے قدم اوٹھانے لگا۔ مین روزمرہ اپنے خریدار
پیدا کرنے کی فکر مین ہر جگہ جاتی تھی مگر ؎

کون کرتا ہے بھلا اس دل بیحال کا مول
سب گھٹا دیتے ہین مفلس کے غرض مال کا مول

گالون پر پوڈر ملا۔ رنگ طرح طرح کے لگائے مگر ٹونگون سے گاج نہین ملتی کسی
نگاہ کو بغرض تحسین و آفرین پڑتے نہین دیکھا۔ نہ بغرض خریداری۔ اگر کسی کے پاس
سے ہو کے نکلی ایکمرتبہ اوسنے صورت دیکھی دو بارا منھ پھیر لیا ؎

جو کوئی لیتا ہے مجھکو پھیر دیتا ہے مجھے
مین عجب اک جنس ناکارہ خریدار و نمین ہون

غرض عجب قسم کی کساد بازاری میری جنس کی ہو گئی تھی۔ سچ ہے جنس ناقص کا مشتری
ہو کون۔ رنگ آمیزی مین یہ پچاس پونڈ بھی غائب ہو گئے۔ پھر مین سوچی کی سوچی رہی یا اللہ
اب کیا ہوگا کس سے مدد مانگون۔ کون اس ڈوبتی ہوئی ناؤ کو منجدھار سے نکالے ؎

نہ مونسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم
حدیث دل بہ کہ گویم عجب غمے دارم

دل نے کہا لاؤ جارج بیومانٹ سے خرچ منگا بھیجون۔ فہرست مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ

وہ جہان مین ہے - مجھے تمہین کو لکھنا مناسب نہ تھا مگر ضرورت بُری چیز ہے ایک خط لکھ ہی ڈالا - اونہون نے جواباً تحریر کیا کہ کیون نہو کیا آپ نے میرا دل خوش کیا تھا جو آپکی معاونت کرون - معلوم ہوتا ہے کہ بخت بدنے کوئی روز سیاہ آپ کو دکھایا ہے جو مین ضعیفہ یاد آیا ابھی کیا ہے اپنے کرتوتون کے معاوضے مین بہت سی سختیان جھیلنی پڑینگی "

ظاہر ہے کہ ایک بیکس کو سوائے رونے کے اور کیا شغل ہوگا - مکاندارنی نے ناک مین دم کر دیا - ایک انگوٹھی ہاتھ سے اتار کے بیچی ایک ہفتہ کا کرایہ ادا کیا اور ایک خط ولیسلے کو پچاس پونڈ کی طلب مین تحریر کیا جواب درج ذیل ہے -

" بیگم صاحبہ مسٹر ولیسلے یعنے میرا خاوند ایک ضرورت سے باہر گیا ہوا ہے معاف کیجیے گا آپ کا نیاز نامہ مینے کھول کے پڑھا - کسی عورت کا نامہ و پیام اپنے خاوند کی نسبت مجھے پسند نہین لہذا اظہار طیش و غضب مین آپکا خط آپکے منھ پر مارتی ہون خبردار اب کبھی ایسی جرات نہ کیجیے گا "

وائے قسمت وائے تقدیر فلک کیا کیا سناتا اور دکھاتا ہے - جن کانون نے بجز اپنی مدح و ثنا کے کوئی خلاف مطلب کلمہ نہ سنا ہو آج محض ایک بے عصمت ضعیف عورت ہونے کی وجہ سے ہر طرح کے ذلیل کلمات سنوا رہے ہین - اس بیداے مصیبت خیز دنیا مین صرف میرا ایک دم نہین لاکھون آوارہ و سرگشتہ مارے مارے پھر رہے ہین - جنکے آستانہ عالی پر روز و شام شمس و قمر ناصیہ سائی کرتے تھے آج دن کی دھوپ سے محروم اور رات کے خواب سے مہجور ہین ایک ٹکڑا اسوکھی روٹی کا بھی میسر نہین - افسوس زن دنیا مین وفا کا نام نہین میری طرح سے وہ بھی برباد ہی ہے -

خیر کچھ دنیا کو نئی بات نہین مگر جسپر تو افتاد نئی پڑی ہے جو تماشا غیرونکا دیکھا کرتی تھی آج اپنی وہی حالت ہے -

افلاس عجیب بلائے بد ہے خصوصاً انگلستان مین -

خیال کرتے کرتے لارڈ ڈالفرین کا نام یاد آیا مگر گائڈ بک مین اوسکا نام نہ ملا شاید وہ چل بسے - سمیرا کا خیال آیا سال گذشتہ وہ مجھ سے براڈ اسٹرئیٹ مین ملی تھی - اوسی جانب بھاگی ہوئی گئی مکان مین سرکاری دفتر تھا نہ سمیرا ملی نہ اوسکا خاوند -

اسی دوڑ دھوپ مین ہفتہ تمام ہوگیا اور پھر مکاندارنی جان پر نازل ہوئی - مجبوراً مسٹر

ایلون لی کے نام خط لکھا کہ چند پونڈ اگر اور عنایت کیجیے تو نہایت شکر گزار ہون زمانہ میرے لیئے درپے آزار ہے - مکاندارنی کو دیا کہ لے جاؤ جو نہین وہ واپس آئی کرکے تیوروں سے مجھے دیکھا۔

مکاندارنی "اجی بیگم صاحب بڑی بیگم بنی ہین یا تو کرایہ لائیے یا یہان سے دفان ہو جائیے کہان کی لنوڑ ہیا آکے یہان مری ہے -"

مین "کچھ کہو تو آخر کیا ہوا -"

مکاندارنی "اجی وہان وہ آپکے مسٹر ایلون لی صاحب قرضخواہون کا روپیہ لیکے چلتے ہوئے پولیس نے اونکے مکان اور اسباب کا تعلیقہ کیا ہے -"

مین "تو اچھا گھبراؤ نہین آج مین تمہارا کرایہ بیباق کر دونگی - سخت سست کیون کہتی ہو" مینے شام کا انتظار کیا - جب پردۂ شب نے آوارگان دشت ذلت و رسوائی کے چہرہ پر تاریکی کی نقاب ڈالی مین ایک تھیٹر مین چلی گئی اور پانچ پونڈ لیکے اپنے گھر آئی -

ناظرین اشرفیان کیونکر ملین - نہ پوچھیے وہی بیباکی اور عزت فروشی کے صلے مین - اب قصد ہوا کہ جونا اور کپتان فورٹیکیو (جو آپسمین زن و شوہر ہین) کو اپنے حال عبرت مآل کی اطلاع دون - خط لکھا پتہ معلوم ہو گیا تھا - جواب مین اونکے منشی نے لکھا کہ وہ اطالیہ مین ایام سرما بسر کرنے کے لیئے گئے ہین -

چلئے اب ہر طرح نا امیدی و یاس - سوائے تھیٹر کی آمد و رفت کے اور کوئی پیشہ میرے لیئے خلق ہوا تھا - سلائی اور ماماگیری کی ہمت - توبہ - اب کہان باقی تھی -

چھ ہفتے یونہین بسر ہوئے ایک روز مین روپ بدلے نصف بدن ننگا تھیٹر کے لال پردے سے نکلکے اسٹیج پر جاتی تھی کہ سامنے سے آرتھر ہارنی پر سوار آتا ہوا دکھائی دیا وہ اوتر اہی تھا کہ میری اور اوسکی نگاہ چار ہوئی - ایک آہ جانگزا میری زبان پر آئی - مارے غیرت کے آنکھون پر ہاتھ رکھکے یہ جا وہ جا - آتے ہی پلنگ پر دھم سے گر پڑی - لیٹے لیٹے خیال آیا -

چھوٹ جائین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہین

خودکشی اگرچہ گناہ ہے مگر دنیاوی کھکیڑون سے بچنے کا بیکس و بے یار کے قبضے مین بھی ایک آلہ ہے - اوٹھی اور بے تحاشا دریا مین ڈوبنے چلی اور اس خیال سے جلدی

چلی کہ کہین یہ جوش ٹھنڈا نہ ہو جائے جو پھر انھین آفتون کا سامنا کرنا پڑے مکاندارنی نے مجھے دیوانگی کی حالت مین دیکھکے روکا مگر مین جھٹکا دیکے بھاگی - گلی کوچون سے ہوتی ہوئی داٹرلو پل کیطرف رخ کیا مین نہین کہہ سکتی کہ راہ کیونکر طے ہوئی اور آیا میرے گرد وپیش آدمی چلتے تھے یا تنہائی تھی ادھتی بیٹھتی پل کے ایک گوشہ مین کھڑی ہوئی - یہ گوشہ ولنگٹن اور اسٹرینڈ روڈ کے درمیان واقع تھا - لیمپ بہت سے روشن تھے - مین کھڑی ہوئی اور ایک سرسری نظر اپنے گذشتہ واقعات پر کی پھر کا خیال آیا کہ ایک روز وہ تھا جو بینے اوسکا بوجھ ٹالا کیا کوئی ہاتھ ایسا ہی جو مجھے کشاکش نفس سے نجات دے مجھپر اتنا احسان کرے کہ خودکشی کے گناہ سے بچ جاؤن کوئی بلا مجھے قتل ہی کر ڈالے - مالی اعانت تو درکنار -

افسوس کوئی نہ تھا - یاس وحراس کا دورا ایسا ہوا کہ پاگلون کی طرح خواہ مخواہ غل و شور مچانے لگی ایک پولیس مین میرے گرفتار کرنے کو دوڑا مین پل کیطرف بھاگی وہان خود اتنا غل وشور تلاطم اور کھلبلی تھی کہ میری جانب کوئی متوجہ نہوا اب ذرا میرے حواس ٹھکانے ہوئے دم درست کرکے مین نے دریافت کرنا چاہا کہ کیون لوگ غل کرتے ہین -

ایک "بھائی وہ تو جان دے چکا اب کد وکاوش بیکار -"

دوسرا "ہان جی اگن بوٹ والون نے لاش بھی بیکار نکالی خواہ مخواہ خیرات خانے کو دفن کرنے کی تکلیف دی -"

تیسرا "خدا معلوم کیا تکلیف گزری کہ بیچارہ اپنی جان کو جان نہ سمجھا -"

چوتھا "ارے میان - کٹے خوشی سے تو ہی عمر خضر بھی تھوڑی
وگرنہ نیم نفس بھی بہت ہے جلنے کو

تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ متوفی کی لاش چند مزدور کنارے پر لائے اور دہم سے دے مارا - کیا کرتے اُجرت دینے والا کون تھا - مین اور آگے بڑھی ذرا آنکھون کو ملا کہ آنسو پوچھ جائین لاش کو دیکھا آہ وہ دیکھا جو دشمن کو بھی دیکھنا نہ نصیب ہو - ہائے یہ تو ناشاد نامراد ٹسرل تھا جسے دنیا مین کبھی فارغ البالی کی صورت دیکھنا نہ نصیب ہوئی -

ہائے میری سخت جانی تو دیکھو کہ اتنے صدمے اوٹھا چکی اور اب بھی موت نہین پوچھتی ؎

نیستی ہم بداد من نہ رسید
مرگ مرد آن زمان کہ من زادم

یہہ صدمہ ایسا نہ تھا کہ بے حواس و ہوش لئے ٹلتا - مین بیہوش ہو کے گری -

# اٹھائیسوان باب

## مشکل آسانی

دیکھادم نزع دل آرام کو
عید ہوئی ذدتی وے شام کو

مین ہون اور ایک تنگ و تار مقام - بستر نا چاری پر بارہ مریض میرا ساتھ دیتے ہین یا زندگی کے دن پورے کرتے ہین تپ و بیہوشی کا اثر مجھپر ہے اور مظلوم پروارش بھائی کی تصویر زیر نگاہ - خوب ہوا جو گیا اچھا گیا - ہمین گھریان جو تنے پاپڑ بیلنے کو رہ گئے جو پڑیگی او ٹھائینگے جو اڑیگی جھیلینگے - اب کوئی نہین ہے باپ کا ایک دم ہر مگر وہ بھی ہیچکارہ وہ میری ماننے نہ اپنی کہے -

پندرہ روز سے زیادہ اسپتال کے ٹکڑے کھائے - مرض زائل ہوا اثر مرض باقی ہر کہ ڈاکٹر نے کہا - تم اچھی ہو اب اسپتال چھوڑو - نکلنا ضرور ہی تھا کمزوری مین گرتی پڑتی ادھر کھڑی ہون تیرا میرا منہہ دیکھتی ہون ادھر بیٹھی ہون کہ کوئی تو بندہ خدا رحم کرے -

مکان یا قیام گاہ پر گئی - بہزار ذلت و خواری گردن پکڑ کے باہر نکالی گئی - مکاندار بی "کیا خوب ! یہ بھی خالہ جی کا گھر ہے - ایک مرتبہ کرایہ ہضم کر گئین پھر تشریف لائین - دور بھی ہو موئی خدائی خوار - تیرے صندوق مین جو اسباب نکلا وہ بھی اتنے کا نہ تھا کہ ہم اپنا کرایہ وصول کر سکتے -"

مین "اچھا بوا خفا نہو مین جاتی ہون -"

نکلی اب کوئی جگہ نہ تھی - مرغ آشیان گم کردہ کیطرح ادہر سے ادہر ماری ماری پھرتی لگی فاقے سے جان بلب ایک آئینہ ساز کی دوکان پہ کھڑی ہوئی - صورت دیکھی -

اللہ اللہ جب مجھے اپنی صورت نحس سے نفرت ہوتی ہے تو دوسرا کیون نہ گھن گنا ئیگا۔ فہوس ننگ پیری ہے جوانی میری۔ اُدھر سے چلی۔ ایک مجمع مین پہونچی۔
ایک "بھئی تم کہتے تھے کہ ڈائن کو ہمنے نہین دیکھا لو دیکھو یہ جاتی ہے۔"
دوسرا "ادہو ہو ہو سیفہ کی خالہ"
تیسرا "نہین بھوانی ماتا ہین۔"
چوتھا "جوگے کی نانی ہے۔ کالے کوّے کی جورو۔"
پانچوان "اجھور ہے اجھور ہے۔"
چھٹا "روئی کی بڑھیا ہے بھئی ہا ہا ہا۔"
تیسرا "اُتری کمان ہے۔ آتشک کی مان ہے۔ سوزاک کی دادی ہے۔"
ایک "چھراتو دیکھو واہ بیچا ہے بیچا۔"
چوتھا "بھابھا کٹنی ہے۔"
اپنی تعریف سنتی ہوئی ایک یہودن کی دوکان پر کھڑی ہوئی اوس سے استغاثہ کیا کہ میری قیمتی شاک اور ٹوپی کے عوض ایک صاف سادی پوشاک مجھے دیدو اور چند شلنگ۔"
یہودن "لاؤ" (مینے پوشاک اوتار دی)
مین "لو۔ تمھارا احسان ہوگا مین غریب ہون دُکھیا ہون۔"
یہودن "(سڑے ہوے کپڑے دیکھ) لو اور ہوا کھاؤ دیکھنا کیا عمدہ گون ہے کوئی ستہرا ز کی تیاری کی۔ یونہین سی میلی ہو گئی ہے۔"
مین "اور نقدی۔"
یہودن "چل چچی مردار یہ بھی تونے کوئی ایسی ویسی کی دُکان بنائی ہے جاتی ہے یا بلاؤ کانسٹبل کو کچھ چوری کرنے کا ارادہ ہے کیا۔"
مین "اچھا۔ تم خوش رہو۔ گالیان ہی دے دین بڑی سخاوت کی۔"
راہ مین چلتے چلتے خیال آیا کہ اپنے نامۂ اعمال کا گٹھر مکاندارنی سے لے لون اگر وہ ترس کھاکے دے دے۔ ابکی مرتبہ اوسنے میری صورت دیکھکے ترس کھایا۔ مین نے اپنے آنیکا سبب بیان کیا۔
مکاندارنی "ہان تمھارے کاغذ میرے کسی کام کے نہ تھے رکھے ہوئے ہین تم ٹھہرو

مین لاتی ہون ۔"

مین باہر کھڑی رہی وہ بنڈل کا غذون کا لائی اور ایک شلنگ ہاتھ پر رکھکے کہا کہ بس جاؤ۔ بھوک زور سے معلوم ہوئی بسکٹ والے کی دکان قریب تھی وہ شلنگ فاقہ شکنی کے لیئے کافی تھا۔ ایک نان پاؤ مول لیا اور کھڑے کھڑے کھانے لگی۔ بسکٹ والا "اے بی ڈکری کچھ ہوش ہو یہ دوکان ہے ہوٹل نہین ہے۔ آگے بڑہو" اب میرا یہی ورد ہے کہ ہر وقت راہ پیمائی کرتی رہتی ہون۔ یہیر واٹر کیطرف نکلی۔ اپنا ویلیسلے کے ہمراہ رہنا یاد آیا۔ اہا ہا کیا دن تھے کس مزے سے سالہا سال کٹتے تھے مین اتنی تھک گئی کہ چلنا دشوار ہوا۔ کھیت مین ایک گھاس کا ڈھیر تھا اسپر لیٹ رہی اور سوگئی بیچھڑ کا سوچا اڑدن تکیے دن ہوا مین سردی کہ العظمتہ للہ یہ ذکر ۱۸۵۲ء کا ہے۔ جو بیمار بستر بیماری سے ابھی ابھی اوٹھا ہو بے گرم کپڑون کے کسطرح اس سرد ملک مین بسر کرسکتا ہے جب آنکھ کھلی تو اچھی خاصی رات تھی سردی سے بند بند جکڑ گیا۔ تھرتھراتی کانپتی اوٹھی یہ نہین معلوم کہ وقت کیا ہے۔

مین "(ایک راہگیر سے) مہربانی فرماکے بتائیے کیا وقت ہوگا۔"

راہگیر "رات آدھی سے زیادہ گزرچکی ہے۔"

مین "پبلک ہاؤس مین ایک مسافر رات بھر بستر پر اگر رہنا چاہے تو کیا دینا پڑیگا۔"

راہگیر "اٹھارہ پنس۔"

یہان کل گیارہ پنس تھے چار ناچار آگے بڑھی ایک پکی حویلی کے سامنے جھکڑا پیال سے لدا کھڑا تھا ظاہر ہے کہ اس سے بہتر آسایش کی جگہ کہین نہ مل سکتی تھی پیال کو کریدکے اپنے لیٹنے بھر کا گھونسلا بنایا۔ پڑکے سورہی۔

صبح ہوئی آفتاب نکلا ابھی حدت و حرارت آفتاب نے اچھی طرح برودت و رطوبت شب پر غلبہ نہین حاصل کیا تھا کہ بخوف مالک مکان مین گھونسلے سے نکلی اُف اُف دل و جگر مین تیر ہوکے ہوا لگتی تھی۔ مین رینگتے رینگتے۔ راستہ چلنے لگی ایک دروازے پر پہونچی۔ ایک بڑھیا عورت کھانا پکارہی تھی اور دوسری ادھیڑ عورت اپنے بچون کے کپڑے بدلوا رہی تھی۔ ان بچون کا باپ اپنے گھر والون پر خفا ہورہا تھا۔

مین "(بڑھیا پکانے والی سے) مائی اللہ بھلا کرے ایک ٹکڑا روٹی اور ایک گھونٹ

دو دو تم خیرات کر دو تو خدا تمہین اسکا اجر دیگا - میرے پاس صرف مین نپس ہین وہ حاضر ہین ۔"

اوسنے ترس کھاکے دیدیا - دن بھر گو چہ گردی مین کٹی - چار بجے شام کو پھرا ایک گانون مین گئی بیچارے دیہاتی کسان بڑے متواضع اور کریم النفس ہوتے ہین انھون نے بڑی ہی خاطرداری کی کھانے کی قیمت بھی نہ لی - اب تازہ دم ہوکے شب گزارنے کی فکر مین آگے بڑھی ایک جھیل ملی اوسکے کنارہ بیٹھ کے بوٹ اوتارے پانوئمین چھالے پڑ گئے تھے بوٹ بالکل از کار رفتہ تھے - اونکو دھویا - ابھی اچھی طرح آفتاب غروب نہین ہوا تھا کہ جھیل کے اوس سرے ایک آوارہ گرد فقیر دکھائی دیا -

اللہ اللہ یہ میان ہورلیس صاحب ہین - نہ تن پر لبتہ نہ سر پر ٹوپی - نہ پاؤن مین جوتا نہ وہ اگلا سا رنگ روپ ایک بانس کا ٹھاھر ملیا پھرتا تھا - یہی تو ہے وہ شقی جسنے میرا قلعہ عصمت تاراج کیا ہزار ہار وہیرہ کا گوہر بے بہا جو تون سے کچل کچل کے توڑ ڈالا جسکے ہاتھون آج مین بے گھری بے دری ہون - کیا خدا کی شان ہے ہر ایک ظالم اپنے کیفر کردار کو پہونچا مسٹر ونٹر مہاجن مارکولس بیلمور ہیورسٹاک سب ہی تو قعر جہنم مین گئے ایک انکا دم ابھی ہے - مگر کس حال مین - جس حال مین مین ہون تو پھر عیوض کیا ملا نماک کیون خدا ممکن ہے کہ یہہ بھی میرے سامنے تڑپ تڑپ کے جان دے -

**ہورلیس** "کیا مس لیمبرٹ کی زیارت نصیب ہوئی - کیون تھو پڑے بول کا سر نیچا - اب تو ہم تم یکسان ہین "

مین "ہان صاحب کمبختی کا بھلا ہو - مگر تمکو اپنے کرتوتون کی سزا خوب بھگتنا پڑی "

ہورلیس "اور آپ کو تو بالکل نہین - خدا نہ کرے "

مین "اس سے بدتر حالت ہو تو تعجب نہین "

ہورلیس "اری اگھورن - تو کیا بچ رہیگی - تونے کیا میرے تباہ کرنے مین کچھ مروت کی ہی"

مین "سچ پوچھو تو ابھی مینے انتقام تمسے نہین لیا "

ہورلیس "سرل صاحب دریابرد ہوئے "

مین "ہان اور تم قیامت کے بورئے سمیٹنے کو زندہ ہو - نکما جیا برے حالون ایسی زندگی پر لعنت ہے "

ہورلیس "اور مسٹر لیمبرٹ صاحب بہادر پاگل خانے کی سیر کر رہے ہین "

مین "ہان اور آپکے ابا جان نے پھانسی لگا کے جان دی - یاد ہے کچھ -"

ہورلیس "آرتھر براجیرز کے عقد مین کیا کنڈ مکت ڈالی ہے سچ کہنا ورنہ یہ روز بد نہ دیکھنا نصیب ہوتا "

مین "اور میرے باپ والے معاملے مین کیا رخنہ اندازی کی ہے کہ تمہارا دل ہی جانتا ہوگا "

یہان تو باپ بھائی اوکٹے جا رہے تھے وہان کارکنان قضاو قدر کسی اور ہی بندبست مین تھے۔

ہورلیس "اب آؤ آخری وقت مین ہم تم ساجھا کرلین تمہاری دولت اور ہماری دولت ملکے قارون کی دولت ہوجائیگی "

مین "آوہاہ کہان کا خزانہ آپ نے پایا ہے -"

ہورلیس "(ایک پیسا دکھا کے) او ہو ہو ہو - کیا چیز ہے - آؤ اگرچہ تم ایک معتنی کی صورت ہو مگر ساتھ ملکے بھیک مانگنا برا نہ معلوم ہوگا "

مین "میرے پاس آٹھ پنس ہین - مگر مین شرکت نہین کرونگی "

ہورلیس "پھر کیا ہے واہ واہ - ہم تم پرانے دوست ہین "

یہ کہکے وہ جھیل مین کودا اور دوسرے کنارہ پر میرے پاس آنے لگا مین مقابلے کے لئیے کھڑی ہوئی اتنے مین ایک قہقہے کی آواز آئی - میان ٹوبی گریسن صاحب قزاق باحال پریشان مگر موٹے خنگے تشنہ لبئے ائے اور پکارے "او چوٹے خبردار جو اون آٹھ پنس کی طرف تونے نگاہ کی وہ میرا حصہ ہین "

مین بھاگی کہ کہین لٹ نہ جاؤن ہورلیس نے دوڑکر میری کمر پکڑ لی ٹوبی گریسن نے ایک ڈنڈا اوسکے رسید کیا کنارہ پہ تو کھڑا تھا ہی سر پھٹنے کی تکلیف سے بچا ایتو اکے پانی کے اندر جا رہا - پانی لہولہان ہوگیا اور ہورلیس نے بطلب امداد میری طرف بحسرت نگاہ کی - ہائے پھر مجھے رحم آیا اور چاہتی تھی کہ اوسکی مدد کرون مگر ٹوبی گریسن نے مجھے دبوچ لیا - آخر چلانے لگی -

مین "ہائے کوئی مدد کو آؤ - یہ ڈاکو خونی ایکسکو بچا اب مجھپر ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے "

میری آواز سُنکے کسان دوڑے اور بعد مدت مدید یہ شورش انگیز ڈاکو گرفتار ہوا مگر افسوس دیر ہونے سے مورلیس کا خاتمہ ہو گیا۔

ادہر لوٹی گریسن کو کسانون نے گرفتار کیا ادہر مین چپ چاپ درختون مین چھپتی ہوئی سایہ دار درخت کے نیچے پہونچکے شدت رنج سے بیہوش پڑ رہی خدا معلوم کب تک سوئی جب آنکہ کھلی تو پہٹا ہوا شال جو مین اوڑھے تھی اور وہ آلسٹر مینس جو اوسوقت ایک ملک کے خراج سے میری نگاہون مین زیادہ وقعت رکھتی تھی کوئی اوچکا لے بھاگا تھا۔ موسے پر سو دُرے۔

اپنی محرومیون اور ناکامیونکو کہانتک رو‌ون۔ تقضا تک تو میرے حد کی [illegible] بھرتے پھراتے صبح کی۔ آخر تہک کے گہانس کے ڈھیر مین گھسی کئی گھنٹے کامل اسمین بیٹھی رہی ڈر یہی چیز ہے اُدھر سے کچھ آدمی آتے تھے خیال ہوا کہ شاید نکالی جاؤن اوٹھی دسمبر کا مہینہ تھا جاڑے کا وہ زور شور کہ دماغ کے اندر خیالات بھی جمے جاتے تھے ٹھٹھرتی کانپتی تھرتھراتی ایک بڑھیا کے دروازے بھیک مانگی ایک ٹکڑا روٹی اور تھوڑا سا دودھ ملا صبر شکر کرکے جہنم بہرا۔

بُڑھیا۔ معلوم ہوتا ہی کہ تم کسی بڑے امیر گھرانے کی بیگم ہو۔ ہا۔ کیا شرفا گردی ہی۔ یہ کلمہ سنتے ہی زیادہ ٹھہرنے کی جراءت نہوئی غیرت نے قبول نہ کیا چل کھڑی ہوئی۔ دیکھا چاہیے ابھی مقدر مین کتنی ٹھوکرین کھانا بدی ہین۔ میرے اعمال قبیحہ کے مقابلہ مین یہ سزا کچھ بہت نہین ہی۔

لندن مین اکثر مقام ایسے تھے جہان مین اپنی عیش و عشرت کا زمانہ صرف کر چکی تھی قدم قدم پہ مکانات ملتے تھے اور داغ پر داغ دل پر پڑتے جاتے تھے ضعف اتنا بڑہ گیا کہ سر تن پہ بار تھا۔ انگلستان مین بھیک ہر وقت نہین مل سکتی۔ اکثر شناسا عورتین بلکہ اپنی خدمتی عورتین ملتین اور مین آنکہ چرا جاتی۔ تہوڑی دور آگے بڑہی تھی کہ ایک بگھی نہایت عمدہ جوڑی نقرئی ساز سے آراستہ گمن گمن کرتی سامنے آئی مین سڑک چھوڑ کے پٹری پہ آئی۔ سائیس زور زور سے "ہٹ جانیوالا" کہہ رہا تھا جب قریب آئی تو معلوم ہوا کہ ہنس جونا اور کپتان فورٹسکیو چلے آتے ہین۔ معاذ اللہ عرق شرم مین غرق ہو گئی دماغ نے اپنا کام چھوڑ دیا ایک بڑے مکان کے آہنی

پھاٹک سے ٹکر کھا کے گر پڑی۔

# اونتیسوان باب

اولٹی ہو گئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا۔
دیکھا اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا۔

مین کیا خواب پریشان دیکھہ رہی ہون۔ اُفّوہ یہ بھوک یہ پیاس اور یہ لق ودق میدان نہ انسان نہ حیوان۔ آئین لو جنگل غائب ہو گیا سرسبز و شاداب باغ لہلہا رہا ہے واہ کیا آبشار ہی کیا پہاڑ ہر کیا فزا ہے۔ معلوم نہین کب تک مین آنکھ بند کیئے پڑی رہی۔ جب ذری دل ٹھہرا اضطراب دفع ہوا آنکھہ پر سے سیاہی کے تکے کم ہوئے۔ تو میز اپنے عزیز ترین دوستون کا مجمع اپنے گرد دیکھا جونا اور کپتان فورٹیکو۔ سر آرتھر براجیز گرد اگرد جمع تھے مین آرام کرسی پر ایک پُر تکلف کمرے مین پڑی تھی۔ اِن لوگون کی محبت دیکھ کے آنکھون سے آنسوؤن کا دریا بہنے لگا۔

جونا نے (میرے افسردہ گالون پر بوسہ دیکے) بہن اب نہ رو ؤ خدا نے بہتر رحم کیا جس پھاٹک پر تم گری تھین یہ ایک شریف النفس شخص آرتھر براجیز کا مکان ہے۔

اب مجھے اطمینان ہوا اور اسطرح سوئی کہ گویا ہزارہا برس سے سوئی نہ تھی۔ میرے جاگنے کے بعد کپتان نے کہا۔

کپتان نے ہم کو آپکا خط دیر مین ملا ور نہ کب کے چل کھڑے ہوتے۔ آپکی تعریف آپکی بہن نے مجھ سے کی لندن مین آنے کے بعد کو نہ تلاش کیا مگر آپکا پتہ نہ لگا۔

مین سمجھی کہ اتبک جونا کو میرے تعلق کا حال کپتان سے نہین معلوم ہے۔

ڈاکٹر کی علاج سے مجھے تھوڑا افاقہ ہوا مین تو سکو افاقۃ الموت (سنبھالا) خیال کرتی تھی مگر آرتھر براجیز ڈھارس دیتا تھا کہ تم مین کچھ گیا نہین۔

روز مرہ وہ مجھہ ہوا خوری کو لیجاتا تھا اور اپنی سگی بہن کی طرح میری خاطر داری کرتا۔ کبھی اوسنے میری آوارگی کا اشارۃً بھی ذکر نہین کیا۔ اخبار کے ذریعے سے خبر معلوم ہوئی کہ کسانون نے ٹوبی گریسن کو گرفتار کیا اور مجسٹریٹ کے حکم سے بعد تحقیقات پھانسی دیدی گئی۔

اب میری عمر نہایت فراغت کے ساتھ کٹ رہی ہے لیکن مرض کا چور اندر ہی اندر میرا کام تمام کیے دیتا ہے۔

چھ مہینے اسیطرح گذرے۔ آرتھر براجیز نے ایک دن بیان کیا کہ ماہ جولائی سنہ ۱۸۴۹ء میں جب تمنے مجھے ٹکا سا جواب دیدیا تو مایوسی نے مجھے وطن چھوڑنے پر مجبور کیا چند مہینے ادھر ادھر مارا مارا پھرا۔ گویا مجھے پہلے ہی سے آگاہی تھی کہ ایک زمانے مین تمپر سخت وقت پڑیگا اور اوسوقت یقیناً کوئی تمہارا ساتھ نہ دے گا۔ ضرور تمھین میری ضرورت ہوگی۔ چچا میرے لیئے دولت کثیر چھوڑ گئے تھے ایک مکان (جسمین تم بیٹھی ہو) مینے خرید کیا اور جابجا ڈھیٹ ون مین تمھین تلاش کرتا رہا بعد زمانہ دراز بحال خستہ وخراب اوس روز رات کو تم ملین بھی تو ایسا بھاگین کہ تجسس وتلاش سے بھی تمہارا پتہ نہ لگا۔

پیاری مین تیری صورت پر فریفتہ نہین بلکہ تیرے شریف افعال پر اب بھی عنایت ہوگی اگر مجھے اپنی غلامی مین قبول کریگی۔ کچھ ایک بار مینے نہین کہا بلکہ بارہا کہہ چکا ہون کہ

توبہ بڑی سپر ہے گنہگار کے لیئے

مین نے پیارے آرتھر براجیز۔ محبت کا حال تو خدا ہی کو معلوم ہے!"

مین روتی ہوئی اپنے کمرے مین چلی آئی۔ اور کمرے مین بیٹھ کے حسب ذیل خط لکھا"

پیارے ان باتون کا وقت گیا چند روزہ زندگی ہے جو دم گزرتا ہے غنیمت جانو اور اس بات کو جانے دو۔ عنقریب میری قبر تمہارے اہتمام سے تیار ہوگی۔ تم کڑھو نہین ایک دن یہ صدمہ تمھین اوٹھانا ضرور ہے کیونکہ اندر ہی اندر ایک مرض میری زندگی کو تلف کر رہا ہے۔ اب مجھے صرف توبہ والحاح مین زندگی بسر کرنے دو شاید مرتے دم کی دعا خدا قبول کرلے"

. . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

اپریل ۴۔ آج آرتھر براجیز ملول وغمگین میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ مینے ڈاکٹر سے تمہارے سفر کے لئے رائے لی ہے شاید گرم مقامات مین تمہاری طبیعت کچھ اصلاح پر آجائے۔ مین ہر ایک بات کو خدا کی مرضی پر چھوڑتا ہون۔ اتنا

بھاگین گی۔ اہل فرنگ چاہے رینالڈز کو کتنا ہی برا کہین مگر اوسکا طرز تحریر شاہد ہے کہ ہر برائی کا برا نتیجہ اوس نے دکھایا ہے نہ اچھا۔ یورپ مین سلطنت شخصی اور نوعی مین مابہ الامتیاز اور ترجیح کا خیال اوسی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ ظاہری انصاف جو باطنًا صریح ظلم ہے اوسمین فرق اوسی نے اپنی تحریر کے ذریعے سے دکھایا ہے

مگر ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ کہین بھی اوس نے بدی کو نیکی کا لباس پہنایا ہے؟ پھر جب یہ نہین تو اوسپر الزام کیا ہے۔ چونکہ اہل انگلستان کے انداز و روش پہ اوس نے حملہ کیا ہے اسوجہ سے اوس پر متعصبانہ حملے بظاہر کیئے گئے اور بباطن جو برائی اوس نے ثابت کی اوسکا دفعیہ کیا گیا۔

اس ناول کے پہلے ترجمے مین بوجہ غفلت مترجم اصل مصنف کے فرکو نہ خاطر سے اعراض کیا گیا اور زبان بھی اچھی نہ تھی شاید حضرات ناظرین اس کتاب کو مذکورۂ بالا عیب سے پاک پائینگے۔ گو ہم بھی لفظی ترجمہ کے مدعی نہین ہین اگر ایسا نہین تو براہ مہربانی اپنی نیک نیتی کو صرف فرما کے اسکے ہر عیب صواب نما کو بنظر پندگیری عیب تصور فرمائین کہ مترجم کا مقصد حاصل ہو اور وہ بھی تجربہ کار ہو جائین۔

## دفتر رسالہ ناول امین آباد لکھنؤ سے طلب فرمائیے

**حسن بن صباح** - شیخ الجبال بانی فرقہ باطنیہ کے نامی - اس مذہب اور اس سلطنت کی دلچسپ تاریخ - جو حضرات فردوس بریں کو ملاحظہ فرمائیں انکو ضرور پڑھنا چاہیے - قیمت چھ آنہ ۶ر

**مقدس نازنین یا پوپ انگیس** جناب شرر کا نو تصنیف اور انتہا سے زیادہ دلکش ناول ایک حسین مسیحیہ عورت کا پوپ منتخب ہو جانا آخر مسلمانوں کی مدد سے نجات پانا - زیادہ تاریخ اور تھوڑا تصرف قیمت ۱۲ر

**امراؤ جان** - امراؤ جان کی صورت اور مرزا رسوا کی مصوری قابل دید ہے - سوسائٹی کی تصویریں اگر دیکھنا ہوں تو اسمیں دیکھئے کوئی پہلو ایسا نہیں جسپر دقیق نظر نہ کیگئی ہو لکھنؤ کی ٹکسالی زبان - قیمت ۱۲ر

**سلیمان و بلقیس** - سلیمان و بلقیس کی عشق و محبت کے دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات - قیمت ۱۲ر

**مرنالنی** - انوکھے بنکم چندر کا سحر خیز ناول - ایک بنگلہ دلچسپ ناول کا اردو ترجمہ قیمت ۱۲ر

**ذات شریف** - ایک بیوقوف نوعمر نواب زادہ کی پری سے عشقبازی - ماماسیانوں کی جعلسازی - سچی باتوں کا بیان حیرت خیز واقعات نصیحت آمیز نکتے بامزہ لطیفے غرضکہ یہ ناول اپنی طرز میں نرالا ہے - ۱۲ر

**شریف زادہ** - مرزا عابد حسین نامی ایک عالی [illegible]

[illegible]

**نوابی دربار** - ایک سادہ لوح نواب کا کچا چٹھا محلات کی زبان اور ناول کے پیرایہ میں - قیمت ۱۲ر

**پری بانو** - نام ہی بتا رہا ہے کہ یہ ناول کس مرتبہ کا ہوگا حال ہی میں چھپا ہے - قیمت ۱۲ر

**مہر حیا** - ایک باعصمت ہندو لیڈی کی درد انگیز اور مصیبت خیز سرگذشت - قیمت - ۴ر

**کنیز فاطمہ** - ایک لاوارث مسلمان [illegible] سرگذشت و تکالیف اور پھر کامیابی قیمت - ۸ر

**زلف لیلی** - ہر دو حصہ باتصویر ناول بطرز الف لیلی فرخ نار شاہزادی کشمیر کا مردوں سے متنفر ہو کر ہزاروں کو مایوس رکھنا - دل بھڑکا دینے والے عجیب حیرت انگیز اور نتیجہ خیز باتصویر قصے - قیمت ۱؍ عہ

**نورجہان بیگم** - خاص لکھنؤ کی پاک شستہ زبان کی طرز بیان - زمانے کے نشیب و فراز کی جیتی جاگتی تصویریں المعصیت ان الفاظ کی مقناطیسی قوتوں کا مشاہدہ - باتصویر ناول قیمت ...... ۱۲ر

**لارنس ورتھم** - مسٹر رینالڈز کے مشہور ناول - "رائل ہوس ہولڈ" کا ترجمہ مترجمہ منشی امیر حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر - واقعی عجیب دلچسپ ناول ہے - قیمت ۱؍

**حاجی بابا اصفہانی** - یہ انگریزی ایڈونچرز آف دی حاجی بابا آف اصفہان - کا ترجمہ نہایت ہی دلچسپ ترجمہ [illegible] قیمت ۱۲ر

جناب شرر کے مشہور ناول [illegible]

[illegible]